علمائے جامعہ نظامیہ کی تقاریظ (قدر دانی)

Appreciations of the Great religious Scholars (Jamia Nizamia)

صدر الشیوخ جامعہ نظامیہ علامہ حضرت الحاج سید شاہ طاہر رضوی صاحب قبلہ نے فرمایا کہ مولانا غوثوی شاہ صاحب کی "مخزن القرآن" عامتہ المسلمین کیلئے تشریحی معلومات کا خزانہ ہے موصوف نے اپنی کوشش و جانفشانی سے عام مسلمانوں پر "مخزن القرآن" تالیف فرما کر ایک طرح قارئین کے لئے قرآن پاک کے مفاہم سمیٹنے میں سہولت پہنچائی ہے"۔ اسی طرح شیخ الجامعہ نظامیہ الحاج حضرت مفتی خلیل احمد صاحب قبلہ نے فرمایا کہ "دورِ حاضر میں قرآن سے متعلق مقامی زبانوں میں معلومات آفریں کتابیں لکھی جائیں جن کے مطالعہ سے قاری کو علم سے یکسر خالی ہونے کے بجائے کچھ معلومات حاصل ہوجائیں ۔ الحمد للہ (مولانا غوثوی شاہ صاحب) کی یہ کتاب (مخزن القرآن) اس کی تکمیل کرتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب عوام کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مولف کو جزاء خیر دے۔ اسی طرح نائب شیخ الجامعہ نظامیہ و خطیب (شاہی) مکہ مسجد الحاج حضرت مولانا محمد عبداللہ قریشی الازہری صاحب قبلہ نے فرمایا کہ مخزن القرآن جس کو حضرت مولانا غوثوی شاہ دامت فیوضہ نے مرتب فرمایا ہے حتی المقدور اس کتاب کو موصوف نے اسم با مسمی بنادیا ہے واقع میں وہ معلومات کا ایک خزانہ ہے موصوف نے گویا سمندر کو کوزہ میں جمع فرمادیا ہے۔ اور وہ قرآن سے متعلق مضامین کا ایک حسین مرقع ہے۔ نادر اور کمیاب مقامات مقدسہ کی تصاویر نے اس کی اہمیت اور جمال میں اور اضافہ کردیا ہے اور اس کو بے نظیر بنادیا ہے اللہ تعالیٰ اس کو شرف قبولیت سے نوازے اور مرتب کو اس کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین ﷺ ۔ اسی طرح آئی ہرک کے ڈائرکٹر الحاج حضرت سید محمد حمید الدین شرفی صاحب اور ابو الحسنات الحاج حضرت سید انوار اللہ شاہ صاحب اور دوسرے محترم و معزز مشائخین عظام نے بھی بحمد للہ اس کتاب "مخزن القرآن" کی ستائش کی ہے۔ الحاصل

گلزارِ ہست و بود نہ بیگانہ وار دیکھ
ہے یہ دیکھنے کی چیز اسے بار بار دیکھ

(چونکہ)

یہہ توڑ کے تارے آسماں سے لائے
مضمون بلند لا مکاں سے لائے

☆☆☆☆

۷۸۶ ـ ۹۲م

لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ

وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ٥

اور ہمارے ہاں ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم اُن کو بمقدار مناسب اُتارتے رہتے ہیں ٥

قرآنی انسائیکلوپیڈیا

تاریخ قرآن علوم قرآن اور معلومات قرآن کا خزانہ بنام

مخزن القرآن

MAQZAN-UL-QURAN



محیط کائنات دل ہے قرآن
نظر کی آخری منزل ہے قرآن

مرتبہ

مولانا غوثوی شاہ

(خلف خلیفہ و جانشین شیخ الاسلام مفسر قرآن حضرت مولانا صحوی شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

اشاعت : بار اول 29 / ربیع الثانی 1420ھ مطابق 12 / اگسٹ 1999ء بروز جمعرات

بار دوم : 23 شعبان 1422ھ مطابق 10 نومبر 2001ء بروز ہفتہ

بہ اہتمام

☆الحاج شاہ مبشر احمد شاہد (خلف حضرت صحوی شاہؒ) ☆الحاج شاہ فضل الرحمن خالد (خلف حضرت صحوی شاہؒ)
☆کریم اللہ شاہ عبدالسلام فاتح (خلف مولانا غوثوی شاہ) ☆ اکرام اللہ شاہ فائق (خلف مولانا غوثوی شاہ)

Rs. 75/-

ناشر: " ادارہ النور " ،16-3-845 ،بیت النور ،چنچلگوڑہ ،حیدرآباد۔(انڈیا)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ



ہست کلیم درگنج حکیم بِسمِ اللّٰہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

میری انتہائے نگارش یہی ہے
ترے نام سے ابتداء کر رہا ہوں

الفقیر الی اللہ

غوثوی شاہ

راقم مخزن القرآن + ۱۴۲۰ھ

آیَاتُهَا ٧ (١) سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ (٥) رُكُوْعُهَا ١

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ (١) الرَّحْمٰنِ

الرَّحِيْمِ ۙ (٢) مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ (٣)

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ (٤)

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ (٥) صِرَاطَ

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۵ غَيْرِ

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (٧) ع

آيَاتُهَا ٢٨٦ (٢) سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ (٨٧) رُكُوْعَاتُهَا ٤٠

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا

رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِيْنَ

يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ

مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾

فَاتِحَةُ الاَ وْرَاقِ

حمد باری

٥

اَلحَمدُ للهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الكِتٰبِ وَلَمْ يَجعَلْ لَه عِوَجاً ـ

(کہف، ۱۳/ ۱۵۵)

ساری ستائش و تعریف اس اللہ ہی کے لئے ہے جس نے اپنے بندے (حضرت محمد صلعم) پر یہ کتاب (قرآن) نازل کی جس میں ذرا بھی کجی (و پیچید گی) نہیں۔

نَعتِ محمدیؐ

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلیٰ النَّبِيِّ يٰا اَيُّهاَ الَّذِينَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسلِيْما ـ

(قرآن پارہ ـــ ۴/ ۲۲)

بے شک اللہ اور اس کے مقرب فرشتے آنحضور صلعم پر مسلسل درود بھیجتے چلے جارہے ہیں۔ اے مدعیاں ایمان! تم بھی خوئے نیاز کے ساتھ (حضرت محمد صلعم) پر مسلسل درود و سلام بھیجتے رہو۔

اَللّٰهم صَلّیٰ عَلیٰ سَیّدنامُحَمَّد وَّ عَلیٰ سَیّدنا مُحَمَّدِ عَدَدَ مَافيْ عِلْمِ اللهِ وَ صَلوٰةً دَايمةً بَدوَام مُلِكَ اللهِ ـ

بَرُوحِ اعظمْ وَ پَاکَشْ دُرُوْدْ لاَ مَحْدُوْدُ ـ

یاراں کہدو کون کے مقصود پہ درود و سلام

اس احمدؐ محمدؐ و محمودؐ پر درود

☆☆☆☆

انتساب ۔۔۔

سیدی حضرت پیر صحوی شاہؒ کے نام

○

والدی و مرشدی شیخ الاسلام و مفسر قرآن احمد ابن عربی المعروف الحاج حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہ رحمتہ اللہ علیہ کے نام میں اپنی اس کوشش کو نسبتِ انتساب دیتا ہوں کہ جن کے فیضان ظاہری و باطنی سے میں بحمدللہ اس عظیم قرآنی خدمت کے قابل ہوا ، خدا کرے کہ میری یہ کوشش عنداللہ ماجور ہو۔

نام ان کا لئے جارہا ہوں
کام اپنا کئے جارہا ہوں

فقط
الفقیر الی اللہ
غوثوی شاہ

کتاب اللہ



رایت کتاب اللہ اکبر معجز
لا فضل من یهدی به الثقلان

میں نے کتاب اللہ کو اس ذات عالی کا سب سے بڑا معجزہ
پایا جس کے ذریعہ سے ہر دو جہاں کو ہدایت حاصل ہوتی ہے۔



و من جملة الاعجاز کون اختصاره
بایجاز الفاظ و بسط معان

کتاب اللہ کے اعجاز میں سے ایک معجزہ اس کا اختصار
ہے کہ اس کے لفظوں میں وسعت رکھی گئی ہے۔

(صلاح الصفوی)



حرف قرآں را بداں کہ ظاہر ست — زیر ظاہر باطنے بس قاہر ست
قرآن کے حروف و الفاظ اس کا ظاہر ہیں — اور ظاہر کے نیچے ایک مضبوط باطن بھی ہے

تو ز قرآں اے پسر ظاہر مبیں — دیو آدمؑ را نہ بیند جز کہ طیں
اے بیٹا تو قرآن کے حروف ظاہر کو نہ دیکھ — شیطان نے آدمؑ کو سوائے مٹی کے کچھ نہ دیکھا

ظاہر قرآں چوں شخص آدمی ست — کہ نقوش ظاہر و جانش خفی ست
قرآن کا ظاہر آدمی کے وجود کی طرح ہے — کہ اس کے نقشِ ظاہر میں اس کی روح پوشیدہ ہے

از مولانا رومؒ

یا اللہ یا محمدؐ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اظہارِ حقیقت



ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ حضورؐ کی سیرت سے متعلق بتائیے۔۔؟ آپؓ نے فرمایا کہ؟

"کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا" یعنی قرآن نام ہے حضورؐ کی سیرت پاکؐ کا اور حقیقت تو یہ ہے کہ تخلیق کائنات و تقاضائے کائنات کی تکمیل اور ہبوط آدمؑ اور آمد انبیاءؑ نزولِ قرآن شب برات، شب قدر، عیدینؔ، نماز، روزہ، اور حج یہ سب کچھ سیدؐ المرسلین افضل الانبیاء خاتم النبین حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وجہ سے ہے جیسا کہ حضرت سیدی غوثی شاہ صاحب نے کہا۔

وجودِ قرآن



اقراء کتاب ۔۔۔۔ (قرآن)

کرو تم تلاوت ذات بس یہی کام غوثی — رکھو سدا
یہ قرآن ہے حق کے وجود کا یہ خدا کی خاص کتاب ہے
(ماخذ طیبات غوثی)



توصیفِ قرآن



جب حضرت خالد بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے پہلی بار قرآن سنا تو بے اختیار کہہ اٹھے ۔۔۔۔○

والله ان لـه لحلاوة — قسم اللہ کی اس (قرآن) میں عجب شیرنی ہے
و ان علیه لطراوة — اور اس میں عجب تروتازگی ہے

وان اسفله لمغدق — اس کی جڑیں سیراب ہیں
و ان لا علاه لمتمن — اور اس کی شاخیں پھل سے لدی ہوئی ہیں
وما یقول هذا بشر — یہ کسی بشر کا کلام ہو نہیں سکتا

یا اللہ یا محمدؐ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اظہارِ حقیقت



ن حضرت سیدّہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ حضہ
بتائیے۔۔؟ آپؓ نے فرمایا کہ ؟

نے قرآن نہیں پڑھا " یعنی قرآن نام ہے حضورؐ کی سیرت پاکؐ ک
لہ تخلیق کائنات و تقاضائے کائنات کی تکمیل اور ہبوطِ آدمؑ اور آمد ا
براءت ، شب قدر ، عیدین ، نماز ، روزہ ، اور حج یہ سب کچھ سیدّ المر
النبین حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وجہ
ت سیدی غوثی شاہ صاحب نے کہا

بھلا کیا شئے ہے غوثیؔ جو نمود و بود میں آئے
یہ سب آپؐ کا ہے نقشہ محمد رسول اللہ

الفقیر الی اللہ و رسولہ
غوثوی شاہ عبدہ و خادمہ

تاریخ اسلام میں اس دن کو "یوم بعثت" یعنی آپؐ کے رسول نامزد کئے جانے کا دن کہتے ہیں ۔ ویسے حدیثِ نبویؐ میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
میں اس وقت بھی نبیؐ تھا جب آدمؑ ابھی آب و گل (پانی اور کیچڑ) میں تھے ۔
حضرت سیدنا شاہ کمالؒ فرماتے ہیں ؎

یہ رمز روح پروری و دلبری کرے
آدمؑ ہو آب و گل میں تُو پیغمبریؐ کرے
(خرمن کمالؒ)

اور سیدی غوثی شاہؒ فرماتے ہیں
(طیبات غوثیؒ)

نبیؐ تھے آپؐ ابھی آب و گل میں تھے آدمؑ
او اصل کل او شہہ مرسلاں سلام علیک

نزولِ قرآن کی پہلی رات
"پہلی وحی"



بعثت مبارکہ کے چھ مہینے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارکہ جب چالیس ۔ قمری پر چھ مہینے ہوئے امام طبری کے بموجب شب جمعہ ۱۸ / رمضان ۴۱ میلادی مطابق ۔ ۱۷/ اگست ۶۱۰ء حضرت جبرئیل علیہ السلام دوسری مرتبہ آپؐ کے پاس آئے اور تعوذ و تسمیہ پڑھا کر کہا کہ :

اقــراء ۔۔۔۔۔ (پڑھیئے)
آپؐ نے فرمایا ۔۔۔۔۔ "**مــا انابقــاری**" (میں پڑھا ہوا نہیں ہوں)
حضرت جبرئیل نے کہا ۔
"**اقــراء**" ۔۔۔۔ (پڑھیئے) آپؐ نے پھر وہی کہا "**مــا انابقاری**"

پھر حضرت جبرئیلؑ نے آپؐ کے سینہ مبارک سے اپنا سینہ مَس کر کے حضورؐ سے اکتسابِ فیض کیا اور پھر تیسری مرتبہ کہا۔

☆ " اقرا باسم ربک الذی خلق (۱)
(پڑھیئے اپنے رب (اللہ) کے نام سے جس نے پیدا کیا)

☆ " خلق الانسان من علق (۲)
(جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا)

☆ "اقراء و ربک الاکرم " (۳)
(پڑھیئے آپؐ کا پرودگار بڑا عزت والا ہے)

☆ " الذی علم بالقلم (۴)
(جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا)

☆ "علم الانسان مالم یعلم " (۵)
(اور جس نے) انسان کو وہ سب کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (۳۰/۲۱)

ان آیات کے نزول کے بعد حضرت جبرئیلؑ نے حضورؐ کے سامنے وضو کیا۔ اور آنحضورؐ نے بھی وضو کیا پھر دونوں نے مل کر نماز پڑھی، حضرت جبرائیل نے امامت کی۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر پہنچ کر تبلیغ شروع کردی جس کے نتیجہ میں آپؐ کی زوجہ حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ اور آپ کے چچازاد بھائی سیدنا علیؓ (بہ عمر ۸ سال) مسلمان ہوئے اور باہر حضرت سیدنا ابو بکرؓ جو آپؐ کے دوست تھے اور آپؐ کے خادم حضرت زیدؓ بن ثابت پہلے ہی دن مسلمان ہوئے۔ پھر اس کے بعد رفتہ رفتہ کئی لوگ مسلمان ہو کر شرف صحابیت سے مشرف ہونے لگے۔ حضرت سیدنا بلالؓ، حضرت سیدنا عمرؓ، حضرت سیدنا عثمان غنیؓ، حضرت سیدنا زبیرؓ حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف، حضرت طلحہؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ یہ سب مسلمان ہو گئے۔ پھر حضرت ابو عبیدہؓ عامر بن عبداللہ بن الجراح جن کالقب بعد میں "امین الامتہ" ہوا۔ پھر عبدالاسد بن بلالؓ، حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عامن بن فیرہ ازدی، حضرت ابو حذیفہؓ بن عتبہ حضرت سائبؓ بن عثمان مظعون اور حضرت ارقمؓ مسلمان ہوئے اور عورتوں میں ام المومنین حضرت سیدہ خدیجۃ

الکبریٰؓ کے بعد حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ کی زوجہ حضرت ام الفضلؓ اسماؓ بنت عمیسؓ اور آپ کے دوست سیدنا ابو بکرؓ کی صاحبزادی اسماءؓ بنت ابوبکرؓ اور حضرت سیدنا عمرؓ ابن خطاب کی بہن مسلمان ہوئے۔

پھر کچھ سورتوں کے نزول کے بعد خدا کی طرف سے علانیہ تبلیغ واشاعت توحید کا حکم نازل ہوا۔ **یایھا المدثر ○ قم فانزر و ربك فکبرو ثیابك فطھر والزجر فاھجر ولا تمنن تستکثر ولربك فاصبر (۲۹/۱۵)**

اے نورانیت کی سفید چادر اُوڑھنے والے (اب آپ کے ظہور ہدایت کا وقت آگیا ہے) اُٹھیئے اور ڈرایئے لوگوں کو برے اعمال کے نتائج سے (اذاں سے نماز کے ذریعہ) اور اپنے پروردگار کی بڑائی کیجیئے۔

(اور اپنے دین ابراھیمیؑ کے) لباس اسلام کو اپنے دست یداللہ سے جاءالحق کہکر (پاک وصاف کردو) کہ صرف ایک اللہ کی کو **الله** مانیں اور صرف اس کی ہی پرستش کریں ۔(اور کفروشرک) کی ناپاکی سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔(کہ آپ کی شان سراپا پاک ہی پاک ہے)

اور احسان نہ کرو کہ اس سے زیادہ کے طالب ہو۔(اور کارنبوت کی ہر کٹھنائیوں پر اپنے پروردگار کے لیئے (اس کی منشاء کے تحت) صبر کرو. کہ عنقریب آپ اپنے مقصد میں کامیاب

معنیٰ و تعریفِ قرآن

قرآن:- قُراء کے وزن پر مصدر ہے بمعنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا، چنانچہ جس دن سے یہ نازل ہوئی ہے مسلسل پڑھے ہی جارہی ہے اور اس کی تلاوت چوبیس گھنٹے دنیا میں جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی اور لوگ اس کے احکامات پر عمل کرتے ہی رہیں گے۔ اور جب یہ اٹھالی جائیگی تو قیامت آجائیگی گویا قرآن قیامت کو روکنے کی ڈھال بنی ہوئی ہے۔ (غوثوی)

اصطلاحی معنیٰ:- اصطلاحاً وحی ء الہیٰ سے لکھی جانے والی وہ کتاب جو عربی زبان میں بذریعہ جبر ئیلؑ آہستہ آہستہ حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ مبارک پر نازل ہوئی۔

نزل بہ الروح الامین علی قلبک لِتکُون من المنذرین (١٩/١٥)

(ترجمہ) اس (قرآن) کو ایک ایماندار فرشہ (جبرئیلؑ) لے کر اترا ہے (جسکو اس نے) آپؐ کے قلبِ مبارک پر (القاء Inspire) کیا ہے تاکہ (آپؐ لوگوں کو اس قرآن کے ذریعہ) برے اعمال کے نتائج سے ڈرا کر (نصیحت) کریں۔

ہمارے ہاں تعلیماتِ صحویہ غوثیہ کمالیہ میں " قلبِ رسولؐ " پرتو علم اللہ " کا نام ہے۔ قرآن کا اصل مستقر (مکان) لوحِ محفوظ " ہے

بل ھو قران مجید فی لوح محفوظ (١٠/٣٠) (بلکہ قرآنِ مجید تو (اصل) لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے) اور لوحِ محفوظ کوئی تختی سِلیٹ وغیرہ نہیں بلکہ وہ ایک " مرتبہ تعین علمی " ہے یعنی حق تعالیٰ کے " معلومات علمی " جو حق تعالیٰ ہی کے ذہن میں واقع ہے اور یہ قرآن وہیں سے نازل ہوا۔ **فاعلموا انما انزل بعلم اللہ** (١١/١١) (پس جان لو کہ) یہ قرآن) اللہ کے علم سے ہی نازل ہوا ہے)۔

نازل ہونا دو طرح کا ہے۔ یعنی نزولِ قرآن دو طرح پر ہوا۔ ○ پہلا انزال ○ دوسرا تنزیل

اِنزال سے مراد قرآن کا " لوح محفوظ " سے آسمانِ دنیا پر بیک وقت نازل ہونا جیسے سورہ دخان کے پہلے رکوع کی پہلی آیت میں ہے۔

حم والکتاب المبین انا انزلنہ فی لیلۃ مبارکۃ

ح۔م قسم ہے کتاب (قرآن) کی جو بالکل کھلی واضح ہے کہ ہم نے اس (قرآن) کو برکت کی رات میں نازل کیا۔ یعنی اس رات آسمانِ دنیا پر (بیک وقت) اس کی تجلیات کا ظہور ہوا۔

پھر وہاں سے جستہ جستہ ٹھہر ٹھہر کر نازل ہونے کو تنزیل کہتے ہیں۔

تنزیل :۔ سے مراد وقت اور حالات کے پیش نظر عندالموقعہ جستہ جستہ ، آہستہ آستہ ٹھہر ٹھہر کر نازل ہونا ، جیسا کہ سورہ ء بنی اسرائیل کے بارھویں رکوع میں ہے۔

وقرانًا فرقنٰہُ لتقراٰہ علی النّاسِ علیٰ مُکث و نزلنہ تنزیلا (۱۲/۱۵)

(ترجمہ) اور ہم نے قرآن کو جزو جزو کر کے نازل کیا ہے تاکہ آپؐ لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھ کر سناؤ اور ہم نے اس (قرآن) کو ٹھہر ٹھہر کر آہستہ آہستہ **Gradually** بتدریج نازل کیا ہے۔

غایتِ تنزیل :۔ اس تدریجی نزول کی وجہ قرآن نے بیان کی ہے

وقال الذین کفروا لولا نزل علیہ القران جملۃ واحدۃ۔ کذلک لنثبت بہ فؤادک و رتلنہ ترتیلا (۱/۱۹)

(ترجمہ) اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نہ اتارا گیا ہے؟ اس طرح آہستہ آہستہ اس لئے اتارا گیا کہ اس سے تمہارے دل کو قائم رکھیں اور اسی واسطے ہم اس کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہیں۔

آجا تنِ بیجاں میں مرے جاں کی طرح ○ رہ خانہ دل میں میرے ایماں کی طرح
تیری ہی طرف لگی ہوئی ہیں آنکھیں ○ اک بار اتر آ کبھی قرآں کی طرح

(امجد حیدر آبادی)

وارثِ کتاب



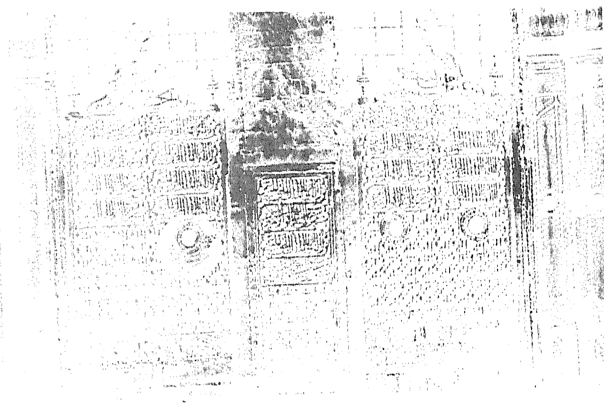
ثم او رثنا الکتب الذین اصطفینا
من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه
و منهم مقتصد و منهم سابق
بالخیرات باذن اللہ ذالک ھو الفضل
الکبیر ○ ۲۲/۱۶

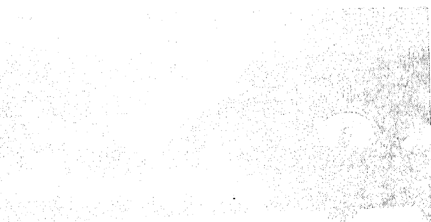
اور ہم نے ان لوگوں کو کتاب (قرآن) کا وارث ٹھہرایا جن کو اپنے بندوں میں سے چن لیا، تو ان میں سے کچھ تو اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں (عبادت میں اپنے آپ پر بوجھ ڈالتے ہیں۔ اور کچھ میانہ (Modration) اور اعتدال پسند ہیں۔ اور کچھ خدا کے حکم سے نیکیوں میں ایکدوسرے پر سبقت لے جاتے ہیں یعنی آگے بڑھ جاتے ہیں (ان کا یہ عمل) اللہ کا بڑا فضل ہے۔○

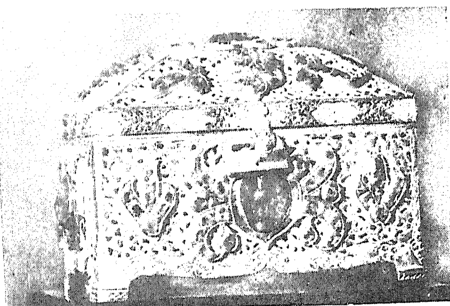




آنحضورؐ کی
مزار مبارک
روضہ اطہر کی جالی ہے







اس صندوق میں حضورؐ کے دندان مبارک رکھے ہوئے ہیں۔

آنحضورؐ کے (سر کے بال) موئے مبارک

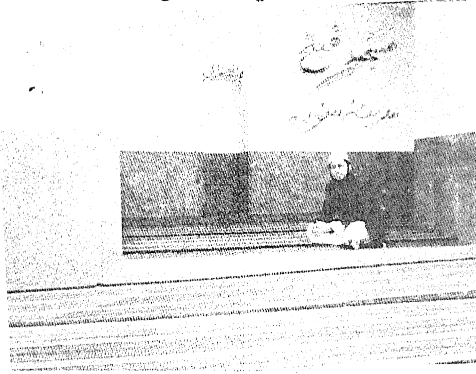
نزول قرآن کی پہلی منزل
"غار حرا" مکہ مکرمہ



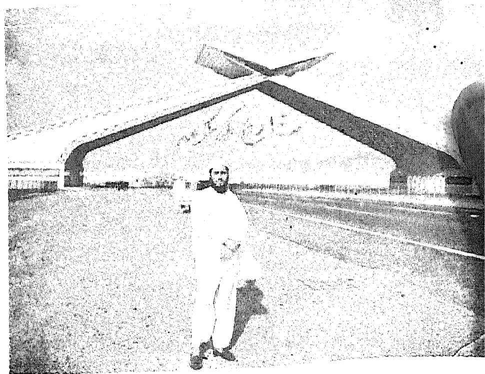
نزول قرآن کی آخری منزل "جبل رحمت
واقع میدان عرفات مکہ مکرمہ



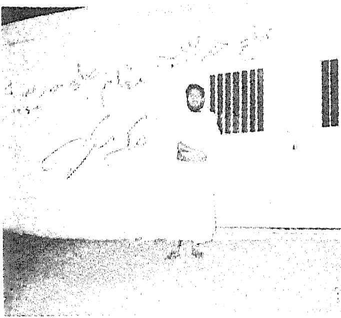
مدینہ منورہ میں واقع مسجد فتح



مکہ مکرمہ میں داخلہ کی کمان



مقام صلح حدیبیہ مکہ سے قریب



قرآن کے معنیٰ کی ایک اور تاویل

قرآن جو کہ قرا ء سے ماخذ ہے جس میں ق ۔ ر ۔ ا آیا ہے۔ فقیر (غوثوی شاہ) نے " ق سے قلب اور ر سے رسول اور ا سے اللہ مراد لیے ہیں۔ یعنی قراء قلبِ رسول اللہ سے مراد ہے چونکہ قرآن قلبِ رسولؐ ہی پر نازل ہوا ہے اور نون اضافہ ہے ویسے بھی اللہ نے اسی اضافہ ن (نون) کی سورہ قلم میں قسم کھائی ہے۔

ن والقلم و مایسطرون (۳/۲۹) قسم ہے ن یعنی (دواتِ علم الٰہی کی) اور قلم اعلیٰ کی اور ان سطروں کی جو لکھے گئے۔

" الحاصل ۔ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست "

اسی لئے اقبالؒ نے کہا ۔

تیرے ضمیر پہ نہ ہو جب تک نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی، نہ صاحبِ کشاف (اقبالؒ)

قرآنِ ظاہر کی تلاوت

قرآن اپنے پڑھنے والے کو ہمشہ تدبر، تفکر اور تحضر کی دعوت دیتا ہے، حضرت امجد حیدر آبادیؒ کہتے ہیں

ہر وقت فضائے دلکشا دیکھتے ہو — صحرا و چمن ارض و سما دیکھتے ہو
مخلوق میں نیرنگی ء خالق دیکھو — قرآن پڑھو جلد کیا دیکھتے ہو

وہ اس لیئے بھی کہ ۔

مجموعہ آیات الٰہی ہے یہی — قرآن وجود کی تلاوت کیجئے

یاد رہے علم سے ادراک اور نظر سے مشاہدہ میں آنا ہی کمالِ تلاوت ہے۔ (صحوی شاہ رح)

اصطلاحات علوم قرآن

آیت ◀ قرآن کے اس جملہ کو کہتے ہیں جو اپنے ماقبل و مابعد سے منقطع ہو اس کا نشان یہ ہے۔ ۵ ۔یعنی یہاں جملہ قرآنی ختم ہوا۔ آیات کا علم توفیقی ہے ۔ (القان نوع ۱۹)

سورۃ ◀ حدّ کو کہتے ہیں ۔ اس لئے محدود جز کا نام سورۃ ہے یعنی چند سورتوں کا مجموعہ جیسے سورہ محمدؐ ، سورہ فتح وغیرہ ۔ قرآن میں ۱۱۴ سورتیں ہیں۔

سیپارہ (پارہ) ◀ یہ فارسی لفظ ہے ۔ عربی میں جزو کہتے ہیں یعنی حصہ قرآن کے تیس حصے ہیں۔ اس ہر حصہ کو سیپارہ کہتے ہیں یا پارہ کہتے ہیں ۔ عرب ممالک میں پہلے پارہ الم کو الجزء الاول اور دوسرے پارے کو الجزاء الثانی ایسے ہی پورے تیس پارے گن لیجئے ۔

ربع ◀ سیپارہ کا چوتھائی حصہ ◀ **نصف** آدھا پارہ (سیپارہ)

ثلث ◀ ایک پارہ کا تین چوتھائی حصہ

حزب یا مقرء ◀ عرب ممالک میں بجائے سیپارہ کے نصف و ثلث کے ہر جزو یعنی پارہ (سیپارہ) کو دو حصوں میں منقسم کرتے ہیں ۔ ہر حصہ کو حزب کہتے ہیں۔ قراء و حفاظ اپنے شاگردوں کو حفظ کرانے کے لئے حزب کے جو حصے مقرر کریں۔

رکوع ◀ قرآن کی ہر بڑی سورت منقسم ہے اس کے ایک حصہ کو رکوع کہتے ہیں ۔یعنی چند آیات کا مجموعہ۔

منزل ◀ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سات دن میں قرآن ختم فرمایا کرتے تھے ۔ روزانہ ورد (پڑھنے) کے لئے آپؐ نے جو سورتیں تقسیم یا تعین کرلی تھیں آپؐ کے روزانہ ورد (پڑھنے) کو حزب یا منزل کہتے ہیں ۔ چنانچہ قرآن میں سات منزل ہیں۔

سبع طوال ◀ قرآن کی سات بڑی سورتیں ۔ بقرہ (۱) ۔ آل عمران (۲) ۔ نساء (۳) ۔ مائدہ (۴) ۔ انعام (۵) ۔ اعراف ۔(۶) ۔ انفال (۷) معہ سورہ توبہ ۔

سبع المبئین ◄ وہ سورتیں جن میں کم و بیش سو (۱۰۰) آیتیں ہیں سورہ یونس سے سورہ فاطر تک۔

سبع المثانی ◄ سورۃ یسین سے سورہ ق تک۔ مثانی (دہرائی جانے) اس لئے کہتے ہیں کہ ان میں قصص کو دہرایا گیا ہے۔ اور بار بار نصیحتیں کی گئی ہیں۔ یہ سو (۱۰۰) سے کم والی سورتیں ہیں۔ اور سورۃ فاتحہ کو بھی سبع مثانی کہتے ہیں چونکہ یہ نماز میں دہرائی جاتی ہے اور یہ سات آیتیں ہیں۔

مفصّل ◄ سورہ ق سے آخر قرآن تک یعنی سورہ ناس تک کو کہتے ہیں۔

سورہ ق ۲۶ چھبیسویں پارہ میں ثلث کے بعد ہے۔ اسلئیے تقریباً سوا چار پارہ (سیپارے) مفصل کے ہیں۔ مفصل اس لئے کہتے ہیں کہ (اس میں) چھوٹی چھوٹی سورتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔

مفصل کی تین قسمیں ہیں۔

طوال مفصل	اوسط مفصل	قصار مفصل
(سورہ ق سے سورہ مرسلات تک)	(سورہ نباء سے ضحیٰ تک)	(سورہ الم نشرح سے ناس تک)

تسمیہ ◄ بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعوذ ◄ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم (قرآن میں لکھنا ممنوع ہے یہ صرف قرآن پڑھنے سے پہلے پڑھا جاتا ہے پھر تسمیہ پڑھ کر قرآن پڑھا جائے۔

تفسیر ◄ قرآن کی شرح بیان کرنا، کون سی آیت کہاں اور کیوں اور کس موقعہ پر نازل ہوئی اور اس کا مطلب، وغیرہ بیان کرنا۔(اس کی تفصیل آگے دیکھئے)

شانِ نزول ◄ آیت کس وجہ سے کہاں نازل ہوئی۔

حافظ ◄ جس کو تمام قرآن یاد ہو۔

تجوید ◄ فن قراءت (ہر لفظ کو اس کے مخرج (نکلنے کی جگہ) سے ادا کر کے پڑھنا۔

قاری ◄ جس نے قواعد تجوید کے موافق قرآن پڑھا ہو۔

مقری ◄ علوم قرآن میں فن قراءت۔ تفسیر۔ علم ناسخ و منسوخ جو فنِ حدیث میں تھا ان علوم کے ارباب کمال کو مقری کہتے ہیں۔

منازِل قرآن

حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کو سات (۷) دنوں میں ختم فرمایا کرتے تھے آپؐ کے روزانہ ورد Reading کو منزل کہتے ہیں۔ وہ اس طرح سے ہے:

● اول دن کی چار سورتیں۔ بقرہ فاتحہ۔ آل عمرن۔ نساء ● دوسرے دن کی پانچ۔ مائدہ۔ انعام۔ اعراف۔ انفال۔ براءۃ ● تیسرے دن کی سات۔ یونس۔ ہود۔ رعد۔ ابراھیم۔ حجر۔ نحل ● چوتھے دن کی نو بنی اسرائیل۔ کھف۔ مریم۔ طٰه۔ انبیاء۔ حج۔ مومنون۔ نور۔ فرقان۔ ● پانچویں دن کی گیارہ۔ شعرا۔ نمل۔ قصص۔ عنکبوت۔ روم۔ لقمان۔ سجدہ۔ احزاب۔ سبا۔۔ فاطر۔ یاسین ● چھٹے دن کی تیرہ۔ صفات۔ ص۔ زمر۔ مومن۔ حم سجدہ۔ شوری۔ زخرف۔ دخان۔ جاثیہ۔ احقاف۔ محمد۔ فتح۔ حجرات ساتویں دن۔ قاف سے سورۃ ناس تک جو ۶۵ سورتوں کی یعنی چار پاروں اور پچھتر آیتوں پر مشتمل منزل ہے۔

تفسیر۔۔۔۔۔ تاویل

● **تفسیر** اصطلاح میں نزول آیات ان کے شانِ نزول کے قصوں اور ان کے اسباب نزول کے علم کو کہا جاتا ہے۔ اور اس بات کے جاننے کو بھی تفسیر کے نام سے موسوم کرتے ہیں کہ آیات قرآن مکی و مدنی۔ محکم ومتشابہ۔ ناسخ ومنسوخ۔ خاص وعام۔ مطلق و مقید۔ مجمل و مفسر۔ حلال و حرام۔ وعد و عید۔ امر و نہی۔ اور عبرت وامثال ہونے کی ترتیب معلوم ہو۔

● **تاویل** آیت کو ایسے معنی کی طرف پھیرنے کا نام ہے جو اس کے ماقبل و مابعد کے ساتھ موافق ہوں اور آیت ان معنوں کے محتمل ہو۔ پھر وہ معنی استنباط کے طریق سے بیان کئے جائیں اور کتاب وسنت کے مخالف نہ ہوں۔

حُروفِ مقطعات



قرآن شریف کی ایک سو چودہ (۱۱۴) سورتوں میں سے انتیس (۲۹) سورتیں حروف مقطعات سے شروع ہوتی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پارہ نمبر	حروف مقطعات	تفصیل
۱	الم	تین حرفی
۲	الم	تین حرفی
۸	المص	چہار حرفی
۱۱	الرا	تین حرفی
۱۱	الرا	تین حرفی
۱۲	الرا	تین حرفی
۱۳	المرا	چہار حرفی
۱۳	الرا	تین حرفی
۱۴	الرا	تین حرفی
۱۶	کھیعص	پانچ حرفی
۱۶	طه	دو حرفی
۱۹	طسم	تین حرفی
۱۹	طس	دو حرفی
۲۰	طسم	تین حرفی
۲۰	الم	تین حرفی
۲۱	الم	تین حرفی
۲۱	الم	تین حرفی
۲۱	الم	تین حرفی
۲۲	یس	تین حرفی
۲۳	ص	ایک حرفی
۲۴	حم	دو حرفی
۲۴	حم	دو حرفی
۲۵	حمعسق	پانچ حرفی
۲۵	حم	دو حرفی
۲۵	حم	دو حرفی
۲۵	حم	دو حرفی
۲۶	حم	دو حرفی
۲۶	ق	ایک حرفی
۲۹	ن	ایک حرفی

حُروفِ مقطعات کتنی بار استعمال ہوئے

الم	چھ بار استعمال ہوا
المص	ایک بار استعمال ہوا
المر	ایک بار استعمال ہوا
الرا	پانچ بار استعمال ہوا
کھیعص	ایک بار استعمال ہوا
طسم	دو بار استعمال ہوا
طس	ایک بار استعمال ہوا
طه	ایک بار استعمال ہوا
یس	ایک بار استعمال ہوا
ص	ایک بار استعمال ہوا
حم	چھ بار استعمال ہوا
ق	ایک بار استعمال ہوا
ن	ایک بار استعمال ہوا
حمعسق	ایک بار استعمال ہوا

۲۹ بار

حروفِ مقطعات میں "حروف تہجّی" کل چودہ (۱۴) ہیں جو اللہ کے اسم وصفی "وھابّ" کے اعداد ہیں۔

ا	ح	ر	س	ص
ط	ع	ق	ک	ل
م	ن	ہ	ی	

* * *

چند خاص خاص باتیں

● بعض چیزیں پڑھی جاتی ہیں لکھی نہیں جاتیں ۔ مثلاً " اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ● سورہ فاتحہ کے ختم پر آمین " ● بعض حروف لکھے جاتے ہیں پڑھے نہیں جاتے مثلاً " بِسْمِ اللّٰہ میں الف ● قرآن مجید میں جس مقام پر آیت سجدہ ہو ۔ پڑھتے وقت جب اس جگہ پہنچیں تو بغیر سلام کے ایک سجدہ واجب ہے ۔ پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر ۔ ● قرآن مجید میں بعض مقام ایسے ہیں کہ اگر جان بوجھ کر ان کی حرکت کو بدل دیا جائے تو کفر لازم آتا ہے ۔ اس لئے اس کا خیال رکھنا چاہیئے ۔ ● قاعدہ :۔ (ا) یہ حرف ہمیشہ پر (پوری مقدار میں ہوتے ہیں) خ ص ض ط ظ ع غ ق ● نوک پلک (دندانے) اور خطِ وصل (حرف کو ملانے والی چھوٹی لکیر) لکھی جاتی ہے ۔ پڑھی نہیں جاتی جیسے نرا ک ● جس حروف پر تشدید ہو اور اس سے پہلے کے حرف پر اگر تنوین دو زبر یا دو پیش) ہو تو اس سے پہلے حرف کی حرکت کو صرف ایک زبر یا ایک زیر یا ایک پیش جیسے غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۔ شَیْطٰنِ الرَّجِیْم ۔ یا غَفُوْرًا رَّحِیما ● جزم ہو تو جزم والا حرف نہیں پڑھا جاتا اس کو چھوڑ کر آگے والے حرف سے ملانا چاہیئے ۔ جیسے مِنْ مَّا ● مد کے بعد اگر تشدید والا حرف ہو تو مد والے حرف کو لمبا کر کے تشدید والے حرف سے ملاؤ جیسے ضَآلًّا کَافَّۃً

● نون قطنی اس چھوٹے سے نون کو کہتے ہیں جس کے بعد الف ہو مگر یہ الف پڑھا نہیں جاتا اس لئے اس سے پہلے حرکت والے حرف کو لمبا نہ کریں جیسے نوحٌ اِبْنَہٗ لُمَزَۃِ الَّذِیْ ● ب سے پہلے اگر جزم والا نون یا تنوین ہو تو نون کی آواز کے بدلے م کی آواز نکالنی چاہیئے ۔ ایسے موقع پر چھوٹی سی میم اور لکھ دی جاتی ہے جیسے اَنْۢبِیَاءَ یَنْۢبُوْعًا نَفْسٌۢ بِمَا ● جہاں میم پر جزم ہو اس کے بعد ب ہو تو اس میم پر غنہ کرنا

ہوگا جیسے یعتصم باللہ ۔ ● جس حروف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں اور اس کے بعد حرف پر جزم ہو تو وہاں دو زبر کی جگہ ایک زیر یا پیش پڑھنا ہوگا اور ایک نون زیر طرف سے نکال کر اس جزم والے حرف سے ملانا ہوگا۔ جیسے خیراً لوصیا کو خیرلی ا ● ی پر اگر زبر یا پیش ہو تو پڑھنا چاہیئے رب العالمین اگر زیر ہو تو باریک ہوگا جیسے غیر المغضوب ● جہاں گول ۃ (ت) لکھی ہوئی ہو چاہے الگ یا ملی اس پر ٹھرنا ہو تو اس ت (ۃ) کو ہ (ہا) کی طرح پڑھیں جیسے قسرۃ کو قسوہ۔ ● جس دو زبر ہوں اور اس پر ٹھرنا ہو تو اس حرف کے آگے الف پڑھنا ہوگا۔ جیسے فد نداء ● جس حرف پر جزم ہو اور اس جگہ پہلا حرف پڑھا نہ جائے قدتبین ● دسویں پارہ میں جو سورہ توبہ براۃ من اللہ سے شروع ہے بسم اللہ نہیں لکھی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اوپر پڑھتا چلا آئے تو بسم اللہ نہ پڑھے اسی جگہ سے شروع کیا ہو یا کچھ سورت پڑھ کر پڑھنا بند کردیا تھا پھر بیچ ہی سے پڑھنا کردے تو ان دونوں حالتوں میں بسم اللہ پڑھے ۔

رسم الخط

رسم الخط کی بے خبری کی وجہ سے بعض وقت صحیح طور پر تلاوت قرآن ہوسکتی۔ اس لئے چند اہم اشارے اس خصوص میں دیئے جاتے ہیں تاکہ پڑھنے میں کا امکان باقی نہ رہے۔

(۱) قرآن کے چند الفاظ میں واوٓ لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا جیسے پڑزکوٰۃ ۔ ح کو زکات ۔ حیات پڑھنا لازم ہے۔

(۲) بعض جگہ یٓ لکھی جاتی ہے مگر پڑھی نہیں جاتی بلکہ اس کے بدلے الفٓ پڑھ ہے جیسے موسیٰ عیسیٰ کو موسا، عیسا پڑھنا چاہیئے اس کو الف مقصورہ کہتے ہیں۔

(۳) بعض جگہ مقصورہ یا کھڑے زبر کو الف کے برابر پڑھنا چاہیئے جیسے رحمٰن ۔ اسحٰق ۔ کو رحمان ۔ اسحاق

(۴) عربی زبان میں یائے مجہول نہیں ہوتی مگر بسم اللہ مجریھا کو بسم اللہ مجرے ہا پڑھنا چاہیئے ۔

(۵) قرآن کریم میں اکثر جگہ الف لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا ۔ جیسے **قالوا**

رموز اوقاف

حضرت عبداللہؓ بن عمر فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلعم سے ان مقامات کو معلوم کرتے تھے جہاں قراءت میں ٹھیرنا سزاوار ہے ۔

جہاں ٹھیرنا چاہیئے اور جہاں ملا کر پڑھنا چاہیئے یہ سب حضورؐ کے ارشاد سے ہے لیکن یہ تعلیم زبانی تھی تحریر میں کوئی نشان نہ تھا ۔ بعدہ قرآن مجید میں اس غرض کے لئے نشان اور علامتیں بنائی گئیں جن کو جان کر صحیح استعمال کرنا ضروری ہے تاکہ معلوم ہوسکے کہ اللہ کی بات سمجھنے کے کیا انداز ہیں ۔

علامات

○ جملہ تمام ہونے کی علامت ہے اس کو آیت کہتے ہیں۔

ع○ رکوع کی مختصر علامت ، مطلب ختم ہوگیا ٹھیرنا چاہیئے ۔

لا○ اختیار ہے چاہے ٹھہرے یا نہ ٹھہرے ۔

م○ لازم کا مختصر ٹھیرنا ضروری ہے۔

ط○ مطلق کا مخفف ہے بات پوری ہوگئی ہے ۔ ٹھیرنا چاہیئے ۔

ج○ ٹھیرنا بہتر ہے نہ ٹھیرنے میں حرج نہیں جائز کا مخفف ہے ۔

ز○ تجاوز کا مخفف ہے یہاں سے گزر جانا چاہیئے

صؔ علامت وقف مرخص کی ہے، پڑھنا ملاکر چاہیئے ورنہ تھک جائیں تو ٹھیرنا مناسب ہے۔

قؔ علامت قیل علیہ الوقف کی ہے یہاں نہ ٹھیرنا بہتر ہے۔

صل قد یو صل کی علامت ہے۔ ترک وصل ہے۔ صلے ملاکر پڑھنا بہتر ہے۔

قف۔ یہاں ٹھیرنا ضروری ہے۔ (صیغہ لعمر ہے)

ک۔ کذلک کی علامت ہے جو پہلے ہے وہی یہاں بھی ہے۔

س: علامت سکتہ کی ہے بغیر سانس روکے وقفہ لیں۔

وقفہ سکتہ طویل، یعنی جتنی دیر میں سانس لیتے ہیں اس سے کم ٹھیرنا جائز نہیں ہے۔

ع: رکوع کی علامت ہے۔

ع: اس میں ع کے اوپر کا ہندسہ سورۃ کے رکوع کا نمبر ہے۔

ع کے نیچے کا ہندسہ سیپارہ کے رکوع کا نمبر ہے اور، ع کے درمیان کا ہندسہ تعداد آیات رکوع ہے۔

معانقہ (بغلگیر ہونا، گلے ملنا)

وقوف میں سے ایک وقف علامت ہے کسی لفظ کے پہلے یا دائیں اور بائیں ∴ تین نقطے آجائیں تو یہ وقف المعانقہ کہلاتا ہے ایسی علامت کی جگہ وقف کرنا جائز نہیں اور دونوں کو ملاکر پڑھنا بھی جائز نہیں بلکہ ایک جگہ وقف کرکے دوسری جگہ بغیر وقف کے پڑھنا ضروری ہے۔) جیسے **لا ریب فیه** یعنی **لا ریب** کی جگہ پر وقف نہ کرکے **فیه** پر وقف کرنا دوسری طرح **لا ریب** پر وقف کرکے **فیه** پر وقف نہ کرنا چاہیئے۔ جیسے **الم ذلک الکتب لا ریب فیه هدی للمتقین** میں **فیه** (معانقہ) ہے اسی طرح "سورہ قصص" کی ۳۵ ویں آیت میں **ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما بایتنا انتما** میں **بایتنا** (معانقہ) ہے۔

رمضان اور مدّتِ ختم قرآن

چونکہ رمضان میں ایک قرآن کا سننا مسنون ہے اور رسول کریمؐ نے ختم قرآن کی مدت زیادہ سے زیادہ ایک ماہ فرمائی ہے۔ اسلئے حضرت عثمانؓ نے تراویح میں دس آیت فی رکعت پڑھنے کا حکم دیا تاکہ ایک مہینے میں قرآن ختم ہوسکے (شراحیاء العلوم)

قراءت و تجوید

علم تجوید کہ جس میں طرز تلفظ قرآن سے بحث ہوتی ہے۔ اس علم میں آنحضرت کے لب و لہجہ کو جو ادائے قرآن سے متعلق ہے مصحور کرلیا گیا ہے۔ چونکہ بعض قبائل کے لب و لہجہ میں کچھ فرق تھا۔ اس لئے آپؐ نے ان کے طریق پر بھی پڑھنے کی اجازت دی تھی۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے ہشامؓ بن حکیم کو سورہ فرقان اپنے طرز کے خلاف پڑھتے دیکھا تو ان کو رسول کریمؐ کے پاس لے گیا۔ حضورؐ نے سن کر دونوں کو صحیح فرمایا۔

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں آکر سورہ نحل اس طرز کے خلاف پڑھی جس طرح میں پڑھتا تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم کو یہ سورت کس نے پڑھائی اس نے کہا۔ رسول کریمؐ نے پھر ایک اور شخص آیا اس نے بھی یہ سورت پڑھی مگر ہم دونوں کے خلاف، میں نے اس سے بھی دریافت کیا۔ اس نے بھی وہی جواب دیا۔ میں نے دونوں کو حضورؐ کے سامنے لے گیا۔ حضور نے ان دونوں سے سن کر پسند فرمایا۔ اور میرے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اعیذک باللہ یا ابی۔ (شرح سبعہ قراءت ص ۶۳)

* * *

مخارج حروف (فنِ تجوید)



ء ھ ◄ ابتدائے حلق سے

ع ح ◄ وسط حلق سے

غ خ ◄ انتہائے حلق سے

ق ◄ ابتدائی بیچ زبان اور اوپر کی تالو سے

ک ◄ ابتدائے بیچِ زبان اور اوپر کے تالو سے تھوڑا قاف کے مخرج سے ہٹ کر

ج ش ◄ زبان کے درمیان اور اوپر کے تالو کے درمیان سے

ی ◄ کنارے اور دانتوں کے گرہ کے پاس سے یعنی سارے کنارے زبان کے لگانے سے بائیں طرف کے اوپر داڑھوں کی جڑ سے یا سیدھی طرف سے مگر بائیں طرف سے آسان ہے

ل زبان کی نوک کے پاس اور اوپر کے دانتوں کے نیچے سے۔

ن ◄ کے سر اور اوپر کے دانتوں کے نیچے سے

ط د ت ◄ زبان کے سر اور اوپر کے دانتوں کی جڑ سے۔

ظ ذ ث ◄ زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے کنارے سے ۔

ف ◄ نیچے کے ہونٹ کے اندر اور اوپر کے دانتوں کے کنارے سے

ب م و ◄ ہونٹوں کے بیچ میں سے فضائے دہن ہے یعنی الف تو فقط ایک ہوا ہے کہ اندر سے نکلتی ہے۔

ص ض ز ◄ زبان کی نوک اور اگلے دانتوں کے درمیان۔



آیتوں کا شانِ نزول



کسی آیت کے نزول کی غرض و غایت کا نام شانِ نزول ہے۔ جیسے بخاریؒ و مسلمؒ نے حضرت جندبؓ کی یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی تکلیف کی وجہ سے ایک یا دو راتیں (شاید عشاء یا تہجدؒ) نہ پڑھ سکے اس پر ایک یہودی عورت نے یہ طعنہ دیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے (ربؒ) نے تمہیں چھوڑ دیا ہے اس پر سورہ والضحیٰ کی آیات نازل ہوئیں۔

والضحی واللیل اذا سجی
ما ودعک ربک وما قلی---

قسم ہے چاشت کے وقت کی اور رات کی جب وہ چھا جائے
(اے حبیبؐ محمد صلعم) آپ کو آپ کے رب نے نہیں چھوڑا
اور نہ ناراض ہی ہوا۔۔۔۔○

* * *

اعراب و نقاط اَ اِ اُ آ . .. ..

عرب میں اعراب و نقاط کا وجود لکھنے پڑھنے میں زمانہ قدیم سے تھا ۔ (ادب العرب جل
ص۵۹) یہ تحقیق نہیں ہوسکا کہ کتابت میں ان کو کس زمانہ سے ترک کیا گیا اور کیوں ترک کی
۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد سے پہلے لکھنے میں مطلق رواج نہ تھا ۔ پڑھنے میں تھا ۔ حضو
بھی ارشاد فرمایا **عن ابی هريرة قال قال النبی صلى الله عليه و**
اعربوالقرآن رواه البيهقي و ابويعلے ۔ جامع صغیر منتخب کنزالعمال و تاریخ خط
بغدادی ،نعتہ الوعاۃ ۔فضائل ابن کثیر)

اس ارشاد سے یہ مطلب تھا کہ قرآن کو صحیح اعراب سے پڑھو ۔ اگر تحریر کا ارشاد ہوتا تو ص
ضرور تعمیل کرتے ۔

عن عمر عن النبی صلے الله عليه وسلم من قرا القران فاعربه كان
لكل حرف اربعون حسنة یعنی جس نے اعراب سے قرآن پڑھا ۔ اس کو فی حرف چالی
نیکیاں ملیں گی (بیہقی)

خلافت راشدہ کے زمانہ تک قرآن میں اعراب و نقاط کا وجود نہ تھا ۔ پڑھنے میں اعراب و نق
محفوظ تھے یعنی ش ش ہی پڑھا جاتا تھا ۔ س س ہی پڑھا جاتا تھا ۔ ظ ظ ہی پڑھی جاتی تھی ۔ ط ط ہی پڑھ
جاتی تھی ۔ فتحہ فتحہ ہی ادا کیا جاتا تھا ۔ کسرہ نہیں پڑھا جاتا تھا ۔ عرب اس پر قادر تھے ۔

صحابہ کرام کے عہد میں آیت کی علامت .. تین نقطے قرار پائے اور حضرت سیدنا عثمان غنی
کے عہد خلافت میں دس آیتوں کے بعد ہ کا نشان لگایا گیا ۔ پھر اس کے بعد ابوالاسود آیت کا نشان
○ گول دائرہ مقرر کیا ۔ اور سب سے پہلے عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو اعراب او
نقطوں کا حکم دیا ۔۔۔ (الجامع الاحکام القرآن اللقرطبی)

* * *

آیات محکمات و متشابہات



آیاتِ قرانیہ کی دو قسمیں کی گئی ہیں۔ایک محکمات دوسرے متشابہات۔ "محکمات" سے مراد وہ آیاتِ قرانیہ ہیں جن کی تفصیر لفظاً و معنیً آسان ہو۔یعنی ان کے معنی مراد بہ آسانی متعین ہوجائیں۔اس کے مقابلہ میں آیات "متشابہات" ہیں یعنی وہ آیتیں جن کی تفسیر مشکل ہو اور آسانی سے ان کے معنی مراد متعین نہ کئے جائیں۔قرآن میں آیاتِ محکمات اور متشابہات کی بابت یوں بیان کیا گیا۔

ھوالذی انزل علیک الکتاب منه ایت محکمت من ام الکتب واخر متشبهت فاما الذین فی قلوبهم زیخ فیتبعون ماتشابه منه ابتغاء الفتنة و ابتغاء تاویله و مایعلم تاولیه الا الله والراسخون فی العلم یقولون امنابه کل من عنده ربنا ومایذکر والا او الالباب ۔(۳/۹)

(ترجمہ) وہی (اللہ) ہی تو ہے جس نے تم پر (یہ) کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں محکم ہیں اور وہی اہلِ کتاب ہیں۔اور بعض متشابہ ہیں۔تو جن لوگوں کے دلوں میں "کجی" ہے وہ "متشابہات" کا اتباع کرتے ہیں تاکہ فتنہ برپا کریں اور مراد اصل پتہ لگائیں حالانکہ مراد اصل خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں ہے۔

آل عمران کی ساتویں آیت میں ہے: **ھوالذی انزل علیک الکتب منه آیت محکمت هن ام الکتب و اخر متشبهت** (۳/۹) وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس کی بعض آیتیں صاف معنیٰ رکھتی ہیں وہی اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ ہیں۔ اس آیت مذکور میں آیاتِ قرآنیہ کی دو قسمیں کی گئی ہیں۔

- ایک محکمات (Muhkamath) • دوسرے متشابہات (Mutashabihath)
- محکمات سے مراد وہ آیات قرآنیہ ہیں جن کی تفسیر لفظاً و معنیً آسان اور کلیر (Clear) ہو یعنی ان کے معنی مراد بہ آسانی متعین ہوجائیں۔اس کے مقابلہ میں آیات متشابہات ہیں یعنی وہ آیتیں جن کی تفسیر مشکل ہو اور آسانی سے ان کے معنی مراد متعین نہ کئے جائیں۔آیات قرآنیہ اصولاً انھیں دو قسم پر منقسم ہیں: محکم اور متشابہ۔
- جس امر کی مراد صاف طور پر یا تاویل کے ذریعہ سے معلوم ہوجائے وہ محکم ہے۔اور جس چیز کا علم خدا وند کریم نے اپنے ہی لئے خاص بنایا ہے جیسے قیامت کا قائم ہونا۔ دجال کا خروج۔ اور سورتوں کے اوائل کے حروف مقطعات، یہ سب متشابہ ہیں۔حاکمؒ نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کے واسطے سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "پہلی کتاب (آسمانی) ایک ہی باب (طرز) سے ایک ہی حرف پر نازل ہوا کرتی تھی اور قرآن کا نزول سات (۷) ابواب سے سات حروف پر ہوا

ہے زاجر (سرزنش کرنے والا) ہے امر (حکم) ہے حلال ہے۔ حرام ہے محکم ہے متشابہ اور امثال ہے۔ لہذا تم لوگ اس کے حلال کو حلال بتاؤ اور اس کے حرام کو حرام سمجھو۔ اور وہ کام کرو جس کے کرنے کا تمہیں حکم دیا گیا ہے اور اس بات سے بچے رہو جس سے بچنے کی تم کو ہدایت دی گئی ہے۔ اور اس کے امثال (Examples) کو عبرت کی نگاہوں سے دیکھو اور اس کے محکم پر عمل کرو اور اس کے متشابہ پر ایمان لاؤ اور کہو ہم اس پر ایمان لائے سب کچھ ہمارے خدا کی طرف سے ہے۔

☆آیت محکم۔۔۔جیسے

واقم الصلوة ان الصلوة تنهى عن

الفحشاء والمنكر ولذكر الله اكبر

اور نماز کے پابند رہو بے شک نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے اور خدا کا ذکر بڑا اچھا کام ہے۔

○

☆آیت متشابہات۔۔۔جیسے

○

• الرحمن على العرش استوى (۱۶/۱۰)

خدائے رحمٰن نے پھر عرش پر قرار پکڑا

• والارض جميعا قبضته يوم القيمة والسموت

مطويت بيمينه ○ ۲۴/۴

اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے سیدھے ہاتھ میں لپٹے ہوں گے۔

* * *

آیات ناسخ و منسوخ

قرآن مجید میں تین قسم کا نسخ واقع ہوا ہے۔

(۱) وہ آیت جس کا حکم بھی منسوخ ہوگیا۔ تلاوت بھی منسوخ ہوگی ہے جیسے سورہ بینہ کی یہ آیت تھی لو کان لا بن ادم وادیا من مال الخ۔

(۲) وہ آیت جس کی تلاوت منسوخ ہوگئی مگر حکم باقی ہے جیسے آیت الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ، واللہ عزیز حکیم۔

(۳) وہ آیت جس کی تلاوت باقی ہے مگر حکم منسوخ ہوگیا ہے۔ جیسے ان ایکن منکم عشرون صابرون یغلبو المائتین (اگر تم میں بیس صبر کرنے والے ہوں تو دو سو پر غالب آجائیں گے۔ یہ آیت اس آیت سے منسوخ ہے۔ الئن خفف اللہ عنکم و علم ان نیکم ضعفا فان یکن منکم مائتہ صابرۃ یغلبوا مائتین (اب اللہ نے تخفیف کردی دیکھا تم میں کمزوری پیدا ہوگئی۔ اب گر تم میں سو ثابت قدم ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے)

نمبر (۱) اور (۲) قسم کی آیت حسب الحکم حضور قرآن میں نہیں لکھی گئیں حدیثوں میں محفوظ ہیں۔ نمبر (۳)۔ یہ آیت قرآن میں موجود ہے۔ نمبر (۱) کے تو کسی طرح باقی رہنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ نمبر (۲) کا حکم اس لئے باقی ہے کہ وہ دیگر آیات و احادیث سے بھی مستنبط ہوتا ہے۔ نمبر (۳) کو اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس سے دیگر احکام کے استنباط میں مدد ملتی ہے۔ نسخ وغیرہ جو کچھ قرآن میں ہوا ہے وہ سب حضور کے امر سے اور حضور کے سامنے ہوا ہے۔ آپ کے بعد میں کوئی تغیر و ترمیم نہیں ہوئی۔ اس لئے کوئی شک و اعتراض کی گنجائش نہیں۔ آپ کے بعد صحابہؓ نے کمال احتیاط سے لکھا ہے ایک حروف بھی ادھر سے ادھر ہونے نہیں دیا۔

قال ابن الزبیر قلت لعثمان بن عفان والذین یتوفون الخ قال قد نسختھا الایۃ الاخری الخ فلن تکبھا او تدعھا قال یا ابن اخی لا اغیر شیئا منہ من مکانہ (یعنی ابن زبیر نے عثمان سے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے اس کو نہ لکھوں۔ عثمان نے کہا میں کچھ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا۔ (بخاری مغازی)

باقی سورتوں می یہ نہ ناسخ ہے نہ منسوخ۔ میں نے ان سورتوں کے نام لکھدیئے ہیں جن میں ناسخ و منسوخ کے متعلق بحث پیش آتی ہے۔ بعض علما نسخ کے قایل ہی نہیں ہیں۔ جو لوگ نسخ کے قایل ہیں وہ آیت ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا سے استدلال کرتے ہیں لیکن ابو سم کہتے ہیں کہ آیت سے مراد آیت قدرت ہے۔ یہی سیاق و سباق سے

کلام ثابت ہے، آیت قرآن مراد نہیں ۔ امام رازی نے بھی اس آیت سے نسخ آیات قرآنی پہ استدلال کرنے میں کلام کیا ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلویؒ صرف پانچ جگہ نسخ کے قایل ہوئے ہیں (فوزالکبیر)

دو چیزیں ہیں ایک نسخ۔ ایک بدا۔

بدآ یعنی کوئی چیز پہلے سے معلوم نہ ہو بعد کو معلوم ہو جائے ۔ یہ بات خدا وند ذوالجلال کی شان کے خلاف ہے۔ مسلمان اس کے قایل نہیں ۔ نہ یہ قرآن میں ہے۔

نسخ ۔ یہ کہ پہلے سے علم تھا۔ مگر زمانہ اور مصلحت اس کے مساعد نہ تھا۔ اس لئے اول حکم اس وقت کی مصلحت کے موافق دیا گیا۔ یہ نسخ قرآن میں ہے۔ یہ طبیب حاذق کی تبدیلی نسخہ جات کی طرح ہے۔

یہی نسخ نہیں ہوا۔ یہ ویسے ہی ہیں جیسے انبیاء سابقین کے عہد میں تھے۔



اے مسلمان ہر گھڑی پیشِ نظر
آیہ لا یخلف المیعاد رکھ
یہ لسان العصر کا پیغام ہے
ان وعد اللہ حق یاد رکھ
(اقبالؒ)

* * *

قرآنی چیلنج

The Ultimate Challenge of the Holy Quran



قل لین اجتمعت الانس والجن علی ان یاتو بمثل ھذا القران لا یاتون بمثلہ و لوکان بعضھم لبعض ظھیرا

آپؐ کہدیجئے اے محمدؐ صلعم کہ اگر تمام انسان اور جن اس بات پر مجتمع ہوں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہ لاسکیں اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہوں۔

ولقد صرفنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل ،

اور ہم نے اس قرآن میں سب باتیں طرح طرح سے بیان کردی ہیں ہیں۔ **فابی اکثر الناس الا کفورا (۱۰/۵۱)**

مگر (افسوس کہ) اکثر لوگوں نے انکار کرنے کے سوا قبول نہ کیا"



تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحبِ کتاب نہیں

* * *

عظمتِ قرآن



لو انزلنا هذا القران علی جبل لرایته خاشعا متصدعا من خشیته اللہ
تلک الامثال نضربها للناس لعلھم یتفکرون (۲۸/۶)
اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ خدا کے خوف سے (وہ) دبا اور پھٹا جا
ہے اور یہ باتیں ہم ان لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ فکر کریں۔



یس والقران الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم
تنزیل العزیز الرحیم (۲۲/۱۸)
اے سیدالمرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم کو قسم ہے اس قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے کہ
بے شک آپ پیغمبروں میں سے ہو اور سیدھے رستے پر ہو (اس قرآن کو) (خدائے) غالب (اور)
مہربان نے نازل کیا ہے۔



ولقد یسرنا القران للذکر فھل من مدکر ○
اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کردیا۔ پس کوئی ہے؟ کہ سوچے سمجھے (اور اس پر عمل
کرے۔ (۱/۲۷)



فاقرءوا ماتیسر من القران (۲۹/۱۴)
پس جتنا آسان ہوسکے اتنا قرآن پڑھ لیا کرو۔

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلمان
اللہ کرے عطا تجھ کو جدتِ کردار

خصائص قرآن

انه لقران کریم فی کتب مکنون لایمسه الا المطهرون تنزیل من رب العلمین " (۲۷/۱۶) ، بے شک یہ بڑے رتبہ کا قرآن ہے جو کتاب محفوظ میں (لکھا ہوا) ہے اس (قرآن) کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں، (اور یہ) پروردگار عالم کی طرف سے اتارا گیا ہے۔

قرآن پڑھنے سے پہلے

فاذا قرات القرآن فاستعذ بالله من الشیطن الرجیم (۹/۱۴)
پس جب بھی تم قرآن پڑھنے لگو تو (ضرور) "شیطان مردود" سے پناہ مانگ لیا کرو۔

آدابِ قرآن

- پورے قرآن کا حفظ کرنا فرض کفایہ اور عینِ سنت ہے۔ ● قرآن کو (اس کی عظمت کے پیشِ نظر) بوسہ دینا مستحب ہے۔ (حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ قرآن کو بوسہ دیا کرتے تھے۔)
- قرآن کو خوشبو لگانا مستحب ہے۔ ● قرآن کو چاندی کو جلا دینا جائز ہے۔ جلا کر اس کی راکھ کو بہتے پانی میں یا جھاڑوں کے کنڈ کنڈوں میں ڈالدیں یا جہاں مناسب سمجھیں ڈالدیں (مگر نجس جگہ نہ ڈالیں)
- قرآن کی آیتوں یا سورتوں یا ان کے اعداد کے نقوش کو کسی برتن پر زعفران یا سیاہی سے لکھ کر پینا جائز ہے۔ ● بحالتِ جنابت قرآن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں۔

سماعتِ قرآن کے آداب

واذا قری القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون (۹/۱۴)
اور جب (کبھی) قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سنا کرو، اور خاموش رہا کرو تاکہ (اس ادب اور سماعت قرآن کی وجہ سے) تم پر رحم کیا جائے۔

سماعتِ قرآن

اچھی باتوں پر عمل کرنے والے

فبشر عبادالذین یستمعون القول فیتبعون احسنه اُولٰئِكَ الذین هداهم الله و اُولٰئِكَ هم اولوالالباب (۲۳/۱۶)
پس میرے ان بندوں کو خوشخبری سنادو جو بات کو سنتے اور اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت دی اور یہی عقل والے ہیں۔

فضائل اور رموزِ قرآن



وما من غائبة فی السماء والارض الافی کتب مبین " (۲۰/۲)
اور آسمانوں اور زمین میں کوئی پوشیدہ چیز نہیں ہے مگر (وہ) اس کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے ۔



ان هذا القران یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی هم فیه یختلفون وانه رحمة للمومنین (۲۰/۲)
بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں (سچ سچ) بیان کردیتا ہے اور بے شک یہ مومنوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے ۔



وبالحق انزلنه وبالحق نزل وما ارسلنک الامبشراونذیرا و قُرانًا فرقنه لتقراه علی الناس علی مکث و نزلنه تنزیلا " (۱۵/۱۲)
اور ہم نے اس قرآن کو سچائی کے ساتھ نازل کیا ہے اور وہ اترا بھی سچائی کے ساتھ اور اے محمد صلعم ہم نے آپؐ کو (نیک اعمال کے نتائج) کی خوشخبری دینے والا اور (برے اعمال کے نتائج) سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے) اور ہم نے قرآن کو جزو جزو کرکے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کو ٹھیر ٹھیر کر اور زمانے کی رعایتوں کے لحاظ سے) آہستہ آہستہ نازل کیا ہے " ۔



وقال الذین کفرو الولا نزل علیه القران حملة واحدة کذلک لِنُثَبِّتَ به فوادک و رتلنه ترتیلا (۱۹/۱)
اور کافر کہتے ہیں کہ اس پر قرآن ایک ہی دفعہ کیوں نہ اتارا گیا ؟ اس طرح آہستہ آہستہ اس لئے اتارا گیا کہ اس سے تمہارے دل کو قائم رکھیں اور اسی واسطے ہم اس کو ٹھیر ٹھیر کر پڑھتے ہیں ۔"

- - -

نور وکتاب روشن



قد جاءکم من اللہ نور وکتب مبین ۵/۶

تحقیق اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور اور کتاب روشن آچکی ہے۔

ریڈی میڈ کتاب ؟



ولو نزل علیک کتبا فی قرطاس فامسوہ بایدیھم لقال الذین کفروا ان ھذا الا سحر مبین (انعہ۔۱)

اے پیارے حبیبؐ ! اگر ہم آپؐ پر ایسی کتاب بھی آسمان سے اتاریں جو اوراق Pages میں لکھی ہو۔ وہ اس کو اپنے ہاتھوں سے چھوئیں تو وہ جو کافر ہیں یہی کہیں گے کہ یہ فقط ایک جادو کا تماشا ہے۔



وان یروا کل ایۃ لا یومنوا بہا (انعام ۳)

اور اگر وہ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں گے تب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔

ان ھذا القران ان یھد للتی ھی اقوم (قرآن)

بلاشبہ یہ قرآن (سفر زندگی میں) میں اس راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو سب سے سیدھی اور محکم راہ ہے۔

- **ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیء وھدی ورحمتہ وبشری للمسلمین** (۱۶/۸۹)

اے محمد صلعم ہم نے آپؐ پر یہ کتاب محض اس لئے نازل کی ہے۔ تاکہ ہر مسائل کا حل بیان کرے اور عالم انسانیت کے لئے ہدایت اور رحمت اور جو ایمان لاچکے ہیں ان کے لئے جنت کی بشارت ہے۔

- **انا انزلنا علیک الکتب للناس بالحق فمن اھتدی فلنفسه ومن ضل فانما علیھا وما انت علیھم بوکیل (۲۴/۱)**

اے محمد صلعم، بے شک ہم نے آپؐ پر اس کتاب (قرآن) کو نازل کیا ہے جو تمام نوع انسانی کی ہدایت ورہنمائی کے لئے حق ہے۔

پس جو کوئی اس سے ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنے ہی لئے (نفع حاصل کرے گا) اور جو کوئی (اس کی ہدایت کو نا مان کر) گمراہ ہوگا تو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر پڑے گا۔ (اس حجتؐ کے اتمام پر) اے محمد صلعم آپ کو اُن پر نگہبانی اور گواہ کی حیثیت سے بری ہیں (چونکہ آپؐ نے اپنا حق ادا کر دیا۔)

صحیفۂ قرآن



رسول من اللہ یتلوا صحفا مطھرہ فیھا کتب قیمه (۳۰/۲۳)

یہ رسول (یعنی حضرت محمد صلعم) تم کو پاک صحیفے یعنی قرآن پڑھ کر سناتے ہیں جس میں معقول باتیں لکھی ہوئی ہیں۔

قرآن غور و فکر کے لئے نازل ہوا

افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اَقفَالُھَا (۲۶/۷)

کیا یہ لوگ قرآن میں عذر و فکر نہیں کرتے۔ کیا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہیں۔

تذکرہ قرآن

ان ھذا لفی الصحف الاُولیٰ صحف ابراھیم وموسی (۳۰/۱۲)

بے شک (جو بات قرآن میں ہے) یہی بات تو اگلے صحیفوں میں بھی ہے ابراھیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی ہے۔

(یعنی اللہ کو الہ مانو اور طاغوت سے بچو اور جو احکام خدا نے نازل کئے ہیں اس پر عمل کرو۔)

نورِ قرآن

فامنو باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا ۔

پس ایمان لاؤ اللہ اس کے رسولؐ اور اس نور پر جو ہم نے اتارا ہے۔

یعنی ۔۔ قرآن مثلِ آفتاب ہے جس طرح دنیائے انسانیت وحیوانیت کی پرورش مادی عنصری لحاظ سے آفتاب کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ وہی ہماری کھیتیاں اور ہمارے میوے پکاتا ہے رنگ روپ عطا کرتا ہے زندگی کے لئے حرارت و روشنی عطا کرتا ہے۔ اور پانی برسانے ہوا چلانے میں مدد دیتا ہے۔ ایسے میں قرآن بھی ہماری باطنی دنیا کا سورج ہے۔

وانہ لتنزیل رب العلمین نزل بہ الروح الامین ۱۹/۱۵

اور یہ (قرآن (خدائے پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہے۔ اس کو امانت دار فرشتہ روح الامین (جبرئیل) نے لیکر اترا۔

اوقات تلاوت

وقران الفجر ان قران الفجر کان مشھودا ۔(۱۵/۹)

اور صبح کو قرآن پڑھو۔ کیوں کہ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضوری ہے۔

قرآن شفا اور رحمت ہے

وقل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا و ننزل من القران ماھو شفاء و رحمتہ للمومنین ولا یزید الظٰلمین الاخسارا ۔(۱۵/۹)

اور کہدو کہ حق آگیا اور باطل نابود ہوگیا۔ بے شک باطل نابود ہونے والا ہے۔ اور ہم قرآن (کے ذریعہ) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔

● انا انزلنا علیک الکتب للناس بالحق فمن اھتدی فلنفسه ومن ضل فانما علیھا وما انت علیھم بوکیل (۲۴/۱)

اے محمد صلعم، بے شکم ہم نے آپؐ پر اس کتاب (قرآن) کو نازل کیا ہے جو تمام نوع انسانی کی ہدایت ورہنمائی کے لئے حق ہے۔

پس جو کوئی اس سے ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنے ہی لئے (نفع حاصل کرے گا) اور جو کوئی (اس کی ہدایت کو نا مان کر) گمراہ ہو گا تو اس کی گمراہی کا وبال اسی پر پڑے گا۔ (اس حجتؐ کے اتمام پر) اے محمد صلعم آپ کو اُن پر نگہبانی اور گواہ کی حیثیت سے بری ہیں (چونکہ آپؐ نے اپنا حق ادا کر دیا۔)

صحیفۂ قرآن



رسول من اللہ یتلوا صحفا مطھرہ فیھا کتب قیمه (۳۰/۲۳)

یہ رسول (یعنی حضرت محمد صلعم) تم کو پاک صحیفے یعنی قرآن پڑھ کر سناتے ہیں جس میں معقول باتیں لکھی ہوئی ہیں۔

قرآن غور و فکر کے لئے نازل ہوا

افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اَقْفَالُهَا (۲۶/۷)

کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے۔ کیا ان کے دلوں پر قفل پڑے ہیں۔

تذکرہ قرآن

ان ھذا لفی الصحف الاُولی صحف ابراھیم وموسی (۳۰/۱۲)

بے شک (جو بات قرآن میں ہے) یہی بات تو اگلے صحیفوں میں بھی ہے ابراھیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی ہے۔

(یعنی اللہ کو الہ مانو اور طاغوت سے بچو اور جو احکام خدا نے نازل کئے ہیں اس پر عمل کرو۔)

نورِ قرآن

فامنوا باللہ و رسولہ والنور الذی انزلنا ۔

پس ایمان لاؤ اللہ اس کے رسولؐ اور اس نور پر جو ہم نے اتارا ہے ۔

یعنی ۔۔ قرآن مثلِ آفتاب ہے جس طرح دنیائے انسانیت و حیوانیت کی پرورش مادی عنصری لحاظ سے آفتاب کو مرکزی حیثیت حاصل ہے ۔ وہی ہماری کھیتیاں اور ہمارے میوے پکاتا ہے رنگ روپ عطا کرتا ہے زندگی کے لئے حرارت و روشنی عطا کرتا ہے ۔ اور پانی برسانے ہوا چلانے میں مدد دیتا ہے ۔ ایسے میں قرآن بھی ہماری باطنی دنیا کا سورج ہے ۔

وانہ لتنزیل رب العلمین نزل بہ الروح الامین ١٩/١٥

اور یہ (قرآن (خدائے پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہے ۔ اس کو امانت دار فرشتہ روح الامین (جبرئیل) نے لیکر اترا ۔

اوقات تلاوت

وقران الفجر ان قران الفجر کان مشھودا ۔(١٥/٩)

اور صبح کو قرآن پڑھو ۔ کیوں کہ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضوری ہے ۔

قرآن شفا اور رحمت ہے

وقل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا و ننزل من القران ما ھو شفاء و رحمتہ للمومنین ولا یزید الظٰلمین الا خسارا ۔(١٥/٩)

اور کہدو کہ حق آگیا اور باطل نابود ہوگیا ۔ بے شک باطل نابود ہونے والا ہے ۔ اور ہم قرآن (کے ذریعہ) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے ۔

قرآن مجید "لوحِ محفوظ"

بل ھو قران مجید فی لوح محفوظ ۔(۳۰/۱۰)

(یہ کتاب ہزل وبطلان نہیں) بلکہ یہ قرآن مجید ہے اور یہ لوح محفوظ (لکھا ہوا) ہے۔

حقِ تلاوت

الذین اتینھم الکتب یتلونه حق تلاوته ۔(۱/۵)

جن لوگوں کو ہم نے قرآن دیا ہے وہ اس کو ایسا پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے۔

فائدہ تلاوت

انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم و اذا تلیت علیھم ایته زادتھم ایمانا و علی ربھم یتوکلون $\frac{۹}{۱۵}$

مومن تو وہ ہیں جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر ہوتا ہے ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب آیات الٰہی ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان کو اور بھی زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ ہر حال میں اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔

حفاظت و افہام قرآن

ان علینا جمعه و قرانه فاذا قرانه فاتبع قرانه ثم ان علینا بیانه ۔($\frac{۲۹}{۱۷}$)

بے شک ہمارے ذمہ ہے اس (قرآن) کو جمع کرنا اور اس کا پڑھنا۔ پھر جب ہم پڑھیں تو آپ اس کے پڑھنے کے ساتھ پھر بے شبہ ہم پر ہے۔ اس کو کھول کر (لوگوں) کو سمجھانا اور بتانا۔

کتاب عزیز

و انه لکتب عزیز لا یاتیه الباطل من بین یدیه و لا من خلفه تنزیل من حکیم حمید ۔($\frac{۲۴}{۱۹}$)

اور بے شک یہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو غالب ہے باطل نہ اس کے سامنے سے اور نہ اس کے پیچھے سے آئیگا۔ ایک حکمت والے اور خوبیوں والے کی طرف سے نازل ہوا۔

حقِ تلاوت

انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبین من بعد و اوحینا الی ابراھیم واسمعیل و اسحق و یعقوب والاسباط و عیسی و ایوب و یونس و ھرون وسلیمن و اتینا داود زبورا و رسلا قد قصصنھم علیک من قبل و رسلا لم نقصصھم علیک و کلم اللہ موسی تکلیما ۔(نساء رکوع ۲۳)

اے محمد صلعم ۔ ہم نے یہہ کتاب آپ کی طرف وحی کی ہے جیسا کہ نوحؑ اور ان کے بعد کے نبیوں کی تھی ۔ ہم نے ابراہیمؑ ، اسمعیلؑ ، اسحقؑ ، یعقوبؑ اور اولادِ یعقوبؑ عیسیٰ ، ایوبؑ ، یونسؑ ہارون اور سلیمانؑ کی طرف بھی وحی نازل کی اور ہم نے داؤدؑ کو (کتاب) زبور دی ــــــ اور بہت سے ایسے رسول بھی ہیں جن کا تذکرہ آپ سے نہیں کئے ۔ اور موسیٰ نے اللہ سے (در پردہ) گفتگو بھی کی ۔

قرآن ۔۔ آیاتِ بینات

ھو الذی ینزل علی عبدہ ایت بینت لیخرجکم من الظلمت الی النور ۔(حدید ۔۱) ۲۷/۱۷

وہی اللہ جو اپنے بندہ پر کھلی آیتیں اتارتا ہے تاکہ وہ تم کو تاریکیوں سے نور میں لائے ۔



★ **الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتب ولم یجعل لہ عوجا** ۔ ۱۵/۱۳

ساری حمد تعریف خدا ہی کو ہے جس نے اپنے بندے حضرت محمد صلعم پر یہ کتاب نازل کی اور اس میں کس طرح کی کجی (اور پیچیدگی) نہ رکھی ۔

دعوتِ قرآن اور اہلِ کتاب

قل یاھل الکتب تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیاء ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولو فقولو ا اشھدو ابانا مسلمون ۱۵/۳

آپؐ کہہ دیجئے اے محمد صلعم کے اے اہلِ کتاب آؤ اس بات پر جو ہمارے اور تمہارے دونوں کے درمیان یکساں (تسلیم کی گئی) ہے وہ یہ کہ خدا کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں اور اس

کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں کوئی کسی کو خدا کے سوا اپنا کارساز نہ سمجھے اگر یہ لوگ (اس بات کو) نہ مانیں تو (ان سے) کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم (خدا کے) فرمانبردار ہیں۔۔۔

نورِ کتاب

قد جاء کم من الله نور و کتب مبین یهدی به الله من اتبع رضوانه سبل السلم و یخرجهم من الظلمت الی النور باذنه ویهدیهم الی صراط مستقیم۔ - (۶/۷)

بے شک تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور کتاب روشن آچکی ہے جس سے خدا اپنی مرضی پر چلنے والوں کو نجات کے رستے دکھاتا ہے۔ اور اپنے حکم سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور ان کو سیدھے رستے پر چلاتا ہے۔

قرآن عربی بہ زبانِ رسولِ عربیؐ

حـم تنزیل من الرحمن الرحیم کِتٰب فُصِّلت اٰیٰتُهٗ قرانا عربیا لقوم یعلمون بشیرا ونذیرا فاعرض اکثرهم فهم لا یسمعون - (۱۵/۲۴)

حم (یہ کتاب خدائے) رحمٰن و رحیم (کی طرف) سے اتری ہے۔ (ایسی) کتاب جس کی آیتیں قرآنی (زبانِ) عربی میں واضح ہیں ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں جو بشارت بھی سناتا ہے اور خوف بھی دلاتا ہے لیکن ان میں سے اکثروں نے منہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں۔"

قرآنی قصّوں کی وجہ تسمیہ

وکلا نقص علیک من انباء الرسل مانثبت به فؤادک وجاءكَ فی هذه الحق وموعظته و ذکری للمومنین - ۱۲/۱۰

اے محمد صلعم ہم جتنے واقعات یا قصے آپ سے بیان کرتے ہیں ان کے ذریعہ سے ہم آپ کے ل کو مضبوط کرتے ہیں ڈھارس بندھاتے ہیں اور ان (قصوں کے ضمن) میں (ایک تو جو) حق بات وہ آپ کے پاس پہنچی اور اس کے علاوہ ان قصائص میں (مسلمانوں کے لئے) نصیحت اور انی ہے۔

فوائدِ قرآن



یایها الناس قد جاء تکم موعظة من ربکم وشفاء لما فی الصدور وهدی و رحمته اللمومنین قل بفضل الله و برحمته فبذلک فلیفرحوا هو اخیر ممایجمعون " (۱۱/۱۱)

لوگو! تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے (یہ قرآنی) نصیحت اور دلوں کی بیماریوں (کفر، شرک، نفاق) کے لئے شفاء اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آپہونچی ہے۔ کہدو کہ (یہ کتاب) اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) پس اس بات کے لئے خوشی مناؤ (چونکہ) یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔



و ننزل من القران ماهو شفاء و رحمته للمومنین ولایزید الظلمین الاخسار " (۱۵/۹)

ہم قرآن (کے ذریعہ) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کیلئے شفأ اور رحمت ہے۔ اور ظالموں کے حق میں تو اس سے (انھیں) نقصان ہی ہوتا ہے۔ (جیسے آسمان کا پانی صدف کے حق میں موتی اور سانپ کے حق میں زہر ہوتا ہے)



طس تلک ایت القران وکتب مبین هدی وبشری للمومنین " (۱۹/۱)

طس۔ یہ قرآن کی آیتیں کھلی اور واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت (خوشخبری) ہے۔

وہ قوت بازوئے مومن کی قرآن نے پیدا
نہیں دیکھا اب تک اہل یوروپ نے مشینوں میں

بسم الله الرحمن الرحیم

آنحضور صلعم اور فضائلِ قرآن

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

(۱) خیر کم من تعلم القرآن او علمه (صحاح ستہ)

● تم میں بہتر وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

(۲) الماهر بالقران مع السفرة الكرام البررة والذی یقرا القران ویتتعتع فیه وهو علیه شاق له اجران۔ (صحاح ستہ)

● ماہر قرآن ان عزت دار فرشتوں کیساتھ ہے جو (لوح محفوظ کے پاس) لکھتے رہتے ہیں۔ اور جو شخص کہ قرآن کو رک رک کر اور ہکلا کر پڑھتا ہے اور اس میں اس پر محنت پڑتی ہے تو اس کو دوہرا ثواب ہے۔ (ماہر سے مراد ہے حافظ۔ قاری اور قرآنی علوم کا عالم۔)

(۳) من قرا حرفا کتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها اقول الم حرف الف حرف ولام حرف ومیم حرف (ترمذی)

جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے اس کے لئے ایک حرف کے بدلہ میں نیکی ہے اور اس ایک نیکی کے بدلہ میں ویسی ہی دس نیکیاں ہیں۔ (یعنی ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے) میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے (بلکہ) الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (تو صرف الم کہنے سے تیس نیکیاں مل گئیں۔)

(۴) یقول الرب تبارک و تعالی من شغله القران عن ذکری مسالتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین و فضل کلام الله تعالی علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه۔ (ترمذی۔ دارمی۔ بیہقی)

فرماتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کہ جس شخص کو قرآن نے مشغول رکھا ( ) میری یاد سے اور مجھ سے اپنی حاجتیں مانگنے سے (یعنی اسے قرآن پڑھنے سے فرصت نہ ملی) تو اس کو اس سے سر دوں گا جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ اور فضیلت اللہ تعالیٰ کے کلام کی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسی کہ فضیلت اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر۔

(۵) من قرا القران وعمل بما فيه البسا والداه تاجا يوم القيمة ضوء احسن من ضوء الشمس فی بیوت الدنیا لو کانت فیکم فما ظنکم بالذی عمل بهذا (احمد ابو داؤد)

● جس نے قرآن پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا تو اس کے ماں باپ کو ایک ایسا تاج قیامت کے دن پہنایا جائے گا کہ اس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی بہتر ہوگی اگر وہ سورج تمہارے اس دنیا کے گھروں میں ہو، پس تم کیا خیال کرتے ہو اس شخص کے متعلق جس نے اس پر عمل کیا ہے۔

(۶) من قرا القران فاستظهره فاحل حلاله ف حرم حرام ادخله الله الجنة وشفعة فی عشرة من اهل بیته کلهم قد وجبت له النار۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

● جس نے قرآن پڑھا پھر یاد کر لیا اس کو پھر اس کے حلال کو حلال جانا اور اس کے حرام کو حرام جانا تو داخل کرے گا اس کو اللہ جنت میں اور اس کی سفارش قبول فرمائے گا پورے دس آدمیوں کے حق میں اس کے گھر والوں میں سے کہ ان میں سے ہر ایک جہنم کا مستحق ہو چکا تھا۔

(۷) لاحسد الا علی اثنین رجل اتاه الله القرآن فهو یقوم به اناء الیل واناء النهار ورجل اتاه الله مالا فهو ینفق منه اناء اللیل واناء النهار (بخاری۔ ترمذی۔ نسائی)

● نہیں ہے رشک مگر دو شخصوں پر (یعنی قابل رشک صرف دو^۲ شخص ہیں) ایک وہ جس کو اللہ نے قرآن دیا اور وہ رات دن اس کو پڑھتا رہتا ہے اور دوسرا وہ جس کو خدا نے مال دیا اور وہ رات دن اس میں سے خرچ کرتا ہے (اللہ کے راستے میں نیک کاموں میں)

(۸) ان الله تعالی اهلین من الناس قالو یا رسول الله من هم قال هم اهل القران اهل الله وخاصته (ابن ماجہ)

● بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں میں سے بعض لوگ، خاص گھر کے لوگ ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا قرآن والے (یعنی کثرت سے قرآن پڑھنے والے) کہ وہ اللہ والے لوگ ہیں اور خاص اس کے ہیں۔

(۹) یا ابا ذر لان تغدوا فتعلم ایة من کتاب الله تعالی خیر لک من ان

تصلي مائة ركعة (ابن ماجہ)

● اے بوذر (صحابیؓ کا نام ہے) اگر تم صبح کو اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک آیت سیکھ لو تو یہ بہتر ہے اس سے کہ سو رکعت نماز پڑھو۔ (یہاں تلاوتِ قرآن نفل (۱۰۰) نمازوں سے افضل بتائی گئی)

(۱۰) اهل القران اهل الله (نسائی)

● قرآن پڑھ کر جو اس پر عمل کرتے ہیں وہی در حقیقت اللہ والے ہیں۔

(۱۱) حملة القران اولياء الله (دیلمی)

● قرآن کے حامل اللہ کے ولی اور دوست ہیں۔

(۱۱) اشراف امتي حملة القران (بیہقی۔ طبرانی)

میری امت میں سب سے زیادہ عزت و شرف رکھنے والے حاملان قرآن ہیں۔

(۱۲) اقرو القران فانه ياتي يوم القيمة شفيعا لاصحابه (مسلم)

● تم پڑھا کرو قرآن کو کیوں کہ وہ آئے گا قیامت کے دن، اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرنے کے لئے (خدا کے پاس)

۱۳) افضل عبادة امتي قراءة القران۔ (بیہقی)

● میری امت کے لئے سب سے افضل عبادت قرآن کا پڑھنا ہے۔

(۱۳) اذا احب احدكم ان يحدث ربه فليقراء القران۔ (جامع صغیر)

● جب تم میں سے کوئی یہ چاہے کہ اپنے رب سے گفتگو کرے تو اس کو قرآن پڑھنا چاہیئے۔

(۱۴) ان هذا القلوب تصداء كما يصدا الحديد اذا اصابه الماء۔ قيل يا رسول الله ماجلاء ها قال كثرة ذكر الموت و تلاوة القران (بیہقی)

● بے شک ان دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے جس طرح زنگ آلود ہو جاتا ہے لوہا جب اس کو پانی لگ جاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دلوں کا) زنگ کس چیز سے صاف ہوتا ہے؟ فرمایا موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن پڑھنا۔

(۱۵) اعبد النا اكثرهم تلاوة للقران (دیلمی)

● انسانوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ قرآن پڑھتا ہو۔

(۱۶) من اراد علم الاولين والاخرين فليدبر القران (ويلمی)

● جو شخص اگلوں اور پچھلوں (تمام انبیاءؑ و رسل) کے علم کو حاصل کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ قرآن میں غور و فکر کرے۔

(۱۷) النظر في كتاب الله عبادة۔ (ویلمی)

● اللہ کی کتاب (قرآن) کو محبت سے دیکھنا بھی عبادت ہے۔

(۱۸) تبركـ بـالقرآن فهو كلام الله۔ (طبرانی)

● (اے مسلمان) تو قرآن سے خیر و برکت حاصل کر کہ وہ اللہ کا کلام ہے۔

(۱۹) ان الذي ليس في جوفه شيء من القران كالبيت الخرب (ترمذی)

● بے شک وہ شخص جس کے اندر کچھ بھی قرآن نہ ہو (کچھ بھی یاد نہ ہو) ویران گھر کے مانند ہے

(۲۰) لا يعذب الله قلبا وعى القران (ویلمی)

● اللہ ایسے قلب کو عذاب نہیں دیگا جس نے قرآن کی حفاظت کی ہے۔

(۲۱) الله اشد اذنا الى قارى القران من صاحب القينة الى القينة (ابن ماجہ)

● اللہ تعالیٰ قرآن پڑھنے والے کو اس قدر رغبت و شوق سے سماعت فرماتے ہیں کہ جیسے لونڈی کا مالک اپنی گانے والی لونڈی کا گانا بھی اس قدر رغبت و شوق سے نہیں سنتا۔

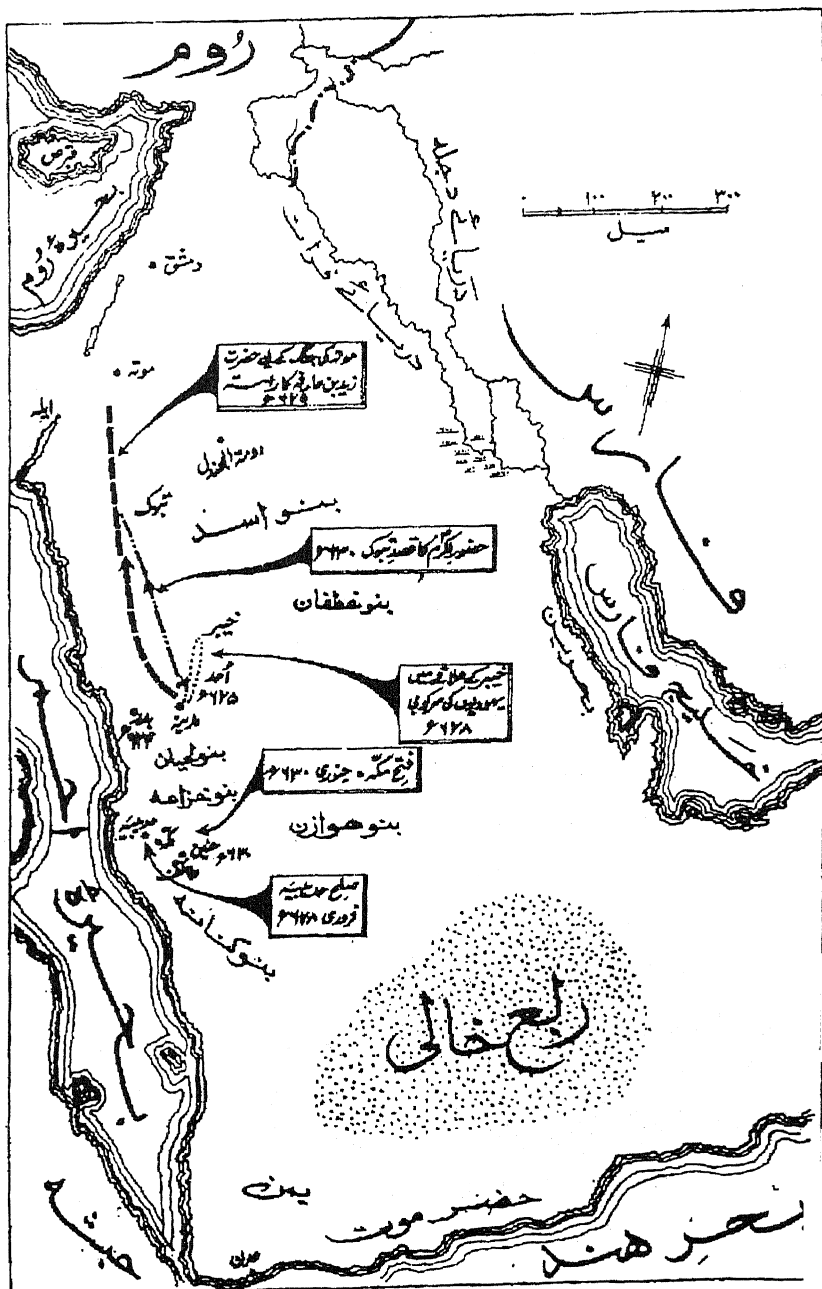
(۲۲) ما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله و يتدارسونه بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة و حفتهم الملئكة وذكرهم الله فيمن عنده (مسلم۔ ابوداؤد) ÷ ختم قرآن کا جواز ہے

● جب کچھ لوگ خدا کے کسی گھر (مسجد) میں جمع ہوتے ہیں، کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایکدوسرے کو پڑھ کر سناتے ہیں تو ان پر تسکین اترتی ہے رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور حق تعالیٰ اپنے مقرب فرشتوں میں ان کا ذکر فرماتے ہیں۔

(۲۳) من قرا اعشر ايات في ليلة لم يكتب من الغفلين (حاکم)

● اگر کوئی شخص ہر رات کو دس آیتیں پڑھ لیا کرے تو پھر اس کا شمار غافلوں میں نہیں ہو گا بلکہ عبادت گذاروں میں ہو گا۔

غزواتِ نبوی پر ایک نظر



غزوہ خندق

مدینہ ومضافات

شمال

خندق

مسجد نبوی

جبل احد

وادی قناۃ

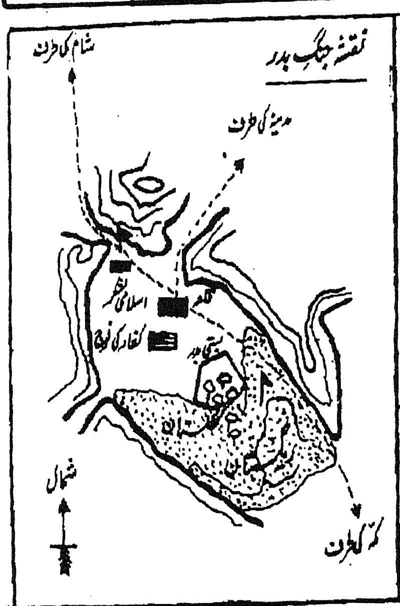
بنو حارثہ

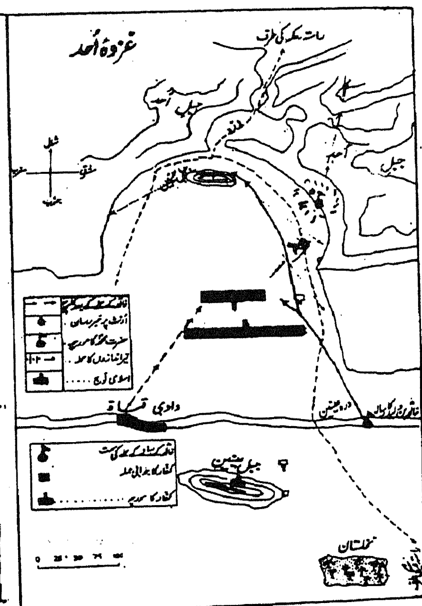
بنو ظفر

مسجد قبا

عوالی

حرہ





قرآن ۔۔ اسباب و مصالح کا قائل ہے



قرآنِ مجید نے جابجا مخلوقاتِ الہیٰ میں تدّبر اور تفکر کی دعوت دی ہے ۔ اگر یہ " صحیفہ ءقدرت" اسباب و مصلح (Sources) سے خالی ہوتا تو یہ دعوت بے سود تھی ۔قرآن ان عجائبِ قدرت (Wonders) کو "آیات اللہ " (خدا کی نشانیاں) کے نام سے تعبیر کرتا ہے اوران کے اسرار و حکم پر غور و فکر کرنے کا حکم دیتا ہے اور اسی دلیل سے وہ خدا کی قادر و حکیم ہستی کے وجود پر استدلال کرتا ہے ۔ اگر یہ چیزیں اسباب و مصلح سے خالی ہوتیں تو ان میں غور و فکر کرنا بے کار ہوتا ۔قرآن نے آسمان و زمین ،چاند و سورج ، ہوا ، بادل ، پھول ، پھل ،جسم و جان ،ان میں سے ہر شئے کو اللہ کی وسیع قدرت اور دقیق مصلحت کا اعلان عام قرار دیا ہے ۔اور انسان کو بار بار ادھر متوجہ کیا ہے حضرت سیدی غوثی شاہ علیہ الرحمہ نے کیا خوب کہا ہے ؂

کہوں کیسا بحر وجود ہے (دو) جہاں کی جس میں کہ بود ہے
کوئی قطرہ ہے کوئی نقش ہے کوئی موج کوئی حباب ہے

قرآن کہتا ہے :

ان فی خلق اسموات والارض واختلاف الیل والنھار لایت لِاُولِی الاَلبَاب
(آل عمران ۔۲۰)

آسمان اور زمین کے بنانے اور رات اور دن کے بدلنے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں



مجموعہ آیات الہیٰ ہے یہی
قرآنِ وجود کی تلاوت کیجیے

* * *

فواتح الکتاب



اثنی علے نفسه سبحانه مبتوث
الحمد والسلب لما استفتح السورا
والامر والشرط و التعلیل والقسم الدعا
حروف التهجی استفهم الجزا

خداوند کریم نے سورتوں کا افتتاح کرتے ہوئے
اپنی ذات پاک کی ثنا و حمد ، اور سلب
امر ، شرط ، تعلیل ، قسم ، دعا ،
حروف تہجی ، استفہام اور خبر کے ساتھ کی ہے۔

* * * *

قرآن پارے

(قرآن کے تیس پاروں کے نام)

1	الٓمٓ	11	يَعْتَذِرُوْنَ	21	اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ
2	سَيَقُوْلُ	12	وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ	22	وَمَنْ يَّقْنُتْ
3	تِلْكَ الرُّسُلُ	13	وَمَآ اُبَرِّئُ	23	وَمَالِيَ لَآ
4	لَنْ تَنَالُوا	14	رُبَمَا	24	فَمَنْ اَظْلَمُ
5	وَالْمُحْصَنٰتُ	15	سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ	25	اِلَيْهِ يُرَدُّ
6	لَا يُحِبُّ اللّٰهُ	16	قَالَ اَلَمْ	26	حٰمٓ
7	وَاِذَا سَمِعُوْا	17	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ	27	قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ
8	وَلَوْ اَنَّنَا	18	قَدْ اَفْلَحَ	28	قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ
9	قَالَ الْمَلَاُ	19	وَقَالَ الَّذِيْنَ	29	تَبٰرَكَ الَّذِيْ
10	وَاعْلَمُوْٓا	20	اَمَّنْ خَلَقَ	30	عَمَّ

قرآن کے اعداد و شمار (ایک سو چودہ ۱۱۴ سورتوں کی فہرست)

ترتیب موجودہ قرآن مجید	نام سورۃ	ترتیب نزول قرآن مجید	مقام نزول	پارہ	کل آیت	رکوع	کلمات	حروف
1	فاتحہ سبعہ مثانی	5	مکی	--	7	1	25	122
2	البقر	87	مدنی	1-3	286	40	6212	26792
3	ال عمران	89	مدنی	3-4	200	20	4480	16030
4	النساء	92	مدنی	4-6	176	24	3750	16030
5	المائدہ	112	مدنی	6-7	120	16	2842	13464
6	الانعام	55	مکی	7-8	165	20	3100	12925
7	الاعراف	39	مکی	8-9	206	24	3387	14635
8	الانفال	88	مدنی	9-10	75	10	1131	5274
9	توبہ	113	مدنی	10-11	129	16	2537	11360
10	یونس	51	مکی	11	109	11	1861	7733
11	ہود	52	مکی	11-12	123	10	1936	7624
12	یوسف	53	مکی	12-13	111	12	1808	7411
13	الرعد	96	مدنی	13	43	6	863	3614
14	ابراہیم	72	مکی	13	52	7	845	360
15	الحجر	54	مکی	13-14	99	6	663	2908
16	النحل	70	مکی	14	128	16	1871	7974
17	بنی اسرائیل	50	مکی	15	111	12	1583	6710
18	الکہف	69	مکی	15-16	110	12	1201	6620
19	مریم	44	مکی	16	98	6	968	3986
20	طہ	45	مکی	16	135	8	1251	4566
21	الانبیاء	73	مکی	17	112	7	1187	5154
22	الحج	103	مدنی	17	78	10	1283	5432
23	المومنون	74	مکی	18	118	6	1070	4538
24	النور	102	مدنی	18	64	9	142	641
25	الفرقان	42	مکی	19-19	77	6	906	3919
26	الشعراء	47	مکی	19	227	11	1347	5689

ترتیب موجودہ قرآن مجید	نام سورۃ	ترتیب نزول قرآن مجید	مقام نزول	پارہ	کل آیت	رکوع	کلمات	حروف
27	النمل	48	مکی	19-20	93	7	1167	4879
28	القصص	49	مکی	20	88	9	1544	6011
29	العنکبوت	85	مکی	20-21	69	7	990	4410
30	الروم	84	مکی	21	60	6	827	3547
31	لقمان	57	مکی	21	34	4	554	2217
32	السجدہ	75	مکی	21	30	3	274	1577
33	الاحزاب	90	مدنی	21	73	9	1210	5909
34	سبا	58	مکی	22	54	6	896	3636
35	فاطر	53	مکی	22	45	5	792	3289
36	یس	41	مکی	22-23	83	5	739	3090
37	الصفت	56	مکی	23	182	5	1873	3951
38	ص	38	مکی	23	88	5	738	3107
39	الزمر	59	مکی	23-24	75	8	1184	4965
40	المومن	60	مکی	24	85	9	1242	5213
41	حم السجدہ	61	مکی	24-25	54	6	809	3406
42	الشوری	62	مکی	25	53	5	869	3585
43	الزخرف	63	مکی	25	89	7	848	3656
44	الدخان	64	مکی	25	59	3	349	1495
45	الجاثیہ	65	مکی	25	37	4	492	2113
46	الاحقاف	66	مکی	26	35	4	750	2709
47	محمد	95	مدنی	26	38	4	558	2475
48	الفتح	111	مدنی	26	29	4	568	2555
49	الحجرات	106	مدنی	26	18	2	350	1573
50	ق	34	مکی	26	45	3	376	1525
51	الذاریت	67	مکی	26-27	60	3	360	1559
52	الطور	76	مکی	27	49	2	319	1334

ترتیب موجودہ قرآن مجید	نام سورۃ	ترتیب نزول قرآن مجید	مقام نزول	پارہ	کل آیت	رکوع	کلمات	حروف
53	النجم	23	مکی	27	62	3	365	1450
54	القمر	37	مکی	27	55	3	348	1482
55	الرحمن	97	مدنی	27	78	3	351	1683
56	الواقعۃ	46	مکی	27	96	3	384	1768
57	الحدید	94	مدنی	27	29	4	586	2599
58	المجادلہ	105	مدنی	28	22	3	473	1992
59	الحشر	101	مدنی	28	24	3	479	2103
60	الممتحنہ	91	مدنی	28	13	2	370	1593
61	الصف	109	مدنی	28	14	2	176	787
62	الجمعہ	110	مدنی	28	11	2	173	744
63	المنفقون	104	مدنی	28	11	2	183	721
64	التغابن	108	مدنی	28	18	2	247	1122
65	الطلاق	99	مدنی	28	12	2	298	1237
66	التحریم	107	مدنی	28	12	2	253	1124
67	الملک	77	مکی	29	30	2	335	1359
68	القلم	2	مکی	29	52	2	306	1295
69	الحاقتہ	87	مکی	29	52	2	260	1134
70	المعارج	79	مکی	29	44	2	260	677
71	نوح	71	مکی	29	28	2	231	974
72	الجن	40	مکی	29	28	2	287	1126
73	المزمل	3	مکی	29	20	2	200	864
74	المدثر	4	مکی	29	56	2	256	1145
75	القیمۃ	31	مکی	29	40	2	164	682
76	الدھر	98	مکی	29	31	2	246	1099
77	المرسلت	33	مکی	29	50	2	181	846
78	النباء	80	مکی	30	40	2	174	801

ترتیب موجودہ قرآن مجید	نام سورة	ترتیب نزول قرآن مجید	مقام نزول	پارہ	کل آیت	رکوع	کلمات	حروف
79	النزعت	81	مکی	30	46	2	133	791
80	العبس	24	مکی	30	42	1	104	553
81	التکویر	7	مکی	30	29	1	80	436
82	الانفطار	82	مکی	30	19	1	172	334
83	المطففین	86	مکی	30	36	1	108	758
84	الانشقاق	83	مکی	30	25	1	109	448
85	البروج	87	مکی	30	22	1	61	475
86	الطارق	36	مکی	30	17	1	72	254
87	الاعلیٰ	8	مکی	30	19	1	93	299
88	الغاشیۃ	68	مکی	30	26	1	137	384
89	الفجر	10	مکی	30	30	1	82	585
90	البلد	35	مکی	30	20	1	56	347
91	الشمس	26	مکی	30	15	1	71	254
92	الیل	9	مکی	30	21	1	40	214
93	الضحیٰ	11	مکی	30	11	1	27	166
94	الم نشرح	12	مکی	30	8	1	34	103
95	التین	28	مکی	30	8	1	72	165
96	العلق	1	مکی	30	19	1	30	290
97	القدر	25	مکی	30	5	1	95	115
98	البینتہ	100	مدنی	30	8	1	37	413
99	الزلزال	93	مدنی	30	8	1	40	158
100	العدیت	14	مکی	30	11	1	35	170
101	القارعۃ	30	مکی	30	11	1	28	160
102	التکاثر	16	مکی	30	8	1	14	123
103	العصر	13	مکی	30	3	1	33	74
104	الھمزة	32	مکی	30	9	1	17	135

ترتیب موجودہ قرآن مجید	نام سورۃ	ترتیب نزول قرآن مجید	مقام نزول	پارہ	کل آیت	رکوع	کلمات	حروف
105	الفیل	19	مکی	30	5	1	17	79
106	القریش	29	مکی	30	4	1	18	106
107	الماعون	17	مکی	30	7	1	25	115
108	الکوثر	5	مکی	30	3	1	10	37
109	الکافرون	18	مکی	30	6	1	26	99
110	النصر	114	مدنی	30	3	1	19	81
111	اللھب	6	مکی	30	5	1	24	81
112	الاخلاص	22	مکی	30	4	1	17	49
113	الفلق	20	مکی	30	5	1	23	73
114	الناس	21	مکی	30	6	1	20	81

قرآنی مشہور جملے

- **بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔**

سورہ نمل کی تیسویں (۳۰) آیت میں ہے (۱۹/۱۷) ۔ حضرت سلیمان ؑ ابن داؤد علیہ السلام نے یمن کی ملکہ "سبا بلقیس" کو خط کے شروع میں لکھا تھا۔

ہر سورۃ کا آغاز بسم اللہ سے ہے مگر سورہ توبہ جس کو سورہ براۃ بھی کہتے ہیں اس پر بسم اللہ نہیں لکھا ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اوپر پڑھتا چلا آئے تو بسم اللہ نہ پڑھے ہاں اگر اسی جگہ سے شروع کیا ہو یا کچھ سورت پڑھ کر پڑھنا بند کر دیا تھا پھر بیچ ہی سے پڑھنا شروع کر دے تو ان دونوں حالتوں میں بسم اللہ پڑھے۔ (ماخوذ ۔ تشریحی ترجمہ قرآن ، مولف حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب ؒ

قرآن شریف کے وہ اٹھارہ مقامات جن میں الف کا نہ پڑھنا ضروری ہے۔ نقشہ میں ترتیب وار دیئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	کس پارے کس رکوع اور کس آیت میں			نمبر شمار	کس پارے کس رکوع اور کس آیت میں			نمبر شمار	کس پارے کس رکوع اور کس آیت میں		
١	آغاز سورۂ آل عمران		الٓمّٓ اللّٰہُ	٧	وما من دآبۃ ع	٨	ثَمُوْدَاْ	١٣	حجرات ع ٢	١	بِئْسَ الاسم الفسوق
٢	لن تنالوا ع	١	اَفَائِنْ مَّاتَ	٨	وما ابرئ ع	۴	تَتْلُوَاْ	١۴	ومالی ع	٢٧	لَاِاْلَی الْجَحِیْمِ
٣	ایضاً ع	٣	لَاْاِلَی اللّٰہِ	٩	سبحٰن الذی ع ١	٢	لَنْ نَّدْعُوَاْ	١۵	سورۂ محمد ع	٣	نَبْلُوَاْ
۴	لایحب اللّٰہ ع	٣	تَبُوْءَاْ	١٠	ایضاً ع	١	لِشَاْئٍ	١٦	سورۂ نجم ع	١٩	ثَمُوْدَاْ
۵	قال الملا ع	۴	مَلَاْئِہٖ	١١	ایضاً ع	٧	لٰکِنَّاْ	١٧	سورۂ دہر ع	۴	سَلَاسِلَاْ
٦	واعلموا ع	۵	لَاْاَوْضَعُوْا	١٢	وقال الذین ع	٧	لَاْاَذْبَحَنَّہٗ	١٨	ایضاً ع	١۵	قواریرا۔ قواریرا

ذیل میں وہ تمام مقام درج کر دیئے جاتے ہیں

نمبر شمار	مقام		صحیح	غلط	نمبر شمار	مقام		صحیح	غلط
١	سورۂ فاتحہ		اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ	اَنْعَمْتُ عَلَیْہِمْ	١١	سورۂ انبیاء	ع	اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	اِنِّیْ کُنْتَ
٢	ایضاً		اِیَّاکَ نَعْبُدُ	اِیَاکَ (بلا تشدید)	١٢	" شعراء	ع	لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ	الْمُنْذَرِیْنَ
٣	سورۂ بقر	ع ١۵	وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰھِیْمَ رَبُّہٗ	اِبْرٰھِیْمُ رَبَّہٗ	١٣	" فاطر	ع	یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا	اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَآءَ
۴	ایضاً	ع ٣٣	قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ	دَاوٗدَ جَالُوْتُ	١۴	" صافات	ع	فِیْھِمْ مُّنْذِرِیْنَ	مُنْذَرِیْنَ
۵	آیت الکرسی	ع ٣۴	اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ	اَللّٰہُ لا (بالمد)	١۵	" فتح	ع	صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہٗ	اللّٰہَ رَسُوْلُہٗ
٦	"	ع ٣٦	وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ	یُضٰعَفُ	١٦	" حشر	ع	مُصَوِّرُ	مُصَوَّرُ
٧	" نساء	ع ٢٣	رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ	مُبَشَّرِیْنَ وَمُنْذَرِیْنَ	١٧	" حاقہ	ع	اِلَّا الْخٰطِئُوْنَ	اِلَّا الْخَاطَئُوْنَ
٨	" توبہ	ع ١	مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ	وَرَسُوْلِہٖ	١٨	" مزمل	ع	فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ	فَعَصٰی فِرْعَوْنَ الرَّسُوْلُ
٩	" بنی اسرائیل	ع ٢	وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ	مُعَذَّبِیْنَ	١٩	" مرسلٰت	ع	فِیْ ظِلٰلٍ	فِیْ ظَلَالٍ
١٠	" طٰہٰ	ع ٧	وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ	اٰدَمَ رَبُّہٗ	٢٠	" والنازعات	ع	اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ	مُنْذَرُ

مقامات سجدہ تلاوت

نمبر شمار	پارہ	سورت	موجب سجدہ	مقام سجدہ	نمبر صفحہ	نمبر شمار	پارہ	سورت	موجب سجدہ	مقام سجدہ	نمبر صفحہ
١	٩	الاعراف	یسجدون	یسجدون	٢١٠	٩	١٩	النمل	الّا یسجدوا	ربّ العرش العظیم	۴۵٣
٢	١٣	الرعد	وللّٰہ یسجد	وَالْاٰصال	٢٩٩	١٠	٢١	السجدہ	خرّوا سجّدًا	لا یستکبرون	۴٩٨
٣	١۴	النحل	وللّٰہ یسجد	مایؤمرون	٣٢۵	١١	٢٣	صٓ	وخرّ راکعا	واناب	۵۴۴
۴	١۵	بنی اسرائیل	یخرّون للاذقان سجّدًا	خشوعًا	٣۵١	١٢	٢۴	حٰمٓ سجدہ	واسجدوا للّٰہ	لا یسئمون	۵٧۵
۵	١٦	مریم	خرّوا سجّدًا	وبکیًّا	٣٧٠	١٣	٢٧	النجم	فاسجدوا	واعبدوا	٦٣٣
٦	١٧	الحج	یسجد لہ	مایشآء	٣٩٩	١۴	٣٠	الانشقاق	لا یسجدون	لا یسجدون	٧١٣
٧	١٧	الحج (عند الشافعی)	واسجدوا	تفلحون	۴٠٨	١۵	٣٠	العلق	واسجد	واقترب	٧٢۴
٨	١٩	الفرقان	اسجدوا	نفورًا	۴٢٦						

قرآن کے حرکات

فتحات 453143	کسرات 39582	تشدید 1274
ضمّات 8804	مدّات 1771	نقاط 105684

قرآن میں تیس (30) پارے اور 114 سورتیں ہیں۔

حروف

ا۔ 48876	د۔ 5602	ض۔ 1207	ک۔ 9500
ب۔ 11428	ذ۔ 4677	ط۔ 1277	ل۔ 30432
ت۔ 11095	ر۔ 11793	ظ۔ 842	م۔ 36560
ث۔ 1276	ز۔ 1590	ع۔ 9220	ن۔ 45190
ج۔ 3273	س۔ 5891	غ۔ 2208	و۔ 25536
ح۔ 3793	ش۔ 2253	ف۔ 8499	ہ۔ 19070
خ۔ 2416	ص۔ 2012	ق۔ 6813	ی۔ 45919

جملہ حروف: 3,58,248

آیات قرآن

آیات وعدہ = 1000	آیات وعید = 1000	نہی = 1000	امر = 1000
مثال = 1000	قصص = 1000	حلال = 250	حرام = 250
تسبیح = 100	منسوخ = 66	جملہ آیات = 6666	

(ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بموجب قرآن کی جملہ آیات 6666 ہیں)

(نزول قرآن کی کل مدت 22 سال 5 ماہ اور 14 دن ہے۔)

* * * *

معلوماتِ قرآن

- الحمدللہ میں آٹھ حرف ہیں۔ شکر خدا کے طور پر، کسی نعمت کے حصول پر، خلوص دل سے الحمدللہ وصلوۃ والسلام علی رسول اللہ کہنے پر جنت کے آٹھ دروازے کھل جائیں گے۔
- قرآن رمضان کے مہینہ میں نازل ہوا۔ جیسا کہ قرآن سے ثابت ہے۔

"شہر رمضان الذی انزل فیه القران "(۲/۷)
(رمضان ہی کا مہینہ ہے جس میں ہم نے اس قرآن کو نازل کیا)

- قرآن رمضان کی ایک رات "لیلۃ القدر" میں نازل ہوا۔

"انا انزلنه فی لیلۃ القدر (۳۰/۲۲)"
ہم نے قدر کی رات میں اس قرآن کو نازل کیا۔

- لیلۃ القدر کے نو حرف ہیں اور یہ کلمہ سورۃ القدر میں تین جگہ آیا ہے اور تین (۳)۔ نو (۹) تیہا ستائیس (۲۷) ہوتے ہیں۔

اس میں اشارہ ہے کہ لیلۃ القدر ستائیسویں ماہ رمضان میں ہے۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کی روشنی میں صرف ۲۷ ویں شب کو ہے یہی سمجھنا ٹھیک نہیں چونکہ آپؐ نے فرمایا کہ "رمضان کے آخری عشرہ میں اس کو تلاش کرو"
ایک عبد مسلم کو ارشاد رسالت پناہی کی روشنی میں چلنا۔ محبت اور ایمان کا تقاضا ہے۔

- قرآن کے اس فرمان کی روشنی میں کہ " انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (۲۲/۱۶) (بے شک ڈرتے ہیں اللہ سے وہی بندے جو اہلِ علم ہیں)

اور " ان اولیاء الا المتقون " یعنی (خدا کے گھر کے) متولی یا اولیا صرف پرہیزگار ہیں۔ (۱۸/۹)۔ ان دونوں آیتوں سے ثابت ہوا کہ خدا سے علم رکھ کر ڈرنا عام ڈرنے سے افضل ہے۔ اور اللہ کی نظر میں نمازی اور پرہیزگار تقویٰ اختیار کرنے والا ہی کامل "ولی" ہے

- قرآن میں وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن بالمعروف ٥ "(۲/۱۴)

(یعنی) دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے موافق باپ کے ذمہ ہوگا)
یہاں دودھ پلانے والوں کی اجرت بچہ کے باپ کے ذمہ قرار دی گئی۔ اور آنحضور صلی اللہ

علیہ وسلم کے ارشاد مبارک " انت و مالک لابیک " (تمہارا باپ تمہارا مالک ہے۔)

- قرآن میں " ان تاکلو من بیوتکم او بیوت اباءکم او بیوت امہاتکم۔۔ الخ اس آیت میں بیٹا، بیٹی کا ذکر نہیں لیکن اشارہ اوبیوتکم میں بیٹا، بیٹی داخل ہیں۔ اس وجہ سے کہ بیٹا بیٹی کا مال باپ کی مِلک ہے۔
- ام المومنین حضرت زینبؓ کا نکاح آنحضور صلعم کے ساتھ بغیر ایجاب و قبول و بغیر گواہوں کے قرآن سے ثابت ہے۔
- قرآن میں کسی عورت کا نام نہیں مگر حضرت مریم علیہا السلام کا نام ۲۱ جگہ آیا ہے۔
- قرآن میں سوائے حضرت زید بن ثابتؓ کے اور کسی صحابی کا نام نہیں۔
- قرآن میں " یا ایہاالذین امنو ا اذانا جیتم الرسول فقد موابین یدی نجوکم صدقۃ ذالک خیر لکم و اطہر (اے ایمان والو! جب تم سے لپنے پیغمبر سے راز میں کوئی (آہستہ) بات (مسئلہ) پوچھنا چاہتے ہو تو پہلے (کسی غریب کو) "ہدیہ" دے دو، یہ تمہارے لئے بہتر اور پاکیزگی کی بات ہے۔ ۲۸/۲)
اس حکم کے تحت حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہ نے فوری عمل کیا اور ۱۰ دینار کسی کو ہدیہ دیکر حضورؐ سے ایک مسئلہ پوچھا۔ اس کے بعد اس کا حکم مسنوخ ہوگیا، اس لحاظ سے حضرت سیدنا علیؓ وہ ایک ہی شخص ہیں جنھوں نے اس آیت پر عمل کیا۔
- پورے قرآن میں صرف سورہ اخلاص ہی وہ سورہ ہے جس میں اس کا نام نہیں اور جس میں صرف ایک ہی کسرہ (زیر کی حرکت) ہے۔ اور وہ " لم یلد " میں ہے یعنی یلد کا زیر۔
- قرآن میں سورۃ آل عمران کی ۵۴ ویں آیت میں عربی حروف تہجی کے پورے اٹھائیس ۲۸ حروف ہیں۔ وہ آیت " ثم انزل علیکم من ابعد الغم امنۃ تاواللہ علیم بذات الصدور ہ تک ہے۔ (۴/۷)۔ علمائے کرام اور عاملین نے اس کو آیت قطب قرار دیا ہے اور اس کے کئی فوائد بتاتے ہیں۔
- آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ سے پوچھا کہ قرآن کی آیتوں میں سب سے بڑی آیت کونسی ہے۔ صحابیؓ نے عرض کیا کہ وہ آیت " یا ایہاالذین آمنواذا اتد اینکم تا آخر ہے۔
- قرآن میں سب سے بڑی سورۃ سورہ بقرہ ہے۔
- قرآن میں سب سے بڑا رکوع سورہ توبہ (سورہ، براۃ) کا ہے جو " عفا اللہ عنک سے انا الی

الله رغبون ہ تک ہے جس میں ۱۷ آیتیں ہیں۔ (۱۰/۱۳)

- سورۃ الناس میں لفظ "ناس" پانچ جگہ تکرار کے ساتھ آیا ہے۔
- سورۃ الحج کے چھٹے رکوع چالیسویں آیت میں " **وبیع وصلوت ومسجد یذکر وفیھا اسم الله کثیرا** میں صلوات کے تا پر وقف کرنا ہے حالانکہ وہاں کوئی علامت وقف کی نہیں۔
- قرآن میں درج ہے کہ (ہابیل ابن آدمؑ) کے قتل کے بعد قابیل نے اپنے بڑے بھائی کو زمین میں دفنانے کا طریقہ ایک کوّے سے سیکھا جس کو خدا نے ہدایت دی تھی کہ وہ زمین کو کریدے اور گڑھا کرے۔ " **فبعث الله غرابا یبحث فی الارض لیریه کیف یوراعی سوءة اخیه** ۔ خدا نے (قابیل کو طریقہ دفن بتانے کے لئے) ایک کوا کو بھیجا جو زمین کریدنے لگا تاکہ اسے دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کیوں کر چھپائے۔ **قال یویلتی اعجزت ان اکون مثل هذا الغراب فاواری سوءة اخی فاصبح من الندمین** (۶/۹) (قابیل نے کوّے کو ایسا کرتے دیکھکر) کہنے لگا ہائے افسوس مجھ سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ اس کوّے کے برابر ہوتا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا پھر وہ اپنے کئے پر پشیمان ہوا۔
- قرآن میں ہابیل اور قابیل کا نام نہیں صرف سورۃ مائدہ کی ۲۷ ویں آیت میں " بنی آدم " کے الفاظ آئے ہیں۔ یعنی آدمؑ کے دو بیٹوں کے حالات (کا قصہ)۔ اس واقعہ کی تفسیر یوں ہے کہ حضرت سیدنا آدم صفی اللہ کے دو فرزندوں نے ایک لڑکی سے شادی کرنی چاہی جس کو حضرت آدم نے ہابیل کے لئے تجویز کیا تھا اور قابیل بھی اسی سے شادی کرنا چاہتا تھا لہذا حضرت آدمؑ نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم دونوں خدا کی جناب میں تدریج پیش کرو جس کی نذر قبول کی جائے گی اس کی شادی اس لڑکی سے کردی جائے گی۔ یہاں سے قرآن نے تفصیل بیان کی ہے کہ " اے محمد صلعم ان لوگوں کو آدمؑ کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) کے حالات (جو بالکل سچے (ہیں) پڑھ کر سنادو کہ جو دونوں (ہابیل اور قابیل) نے (خدا کی جناب میں) کچھ نیازیں (ایک اونچے مقام پر رکھ کر) پیش کیں تو (ان میں سے) ایک (ہابیل) کی نیاز قبول ہوگئی (یعنی غیب سے ایک آگ آکر اس نیاز کو جھلس کر چلی گئی) اور دوسرے (قابیل) کی قبول نہ ہوئی، (تب قابیل نے ہابیل) سے کہنے لگا میں تجھے قتل کردونگا (بہرحال) قابیل نے ہابل کو قتل کردیا، دنیا میں سب سے پہلے خدا کی راہ میں جان دینے والے شہید اول ہابیل علیہ الرحمۃ ہیں اور قاتل اول حق تلفی کرنے والا قابیل لعنۃ اللہ علیہ ہے۔
- ھاروت اور ماروت خدا کے بھیجے ہوئے دو فرشتے ہیں جو شہر بابل میں انسانوں کی صورت میں رہتے تھے۔ اور لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور صاف کہتے تھے کہ " **سخن فتنه فلا تکفر**

(۱/۱۲) یعنی ہم تو صرف آزمائش کا ذریعہ ہیں ۔ تم لوگ کفر میں نہ پڑو جیسا کہ آج کل ان کے جانشین عامل حضرات ہیں مگر یہ لوگ باوجود مسلمان ہونے کے کفر سے نہیں روکتے مال منی مریادا ہی کو اپنا سب کچھ سمجھتے ہیں ۔ وہمی عورتیں اور مرد ان کے دام فریب میں پھنس جاتے ہیں ۔ اور علاج کراتے کراتے خود عاملوں کے موکل (غلام) بن جاتے ہیں جیسا ان جھوٹوں نے کہدیا یقین کرلیا! حتیٰ کہ موت بھی اگر واقع ہو تو کہتے ہیں کہ فلاں نے جادو کیا تھا اسی لئے وہ چل بسا ۔ استغفر اللہ ، اللہ بچائے ایسے بے دین عاملوں سے ہاں اگر کوئی شریعت کا پابند قرآن و حدیث کی آیتوں و دعاؤں کے ذریعہ علاج کرتا ہے تو وہ جائز ہے اور اس کی اجرت بھی جائز ہے ۔

واضح یاد کہ ستارہ زہرہ کے تعلق سے ہاروت ماروت کی بد فعلی کا واقعہ یہودی روایت جو من گھڑت ہے ستارہ زہرہ ۔

ستارہ زہرہ Venus شمسی نظام SolarSystem فیملی کا ایک ستارہ ہے ، جو محبت کا ستارہ کہلاتا ہے جیسے ستارہ سرخ مریخ Mars جہاں حال ہی میں سائنسدانوں نے اپنی کنڈ ڈالی ہے اور وہاں روبوٹ مشین کی چہل قدمی کرکے بہت ساری معلومات فراہم کی ہیں ۔ افسوس کہ چند علمائے کرام یہودی روایتوں کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔ ہاں اگر وہ توریت یا زبور و انجیل کی کوئی بات ہو اور وہ مطابق قرآن و حدیث اور قرین عقل ہو تو وہ بات قابل قبول ورنہ خدشہ ٔ خرابی ایمان اور فضول ہے ۔

- قرآن میں اکثر یہود کا ذکر " بنی اسرائیل " کے لفظ سے کیا گیا ۔ بنی یعقوب نہیں کہا حالانکہ اسرائیل یعقوب علیہ السلام ہی کا نام ہے ۔ جس کا معنیٰ " عبداللہ " اللہ کا بندہ ہے ۔ چوں کہ قوم یہود سرکش ہونے کی وجہ سے اللہ نے انھیں " اے اللہ کے بندے کے بیٹو " سے مخاطب کیا ہے تاکہ ان کے جد اعلیٰ خدا کی پرستش کرنے والے موحد پیغمبر اور اللہ کے بندے تھے یہ لوگ بھی اسی مناسبت سے اللہ کے احکام بجالائیں ۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت قبول کرکے اسلام لائیں پس شاید یہی وجہ ہے بنی اسرائیل کہنے کی ۔)
- سورہ رحمٰن میں " فبای الاء ربکما تُکَذِّبٰن " کی تکرار اکیس (۲۱) جگہ اور سورہ المرسلٰت میں " ویل یومیئذ للمکذبین " دس (۱۰) جگہ اور سورہ قمر میں

" ولقد یسرنا القران للذکر فھل من مدکر " چار (۴) جگہ اور " فھل من مدکرہ " چھ جگہ آیا ہے ۔ اور سورہ نمل میں " ءاله مع الله " پانچ (۵) جگہ اور سورہ روم میں " ومن آیتہ "

کے الفاظ چھ جگہ اور "ان فی ذالک لآیات" چار جگہ تکرار کے ساتھ آیا ہے۔ اس تکرار اور بار بار دہرانے کا خدائی مقصد غافلوں کو احسانات کو یاد دلانا اور جھوٹوں کا انجام بتانا اور قرآن کے آسان ہونے کو سمجھانا ہے تاکہ لوگ آسانی سے سمجھیں، اور آیتوں کی اہمیت کو واضح کرنا ہے۔

● **ھذا من فضل ربی**۔ سورہ نمل کی چالیسویں آیت میں لکھا ہے۔ آصف بن برخیا نے سیکڑوں میل دور تخت طاؤس کو (جو حضرت بلقیسؑ یمن کی ملکہ کا تھا) بیت المقدس میں ان کی آن میں پلک جھپکنے تک لے آئے جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس تخت کو موجود پایا تو **ھذا من فضل ربی** "کہا یعنی اگرچیکہ آصف بن برخیا" تخت طاؤس "لانے کا ذریعہ بنے لیکن "یہ فضل تو اللہ ہی کا ہے" جو آصف بن برخیا" کی صورت سے ظاہر ہوا۔ اسی طرح اللہ والوں سے بھی اکثر کرامتوں کا ظہور ہوا کرتا ہے جو اللہ ہی کے فضل و کرم پر منحصر ہے۔ سورہ مدثر میں " **علیہا تسعہ عشر** (یعنی) ان (کافروں) پر ۱۹ کا عدد داروغہ ہے۔ اس پر آنحضور صلعم نے کافروں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ وہ آدمی نہیں فرشتے ہیں تم سب کو ایک ہی فرشتہ کافی ہیں۔ یہاں اس آیت میں آپ کے کلام واشاروں کی تصدیق کی گئی ہے۔ چنانچہ بعد میں یہودی علماء نے مان لیا کہ یہ بات توریت کے موافق ہے۔ ان میں سے ایک پہلوان بولا کہ سترہ (۱۷) کو تو میں اکیلا ہی کافی ہوں۔ دو (۲) کو تم لوگ دیکھ لو۔

اسمائے ملائکہ جن کا تذکرہ قرآن میں ہے : ☆ حضرت جبرئیل (جو وحی لانے پر مامور ہیں) ☆ حضرت میکائیل (جو پانی برسانے اور ہوائیں چلانے پر مامور ہیں) ☆ ہاروت و ماروت (یہ دو فرشتے جو آزمائش کے لئے دو جادوگروں کا روپ دھار کر آئے) رعد (برق و بجلی کا فرشتہ) ملک الموت حضرت عزرائیلؑ

● اسمائے کفار جن کا تذکرہ قرآن میں ہے۔

◄ ابلیس ◄ فرعون ◄ قارون ◄ ہامان ◄ شداد ◄ سامری ◄ ابو لہب ◄ (لعنۃ اللہ علیہم

● ان مشہور لوگوں کا تذکرہ جو قرآن میں آیا ☆ عمران ☆ تبع ☆ طالوت ☆ جالوت

● وہ صحابیؓ جس کا نام قرآن میں آیا ہے :

حضرت زید بن ثابتؓ (جو کاتب وحی اور حضورؐ کے غلام بھی ہیں)

● ان اشخاص کا تذکرہ جو قرآن میں ہے :

◄ بنی آدمؑ ◄ ابن نوح (حضرت نوح کا باغی لڑکا) ◄ ابن لقمان۔

● ان عورتوں کے اسماء جو قرآن میں ہیں : ☆ امراۃ نوحؑ (امراۃ کے معنی بیوی اور عورت کے ہیں) امراط لوطؑ ☆ امراۃ ابراہیمؑ ☆ امراۃ فرعون (فرعون کی بیوی مومنہ تھیں) امراۃ عزیز۔ ام موسیٰؑ ☆ امراۃ ابی لہب ☆ خولہ زوجہ عبادہ بن صامت۔

● حضرت امام شافعیؒ کا قول ہے ہے کہ بسم اللہ ہر سورت کا جزو ہے اور خاص سورہ فاتحہ کا مگر حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ نہ کسی سورت کا جزو ہے نہ الحمد کا۔ البتہ جزو قرآن ہے یا آیت سورہ نمل۔

● تعوذ دعا ہے۔ قرآن نہیں۔ ● لفظ اللہ قرآن میں (2584) مرتبہ آیا ہے۔

● سورتوں کی ابتداء تین قسم سے ہے۔ ● دس سورتوں کو بلفظ ندا شروع کیا۔ پانچ کو نداء رسولؐ سے (احزاب۔ طلاق۔ تحریم۔ مزمل۔ مدثر) پانچ کو نداء امت سے (نساء۔ مائدہ۔ حج۔ حجرات۔ ممتحنہ)

● پندرہ سورتوں کو قسم سے شروع کیا ہے۔ ● چھ سورتوں کو بصیغہ امر شروع کیا ہے۔ (قل اوحی۔ اقرا۔ کافرون۔ اخلاص۔ خلق۔ ناس) چھ سورتوں کو بصیغہ استفہام شروع کیا ہے۔ (ہل اتی۔ نباء۔ ہل اتاک۔ الم نشرح۔ الم تر۔ رایت) تین سورتوں کو بد دعا سے شروع کیا ہے۔ (تطفیف، ہمزہ۔ لہب)

● تمام سورتوں میں سب سے زیادہ نام سورہ فاتحہ کے ہیں۔ ● تمام سورتوں میں سب سے زیادہ بڑی سورہ بقرہ اور سب سے چھوٹی سورہ کوثر ہے۔ ● قرآن کی ترتیب بزمانہ خلافت اول ۱۳ھ میں اور بزمانہ خلافت سوم ۲۵ھ میں ہوئی۔ (حافظ ابن حجر عسقلانی) ● انبیاءؑ ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے: آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ اسماعیلؑ۔ اسحاقؑ۔ یعقوبؑ۔ یوسفؑ۔ لوطؑ۔ ہودؑ۔ صالحؑ۔ شعیبؑ۔ موسیٰؑ۔ ہارونؑ۔ داؤدؑ۔ سلیمانؑ۔ ایوبؑ۔ ذوالکفلؑ۔ یونسؑ۔ الیاسؑ۔ الیسعؑ۔ زکریاؑ۔ یحییٰؑ۔ عیسیٰؑ

● صالحین ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے: عزیرؑ۔ ذوالقرنینؑ۔ لقمانؑ۔

● نساء صالحات جن کا ذکر قرآن میں ہے: مریم بنت عمران ● ملائکہ ذیل کا تذکرہ قرآن میں ہے: جبریلؑ۔ میکائیلؑ۔ ہاروتؑ۔ ماروتؑ۔ رعدؑ۔ ملک الموتؑ ● قرآن مجید کی سب سے بڑی سورۃ "البقرۃ" ہے جس کے چالیس رکوع اور 286 آیات ہیں، حضورؐ نے اس سورۃ کا مرتبہ ایسا فرماتا ہے جیسا کہ اونٹ کی کوہان۔۔۔۔۔ اور سب سے چھوٹی سورۃ "الکوثر" ہے جس کی تین آیات ہیں۔

● حضورؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا واقعہ قرآن مجید کی دو سورتوں، بنی اسرائیل اور سورۃ النجم کی ابتدائی آیتوں میں ہے۔ ● قرآن مجید میں سب سے بڑا تذکرہ حضرت موسیٰؑ علیہ السلام کے بارے میں آیا ہے اور انبیاءؑ کے تمام قصوص میں سب سے بڑا قصہ آپ ہی کا ہے۔

● قرآن مجید میں حضرت یوسفؑ علیہ السلام کے قصے کو اللہ تعالیٰ نے "احسن القصص" (اچھا قصہ) کہا ہے۔ ● حضورؐ کی ہجرت کے ۱۱ دن ہوتے ہیں۔

احکامِ قرآن

دعوت حُسنِ سلوک اور مَناعِ فواحش واَہتمام نَماز و ایتائے زکوٰۃ

- وبالوالدین احسانا وذی القربی والیتامی والمساکین وقُولُوا للناس حسنا واقیمیو الصلوة و اِتوالزکو ۃ۔ ماں باپ ،رشتہ داروں اور یتیموں اور غریبوں کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔ اور نماز پڑھو اور زکوۃ ادا کرو۔
- وات ذالقربی حقه۔ حقدار کو ان کا حق دیدو۔
- حرمت علیکم المیته والدم رلحم الخنزیر ۔ حرام کیا گیا ہے تم پر مردار جانور اور خون اور سور کا گوشت ۔
- لا تاکلو الربٰوا۔ سود مت کھاو
- هم عن اللغومعرضون۔ مسلمان بیہودہ باتوں سے بچتے ہیں۔

دشمن سے عدل کرو

- لا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعد لو اعدا لو۔ کسی کے ساتھ دشمنی کی بنا پر ناانصافی مت کرو۔ بلکہ انصاف کرو۔

عورت کا حق

- فاتقو الله فی النساء فانکم اخذ تموهن بامان الله ۔ (عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو کیوں کہ ان پر تم نے خدا کے نام کی ضمانت پر قبضہ کیا ہے۔
- هن لباس لکم و انتم لباس لهن ۔ وہ تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو
- انما المومنون اخوة ۔ سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔

فساد مت کرو

- لا تفسدو فی الارض ۔ (زمین میں فساد مت کرو)۔

◄◄ یا یہا الذین امنو انما الخمر و المیسر والانصاب والا زلام رِجسٌ من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون شراب، جوا۔ بت۔ پالنے۔ فال نکالنا۔ یہ سب برے کام ہیں ان سے بچو۔

اعمال بد سے اجتناب

◄◄ لا تقربو الزنا انه کان فاحشة وساء سبیلا ۔ زنا کے پاس مت جاؤ یہ بیحیائی کا کام اور بہت برا راستہ ہے

حُسنِ ظن

◄◄ ظن المومنین والمومنت بانفسهم خیرا ۔ مسلمان مرد عورتوں کا گمان ایک دوسرے کی طرف نیک ہوتا ہے۔

باہمی مشورہ

◄◄ وشاورهم فی الامر ۔ آپس کے کاموں میں مشورہ کیا کرو

سچی گواہی کی اہمیت

◄◄ ولا تکتمو الشهادة ومن یکتمها فانه اثم قلبه ۔ سچی گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو وہ گنہگار ہو گا۔

نیک عورت پر تہمت نہ لگاؤ

◄◄ ان الذین یرمون المحصنت الغفلت المومنت لعنو فی الدنیا والاخرة ۔ جو لوگ پاکدامن عورتوں پر غلط الزام لگاتے ہیں وہ دونوں جہاں میں ملعون ہیں۔

مسلمان باکردار

◄◄ قل للمومنین یغضو من ابصارهم و یحفظو افروجهم ۔ مسلمانوں سے کہدو کہ اپنی نگاہیں نیچیں رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

◄◄ واوٗ الکیل والمیزان بالسقط۔ اور ناپ تول انصاف کے ساتھ پوری کرو۔

اُصولِ عبادت

○

ومالی لااعبدالذی فطرنی والیه ترجعون○ ۲۳/۱

کیا وجہ ہے کہ میں اس ذات کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کی طرف ہم تم سب کو لوٹ کر جانا ہے

شرفِ انسانیت

○

ولقد کرمنا بنی ادم وحملناهم فی البر والبحر ورزقناهم من الطیبات وفضلناهم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا (بنی اسرائیل، ۱۵/۷)

اور ہم نے فرزندانِ آدمؑ کو عزت بخشی اور ان کو برّ (زمین) اور بحر (سمندر) میں ان کے لئے سواریاں دیں اور پاکیزہ چیزیں انھیں (کھانے) کو دیں اور اپنی بہت سی مخلوقات پر ان کو (ہر طرح) فضیلت عطا کی۔

دشمن کو دوست بنانے کی ترکیب

○

ادفع بالتی هی احسن فاذا الذی بینک وبینه عداوة کانه ولی حمیم○ (۲۴/۱۹)

تم بدی کی مدافعت نیکی اور سلوک کے ساتھ کیا کرو۔ پھر تو دشمنی کرنے والا تم کو گرم جوش دوست نظر آئیگا۔

حرّیتِ دین (دین میں زبردستی نہیں)

○

لااکراه فی الدین قد تبین الرشد من الغی (بقرہ)

دین کے معاملہ میں کسی شخص پر کوئی دباؤ و زیادتی نہیں۔ تحقیق نیک رفتاری۔ اور کجروی (برائی) کو الگ الگ کر کے دکھلایا گیا ہے۔

لباس صفائی

- وثیابک فطھر ۔ اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھو۔
- واما الیتیم فلا تقھر و اما السائل فلا تنھر ۔ یتیم کی تحقیر مت کرو۔ سائل کو مت جھڑکو۔

- یا ایھالذین آمنو لا تبطلو ا صدقتکم بالمن والاذی کالذی ینفق ماله ورئاءَ النّاس ولایومن بالله ۔ احسان جتا کر صدقہ کا اجر ضائع نہ کرو۔ جیسے وہ شخص جو اپنے کو لوگوں کے دکھانے کے لئے خرچ کرتا ہے اور خدا پر ایمان نہیں رکھتا۔

عزت والا؟

- ان اکرمکم عندالله اتقکم ۔ خدا کے نزدیک معزز وہ ہے جو بڑا پرہیز گار ہے۔

دعوت اتحاد

- واعتصمو بِحبل الله جمیعا ولا تفرقو ا ۳/۴ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور آپس میں اختلاف مت کرو۔

حق کی گواہی دو

- قل لا یستری الخبیث والطیب ۔ اچھے اور برے برابر نہیں ہوسکتے۔
- یا یھا الذین امنو کونواقوامین ۔ بالقسط شھداءللہ ولو علی انفسکم۔
اوالوالدین والاقربین ۔ مضبوطی کے ساتھ انصاف پر قائم رہو۔ خدا لگتی گواہی دو۔ اگرچہ تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہو۔

ایقانِ عہد

- اوفو بالعھد ان العھد کان مسولا ۔ وعدہ کو پورا کیا کرو۔ وعدہ کا سوال ہوگا۔

وہ آرہے ہیں حُسنِ دو عالم لئیے ہوئے
وعدہ نے ڈالدیا ہے جنکو عذاب میں

آیات برکات وحفاظت



عن ابی الدرداء قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ عشر آیات من اول سورۃ الکہف عصم الدجال۔ (جو کوئی سورہ کہف کی اوّل کی دس آیتیں پڑھے گا وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم)

عن ابی مسعود البدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایتان من آخر سورۃ البقر من قراھما فی للیۃ کفتاہ (سورہ بقر کی آخر کی دو آیتیں جو رات کو پڑھے گا وہ اس کے لئے کافی ہیں۔ (بخاری) یعنی اٰمَنَ الرَّسُولُ تا۔ کافِرُون

عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم من قرا سورۃ الواقعتہ فی کل لیلۃ لم تصبہ فاقتہ ابدا (جو سورہ واقعہ پڑھے گا اس کو کبھی فاقہ نہ ہوگا (مشکوٰۃ)

بعض بعض سورتوں کے متعلق مختصر طور پر کچھ لکھا جاتا ہے۔ [فوائدِ آیات]

سورۃ فاتحہ ۔ دفع مرض کے لئے سات بار اور قضائے حاجت کے لئے صبح کی سنت اور فرض کے درمیان ۴۱ بار روزانہ چالیس دن تک پڑھے ۔ اول و آخر درود شریف ضرور پڑھیں

سورہ واقعہ اور سورہ مزمل حصول غناء ظاہری و باطنی کے لئے چالیس مرتبہ روزانہ پڑھے ۔

☆ آیۃ الکرسی ۔ سورہ فلق ۔ سورہ ناس ۔ (معوذتین) یہ سورتیں دفع سحر اور حفاظت کے لئے محبوب ہیں ۔ ہر سورۃ سے پہلے درود شریف اول و آخر پڑھنا ضروری ہے ۔

علوم القرآن

اس علم کے اصول میں دو چیزیں ہیں۔ عدد صحیح۔ عدد مکسر۔ جو عدد صحیح وہ حساب میں یا جمع کی صورت میں ہیں یا تفریق کی یا ضرب کی یا تقسیم یا تنصیف یا تضعیف کی۔ باقی قواعد انھیں کی فروع ہیں:

تفریق (نکالنا) — Substraction (Minus)

ولقد ارسلنا نوحا الی قومه فلبث فیهم الف سنة الا خمسین عاما ○ ۲۰/۱۴

(ترجمہ) اور ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں "پچاس برس کم ہزار برس" رہے۔

ضرب (کئی گنا) Multiplication (Into) X

مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل اله کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة والله یضعف لمن یشاء والله واسع علیم ○ ۳/۴

○ جو لوگ اپنا مال (سرمایہ، Capital) خدا کے راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر ایک بال میں سو (۱۰۰) سو (۱۰۰) دانے ہوں اور خدا جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کر دیتا ہے وہ بڑی کشائش والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

تقسیم Division (Divide)

یوصیکم الله فی اولاد کم للذکر مثل حظ الانثیین ○ (اور) خدا تمہاری اولاد کے بارے میں تم کو ارشاد فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے۔ ○ ۴/۱۳

جمع Addition (Plus) +

ووعدنا موسی ثلثین لیلة واتممنها بعشر ۔۔ الخ ○ (۹/۷)

اور ہم نے موسیٰ سے تیس (۳۰) رات کی میعاد مقرر کی اور دس (۱۰) راتیں اس میں (اضافہ) کر کے ملا کر پورا (چلہ) کر دیا۔ ○

علم عروض

بحر رمل: ثم اقررتم وانتم تشهدون (فاعلاتن فاعلاتن فاعلان الانثین) ۱/۱۰

بحر متقارب: نعم المولی و نعم النصیر (فعلن فعلن فعولن فعولن) ۹/۱۹

علم الرجال

قالو اتخذ اللہ ولد سبحانہ مالھم بہ من علمہ ولا لِاٰبَآئِہِم (۱۵/۱۳)

علم الاخلاق Ethics

ان اللہ یامرکم بالعدل والاحسان (۱۴/۱۹)

یہ علم ایسی وسعت کے ساتھ قرآن مجید میں ہے کہ یہ مختصر اس کے مجمل بیان کی بھی متحمل نہیں ہوسکتی۔ ڈاکٹر آرنلڈ نے لکھا ہے۔ اخلاقی احکام جو قرآن میں ہیں اپنی جگہ پر کامل ہیں (پریچنگ آف اسلام)

علم التشریح

فانا خلقنکم من تراب ثم من نطفتہ۔ ثم من عقلۃ ثم من مضغتہ مختلفۃ (۱۷/۸)

تاریخ و جغرافیہ History and Geography

افلم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم (۲۶/۵)

* * * *

قرآن اور علم الہندسہ



قرآن میں ایک سے لیکر دس تک پھر سیکڑا اور ہزار کی گنتی بھی آتی ہے۔ قرآن میں جو الفاظ آتے ہیں وہ یہ ہے۔

- واحد۔ ایک۔۔ ۱۰/۱۱،۱۲/۱
- اثنین۔ دو۔۔ ۱۲/۱۰،۲/۸
- ثلاثہ۔ تین۔۔ ۲/۱۲،۲/۸
- اربعہ۔ چار۔۔ ۳/۲۰،۳/۲
- خمسہ۔ پانچ۔۔ ۱۵/۱۵،۴/۴
- ستہ۔ چھ۔۔ ۱۱/۶،۸/۱۴
- سبع۔ سات۔۔ ۴/۳،۱/۳
- ثمانیہ۔ آٹھ۔۔ ۱۵/۲۳،۴/۸
- تسع۔ نوں۔۔ ۱۲/۱۹،۱۲/۱۵
- عشر۔ دس۔۔ ۶/۲۱،۱۴/۲
- احد عشر 11 ۱۲/۱۱
- تسعۃ عشرہ 19 ۲۹/۵
- عشرون 20 ۵/۱۰
- ثلثون 30 ۲/۲۶
- اربعین 40 ۸/۶،۶/۱
- خمسین 50 ۷/۲۹،۱۴/۲۰
- ستین 60 ۱/۲۸
- سبعین 70 ۹/۹
- ثمانین 80 ۱/۱۸
- تسعون 90 ۱۱/۲۳
- مائتہ 100 ۵/۱۰،۳/۳
- الف 1000 ۲/۴،۱۱/۱
- الفین 2000 ۵/۱۰

حسابِ ابجد اور قرآن

ابن عباس سے اور ابن عباسؓ نے جابرؓ سے اور جابرؓ نے عبداللہ بن رباب سے یہ روایت کی ہے کہ اس نے کہا "ابویاسر بن اخطب یہودی کے چند معزز لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلعم کی طرف ہو کر نکلا۔" اس وقت آنحضرت صلعم سورۃ البقرۃ کا آغاز" **الم ذالک لکتاب لا ریب فیہ** "تلاوت فرما رہے تھے۔ ابویاسر اس کو سن کر اپنے ساتھی یہودیوں سمیت اپنے بھائی حییّ بن اخطب کے پاس گیا۔ اور اس سے کہنے لگے "تم لوگ جان رکھوّ۔ واللہ میں نے محمد صلعم کو اس چیز میں جو ان پر نازل کی گئی ہے " **الم ذالک الکتاب** " پڑھتے ہوئے سنا ہے۔" حیی اس بات کو سن کر کہنے لگا "تم نے اپنے کانوں سے سنا ہے؟" ابویاسر نے جواب دیا "بیشک" اس کے بعد حیی بن اخطب کئی ایک بڑے بڑے یہودیوں کو جو پہلے سے وہیں موجود تھے ساتھ لیکر رسول اللہ صلعم کی خدمت میں آیا۔ اور ان سب لوگوں نے آپ سے دریافت کیا "کیا آپ کو یاد ہے کہ اس کتاب میں جو کہ آپ پر نازل ہوئی ہے۔" **الم ذالک الکتاب** "کی تلاوت کرتے تھے۔" رسول صلعم نے فرمایا۔ ہاں یاد ہے" یہودیوں کی جماعت نے کہا "خدا تعالیٰ نے آپ سے قبل بہت نبی مبعوث فرمائے۔ مگر ہم کو یہ نہیں معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ان میں سے کسی نبی پر اس کے ملک (حکومت) کی مدّت بیان (واضح) کردی ہو۔ اور یہ بتادیا ہو۔ کہ اس نبی کی امت کس معیاد تک قایم رہے گی مگر آپ سے یہ بات بتادی گئی ہے۔" **الم** " میں الف کا ایک لام کے تیس (۳۰) اور میم کے چالیس (۴۰) عدد ہیں جو مجموعی طور پر اکہتر (۷۱) ہوتے ہیں۔ پس کیا ہم ایسے نبی کے دین میں داخل ہوں جس کے ملک کی مدت اور جس کی امت کا زمانہ صرف اکہتر (۷۱) سال ہے؟ پھر اس نے کہا "یا محمد (صلعم) آیا اس کلمہ کے ساتھ کا کوئی دوسرا کلمہ اور بھی ہے؟ رسول اللہ صلعم نے فرمایا "ہاں ہے" **المص** "حیی بن اخطب نے کہا "یہ اس سے زیادہ ثقیل اور طویل ہے۔ الف ایک، لام کے تیس (۳۰)، میم کے چالیس (۴۰) اور صاد کے نوے (۹۰) عدد ہیں۔ جس کا مجموعہ ایکسو اکسٹھ (۱۶۱) سال ہوا۔ اور کیا اس کے ساتھ کوئی اور کلمہ بھی ہے؟ رسول اللہ صلعم نے فرمایا " **المر** "ہے" حیی نے کہا" یہ دونوں سے بڑھ کر ثقیل تر ا[illegible] بیل تر ہے۔ الف کا ایک لام کے تیس (۳۰) میم کے چالیس (۴۰) اور رے کے دو سو (۲۰۰) جملہ د[illegible] سو اکہتر (۲۷۱) سال ہوئے" پھر اس نے کہا "اس میں شک نہیں کہ

آپ کا معاملہ ہم کو الجھن میں ڈال رہا ہے جس کی وجہ سے ہمیں یہ نہیں معلوم ہوسکتا کہ آیا آپ کو تھوڑی مدت دی گئی ہے۔ یا بہت بڑی ہے" اور اپنی قوم سے مخاطب ہوکر کہا "چلو ان کے پاس سے اٹھ چلو (یعنی رسول اللہ صلعم کے پاس سے) اور اس کے بعد ابو یاسر نے اپنے بھائی یحییٰ اور اس کے ساتھ والے اپنے ہم قوم لوگوں سے کہا "تمہیں کیا معلوم ہے کہ شاید خدا تعالیٰ نے یہ سب مدتیں محمد (صلعم) کے لئے جمع فرمادی ہوں۔ اکہتر (۷۱)۔ ایک سو اکسٹھ اور دوسو اکہتر کہ ان کا مجموعہ (۷۳۴) سات سو چونتیس سال ہوتا ہے۔" اس کو قوم کے لوگوں نے جوابدیا۔ "ہم پر اس کا معاملہ متشابہ ہوگیا ہے" (یعنی رسول اللہ صلعم کا معاملہ ان کی سمجھ میں نہیں آیا) چنانچہ علماء یہ کہتے ہیں کہ قول تعالیٰ " **هوالذی انزل علیک الکتاب منه ایات محکمات هن ام الکتاب و اخر متشابهاب۔ الایته** " انہی یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئیں۔ ابن جریرؒ نے اس حدیث کو اسی طریق سے اور ابن المنذر نے دوسری وجہ پر ابن جریج سے اس کی روایت مفصل طور پر کی ہے۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم دونوں نے قول تعالیٰ " **الم** " کے بارے میں ابی العالیہ کا یہ قول نقل کیا۔ ہے اس نے کہا " **الم** " یہ تین حرف ان انتیس (۲۹) حروف میں سے ہیں جن کے ساتھ زبانیں۔ (تلفظ کلمتا میں) پھرا کرتی ہیں۔ یہ تین حرف ایسے ہیں کہ ان میں کوئی نہ کوئی حرف خدا تعالیٰ کے کسی مسم کا مفتاح (پہلا حرف) ضرور ہے اور خدا کی نعمتوں اور آزمایشوں اور قوموں کی مدتوں کی اور ان کی میعادوں میں بھی ضرور آتا ہے۔ مثلاً الف اسم اللہ کا مفتاح، لام خدا کے اسم لطیف کا مفتاح اور میم اس کے اسم مجید کا مفتاح ہے۔ الف سے الا اللہ، خدا کی نعمتیں، لام سے لطف اللہ (خدا کی مہربانیاں) اور میم سے مجد اللہ (خدا کی بزرگی) کا آغاز ہوتا ہے (اور مدتوں کی مثال) الف سے ایک سال، لام سے تیس (۳۰) سال اور میم سے چالیس (۴۰) سال نکلتے ہیں۔ الجوبین لکھتا ہے "کسی امام نے قولہ تعالیٰ " **الم غلبت الدو مر** " سے یہ بات پیدا کی تھی کہ مسلمان لوگ ۵۸۳ھ میں بیت المقدس کو فتح کریں گے۔ اور ویسا ہی واقع ہوا۔ جیسا کہ اس نے کہا تھا" السہیلی لکھتا ہے "شاید کہ جو حروف سورتوں کے اوائل میں آئے ہیں۔ ان میں سے مکرر حروف کو نکال کر باقی حروف کے مجموعی اعداد سے اس امتِ (محمدیہ) کے بقاء کی طرف اشارہ ہو۔

۱۹ ۔۔۔ کا عدد ؟

یہود کے ایک گروہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دوزخ کے فرشتوں کی تعداد پوچھی تو آپؐ نے اس کے جواب میں اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ کیا پھر دوسری بار بھی داہنے ہاتھ کا انگوٹھا بند کر کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو بتایا ۔یعنی ۱۹ فرشتے ۔ اس پر وہ لوگ مذاق اڑاتے کہ ہم ہزاروں ہیں اور یہ صرف ۱۹ ہیں ان میں سے ایک پہلوان نے کہا کہ (۱۷) کو تو میں کمر کے بل اٹھا پٹکو نگا اور دو کو تم لوگ دیکھ لو ۔ تب یہ آیت نازل ہوئی ۔ " علیہا تسعۃ عشر وما جعلنا اصحب النار الاملئکۃ وما جعلنا عدتھم الافتنۃ للذین کفرو ۔الخ

اس پر انیس (۱۹) کا عدد داروغہ ہے اور ہم نے دوزخ کے داروغہ فرشتے بنائے ہیں اور اس عدد (۱۹) کا شمار کافروں کے لئے (ایک) آزمائش ہے اور یہ کہ اہلِ کتاب یقین کریں اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو اور اہلِ کتاب اور مومن شک نہ لائیں اور یہ بھی (ایک آزمائش ہے) کہ جن لوگوں کے دلوں میں مرض (نفاق) ہے اور (جو) کافر ہیں کہیں کہ اس (۱۹) کی مثال (کے بیان کرنے سے) خدا کا کیا مقصود ہے ؟ اس طرح خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور یہ تو بنی آدم ہیں ۔ (۲۹/۱۵) سورہ مدثر کی تیسویں (۳۰) آیت) ۔

یہ بات تو " توریت " کے موافق ہے یعنی اس میں بھی ۱۹ کا عدد بتایا گیا ہے اس سے ہٹ کر ۱۹ کے عدد کی بعض علماء نے خوب تعریف کی ہے ۔

۱۹ کے عدد پر بعض علماء کچھ کام کئے ہیں ۔اس تعلق سے فقیر (غوثوی شاہ) نے بھی کچھ کوشش ہے ۔

واضح باد کہ ۱۹ ۔۔۔ کا عدد طاق عدد ہے ۔یعنی جو ۲ سے تقسیم نہیں ہوتا ۔دوسرے " ۱۹ " کے عدد ناظ سے ہم یہاں "واحد " کے لفظ کو لئے ہیں ۔ جس کا حاصل جمع بحساب ابجد ۱۹ ہے اس کا اشارہ ہے کہ قرآن کا نزول اور اس کا مقصد صرف ان معبود ان کے باطل کے آگے "

"والھاکم الہ واحد" کو پیش کرنا ہے یعنی تمہارا الہ حاجت روا تو صرف ایک ہے اس سے ہٹ کر پورے قرآن میں ہر سورۃ کا آغاز سوائے سورہ توبہ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے ہوا ہے۔ جس کے جملہ حروف بھی ۱۹ ہیں۔

ب	س	م	ا	ل	ل	ہ

ا	ل	ر	ح	م	ن

ا	ل	ر	ح	ی	م

بقول کسی بزرگ کے قرآن کا حاصل سورہ فاتحہ سورہ فاتحہ کا حاصل بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔ اور اس کے جملہ حروف ۱۹ ہیں۔

مطالعہ قرآن کا حاصل

قرآن مجید کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح اور نمایاں ہوجاتی ہے کہ اس کی نظر میں ان ظاہری معجزات کی چنداں وقعت نہیں وہ لوگوں کو ہمیشہ اصل روحِ نبوت (Reality of Prophethood) کی طرف متوجہ کرتا ہے اور اس کے خاص اسباب ہیں اسلام دنیا میں دین الٰہی کی تکمیل اور گذشتہ مذہبی اغلاط (Past Religion Mistakes) کی تصیح (Correction and Renewal) کے لئے آیا تھا۔ ان ظاہری معجزات (Open Miracles) نے گذشتہ قوموں میں بہت سے فاسد عقیدے (False Faith) پیدا کردیئے تھے جن انبیاءؑ اور بزرگوں سے بکثرت معجزات صادر ہوئے ان میں الوھیت (Diety) اور خدائی کا عنصر تسلیم کیا گیا اور اس طرح توحید اور نبوت کی اصلی حقیقت جس دینِ الٰہی کی بنیاد ہے، متزلزل ہوگی اس لئے قرآن مجید نے نہایت صفائی اور نہایت تصریح کے ساتھ ان غلطیوں کا پردہ چاک کیا اور دنیا میں توحید اور نبوت کی اصل حقیقت اس استقراری اور مضبوطی کے ساتھ قائم کردی کہ آئندہ فساد اور غلط عقیدہ کے سیل وطوفان سے اس کو نقصان پہونچنے کا خطرہ باقی نہ رہے۔ کیوں نہ ہو کہ جب خدا نے ہی اس کی حفاظت کی ذمہ داری اپنے سر لی ہو " **انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون** " اس قرآن کو ہم نازل کئے ہیں اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ (حجر۔۱)

معجزوں پر موقف نہیں تیری خوبی اہلِ احساس تیرے ظرف پر مرجاتے ہیں

قرآن کے اعداد کی نورانیت

○

قرآن کے اعداد 351 بحساب ابجد ہے۔

یارب قلوب	----	351
رافع	----	351
عارف	----	351
عرفا	----	351
شان	----	351
لاشک	----	351
اہل شہود	----	351
صاحبِ عقل کل	----	351
کمالِ کرم	----	351
سالار جہاں	----	351
محمد ابراہیم	----	351
مکان مقصود	----	351

قرآن ------------ (میں کوئی شک نہیں)۔ لاشک کے اعداد بھی 351 ہی ہیں

☆●☆●☆●☆●☆

حرمت قرآن



مصحف کو بوسہ دینا مستحب ہے کیوں کہ عکرمتہ بن ابی جہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اور اس کو حجر اسود کے بوسہ دینے پر بھی قیاس کیا گیا ہے۔ اس بات کو بعض علماء نے ذکر کیا ہے۔ اور اس لئے بھی قرآن کریم کو بوسہ دینا مستحب ہے کہ وہ خدائے پاک کی طرف سے عطا شدہ تحفہ ہے لہذا اس کو بوسہ دینا ویسا ہی مشروع امر ہوا جس طرح کہ چھوٹے بچہ کو چومنا مستح ہے۔ اور احمدؒ سے اس بارے میں تین روایتیں آئی ہیں۔ جواز۔ استحباب۔ اور توقف۔ اگرچہ اسے بوسہ دینے میں کلام آلہیٰ کی رفعت اور اس کا اکرام (بزرگداشت) ظاہر ہوتا ہے اس واسطے کہ اس بارہ میں قیاس کو کچھ دخل نہیں چنانچہ یہی سبب ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر اسود کے بارے میں کہا تھا " اگر میں نے یہ نہ دیکھا ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بوسہ دیتے تھے تو کبھی میں تجھ کو نہ چومتا۔"

مصحف کو خوشبو دینا اور اسے بلند چیز پر رکھنا مستحب ہے۔ اس پر ٹیک لگانا حرام ہے اس لئے کہ اس فعل میں قرآن کریم کی بے وقری اور اس کی حقارت ہوتی ہے۔ اور زرکشی نے کہا ہے کہ یہی حالت قرآن مجید کی طرف دونوں پیر پھیلانے کی ہے۔ یعنی یہ بھی حرام ہے۔" اور ابن ابی داؤد نے المصاحف میں سفیانؒ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے مصاحف کا لٹکایا جانا مکروہ سمجھا تھا۔

قرآن اور اس کا ہدیہ



سعید بن جبیرؒ سے مروی ہے کہ ان سے مصحفوں کی فروخت کے بابت دریافت کیا گیا تو انھوں نے کہا " اس میں کوئی خرابی نہیں اس واسطے کہ اس کی فروخت کرنے والے صرف اپنے ہاتھ کی محنت کی اجرت لیا کرتے ہیں " اور یہی راوی ابن حنیفہ کی بابت بیان کرتا ہے کہ ان سے بیع مصحف کے بارے میں سوال کیا گیا تھا تو انھوں نے کہا کہ " اس میں تو صرف ورق (کاغذ) فروخت کیا جاتا ہے ۔ " اور عبداللہ بن شقیق سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مصاحف کی بیع میں بہت تشدد کیا کرتے تھے " اور نخعی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا " نہ مصحف کی تجارت کرنی چاہیئے اور نہ وہ میراث کے طور پر کسی کی مِلک میں آتا ہے " اور ابن مسیّب سے روایت کی ہے کہ انھوں نے مصاحف کی فروخت کو مکروہ مانا اور کہا کہ " کتاب اللہ کے ساتھ اعانت کرو یا اسے قرآن کو ہبہ کردو " اور عطاء کے واسطہ سے ابن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا " مصحفوں کو خریدو مگر انہیں فروخت نہ کرو ۔ "

- الرافعی کہتے ہیں " اور کہا گیا ہے کہ قیمت دراصل ان لکھے ہوئے اوراق کی دی جاتی ہے جو کہ مابین الدفتین ہیں کیوں کہ خدائے پاک کا کلام نہیں بیچا جاتا ۔ " اور کہا گیا ہے کہ وہ قیمت اجت نسخ (نقل) کا معاوضہ ہوتی ہے ۔ " الخ ۔ اور اس سے پہلے دونوں قولوں کی اسناد ابن الحنیفہ اور ابن جبیر کی طرف کی جاتی ہے ۔ اور اس بارے میں ایک تیسرا قول یہ ہے کہ " وہ قیمت ایک ہاتھ دونوں چیزوں کی بدل ہوتی ہے ۔ یعنی کتاب ۔ اور عمل ید (ہاتھ) کی ۔

- ابن ابی داؤد نے شعبی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا " مصحفوں کی بیع میں کوئی خرابی نہیں اس لئے کہ جو چیز فروخت کی جاتی ہے وہ صرف کاغذ لکھنے والے کے ہاتھ کی محنت ہے ۔ "

قرآن میں کھانے پینے اور برتنے کی اشیاء کا ذکر!

انار : فیها فاکهة ونخل و رمان (POMEGRANATE)

"اس میں میوے ہوں گے اور کھجور اور انار" (رحمن ۵۵:۶۸)

انجیر اور زیتون : انجیر کو عربی میں "تین" کہتے ہیں۔ قرآن مجید کے تیسویں پارہ کی ایک سورۃ کا نام ہی "التین" ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے۔ یعنی اس کا ذکر ایک ثبوت اور دلیل کے طور پر کیا ہے۔

FIG & OLIVE

والتین و الزیتون------

"قسم ہے انجیر اور زیتون کی"...... (سورۃ التین ۹۵:۱)

انگور (عنب) : (GRAPES)

فانبتنا فیها و عنبا---- متا عالکم----

سو اللہ تعالیٰ نے زمین میں اگایا غلہ اور انگور..... جو تمہارے لیے سامان زندگی ہیں.... (عبس ۸۰:۲۷ تا ۳۲)۔

سورۃ النحل میں انگور کو "رزق حسنہ" قرار دیا ہے۔ (۱۶:۶۷)

من و سلویٰ (بٹر) : (QUAIL)

و انزلنا علیهم المن و السلوی

"اور ہم نے ان پر من و سلویٰ اتارا۔" (البقرہ ۲:۵۷ والاعراف ۷:۱۶۰)

زنجبیل (سونٹھ) : (DRY GINGER)

ویُسقون فیها کاسا مزاجها زنجبیلا۔

"اور انھیں جنّت میں ایسے مشروب بھرے جام پلائے جائیں گے جن کے مزاج (تاثیر) میں زنجبیل (سونٹھ) شامل ہوگی۔" (الدھر ۷۶:۱۷)

زیتون اور کھجور : (OLIVE & DATE)

فلینظر الانسان الی طعامه ------ وزیتونا ونخلا۔

" سو انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کو دیکھے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ ہم نے اس کے لئے اگائے زیتون اور کھجور۔ " (۸۰: ۲۴ تا ۲۸)

شہد (عسل) : (HONEY)

" اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کو یہ وحی کردی (سکھادی) کہ تو اپنا گھر (چھتہ) بنا پہاڑوں میں اور درختوں میں ۔ " (۱۶: ۶۸)

یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس ---

" اللہ تعالیٰ نے اس مکھیّ کے شکم سے ایسا مشروب نکالتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں ۔ اس میں نوعِ انسانی کے لئے شفا ہے ۔ " (سورہ النحل ۱۶: ۶۹)

قرآن میں تذکرہ نباتات

قطر (تانبہ) : (COPPER)

وارسلنا له عین القطر۔

اور ہم نے اس کے (داؤد) کے لئے تانبے کا چشمہ بنادیا ۔۔۔۔ جنّات اس سے داؤد ہی کے لئے مختلف اشیا بناتے اور ڈھالتے تھے ۔ (سورہ سبا ۳۴: ۱۳)

الحدید (لوہا) : (IRON)

والنا الحدید۔

" اور ہم نے اس کے لئے لوہے کو نرم کردیا " (۳۴: ۱۰)

سورۃ الحدید میں فرمایا:

وانزلنا الحدید فیه باس شدید ومنافع للناس ۔

" اور ہم نے لوہا اتار جس میں بلاکی سختی ہے اور لوگوں کے لئے بڑے فائدے ہیں " (۵۷ : ۲۵)

کافور : (CAMPHOR)

ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجھا کافورا ۔

" جنت میں نیک بندے یقیناً ان پیالوں سے مشروب پئیں گے جن کا مزاج (تاثیر) کافور کی ہوگی" (۷۶ : ۵)

لبن (دودھ) : (MILK)

فیھا انھر من لبن لم یتغیر طعمه ۔

" اس میں دودھ کی ایسی نہریں ہوں گی جن کا ذائقہ کبھی متغیر نہ ہوگا (سورہ محمد ۴۷ : ۱۵)

لبنا خالصا سائغا للشربین ۔

" صاف ستھرا، خوشگوار دودھ پینے والوں کے لئے (مہیا کرتے ہیں) " ۔ (النحل ۱۶ : ۶۶)

لحم طیور (پرندوں کا گوشت) : (FLESH OF BIRDS)

ولحم طیر مما یشتھرون ۔

" اور پرندوں کا گوشت جو انھیں مرغوب ہے (۵۶ : ۲۱)

لحم طریا (مچھلی کا گوشت) : (FLESH OF FISH)

ومن کل تاکلون لحما طریا ۔

" اور تم ہر سمندر سے تازہ گوشت کھاتے ہو ۔ " (فاطر : ۱۲)

مختلف کھانے کے اشیاء (غلے اور کھجور سبزیاں):

فانتبنا فیھا حبا وعنبا وقضبا و زیتونا و نخلا ۔

" سو ہم نے اس ماں اگائے غلے، انگور، سبزیاں اور زیتون اور کھجور کے درخت ۔ "

سبزیاں : (VEGETABLES)

فادع لنا ربک یخرج لنا مما تبدت الارض من بقلھا وقثالھا و فومھا وعدسھا و بصلھا۔۔۔۔۔

" (بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے اصرار کیا) اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لئے نکالے وہ اشیا جو زمین سے اگتی ہیں ۔ سبزیاں، ککڑیاں، گندم، مسور اور پیاز ۔ " (البقرہ ۲ : ۶۱)

قرآن کے وجوہ مخاطبات



ابن الجوزی کتاب النفیس میں بیان کرتا ہے کہ قرآن میں خطاب پندرہ وجوہ پر آیا ہے۔ اور کسی دوسرے شخص نے تیس (۳۰) سے زیادہ خطاب قرآن میں بیان کئے ہیں۔ اور وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) خطاب عام اور اس سے عموم مراد ہے مثلاً "**اللہ الذی خلقکم**" (۲) خطاب خاص اور اس سے خصوص مراد ہوتا ہے۔ مثلاً قولہ تعد "**اکفر تم بعد ایمانکم**" اور "**یا ایھا الرسول بلغ**" (۳) خطابِ عام جس سے خصوص مراد ہے مثلاً "**یا ایھا الناس انقوا ربکم**" کہ ان میں اور دیوانہ لوگ داخل نہیں ہوئے (۴) خطاب خاص جس سے عموم مراد ہے۔ مثلاً قول تعالیٰ "**یا ایھا النبی اذا اطلقتم انساء**" کہ اس میں افتتاحِ خطاب نبی صلعم کے ساتھ ہوا ہے اور مراد تمام وہ لوگ ہیں جو کہ طلاق کے مالک ہوں اور قولہ تعالی "**یا ایھا النبی انا احللنا لک ازواجک**" کے بارے میں ابوبکر الصیرفی نے بیان کیا ہے۔ کہ اس میں خطاب کی ابتدا رسول صلعم ہی کے واسطے تھی۔ پھر جب خداوند کریم نے تویۃ کے بارے میں "**خالصۃ لک**" فرمایا۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ اس کا ماقبل رسول اللہ صلعم اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کے واسطے بھی ہے۔ (۵) خطاب جنس مثلاً قولہ تعالی "**یا ایھالنبی**" (۶) خطاب نوع مثلاً "**یا بنی اسرائیل**" (۷) خطاب عین جس طرح "**یا آدم اسکن یا نوح اھبط یا نوح اھبط + یا ابراھیم قد صدقت۔ یا موسی لا تخف۔**" اور **یا عیسی انی متوفیک** اور قرآن میں کہیں رسول اللہ صعلم کو "**یا محمد**" کہہ کر مخاطب نہیں بنایا گیا۔ بلکہ ان کی تعظیم اور تشریف کے لحاظ سے "**یا ایھا النبی**" اور "**یا ایھا الرسول**" کے ساتھ آپ کو مخاطب گردانا گیا ہے۔ جس سے یہ بھی مراد ہے کہ آپ کو اور انبیاء کے مقابلہ میں خصوصیت دی جائے۔ اور مومنین کو یہ تعلیم ہو۔ کہ وہ لوگ آپ کو نام لے کر نہ پکاریں (۸) خطاب مثلاً "**یا ایھا الذین آمنو**" اور اسی واسطے اہل مدینہ کو "**یا ایھ الذینآمنو وھاجدو**" کہہ کر مخاطب بنایا گیا ہے۔

حروفِ مقطعات کے رموز

سورتوں کے اوایل (شروع کی پہلی آیتیں) اور حروفِ مقطعات) بھی متشابہ کے شمار میں داخل ہیں اور ان کے بارے میں ایک مختار قول یہ بھی ہے کہ وہ ایسے اسرار ہیں جن کو خدا تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہیں جانتا۔ ابن المنذر وغیرہ نے شعبی سے روایت کی ہے کہ اس سے سورتوں کے فواتح کی نسبت سوال کیا گیا۔ تو اس نے کہا "ہر ایک کتاب کا کوئی راز ہوا کرتا ہے۔ اور اس کتاب کا راز سورتوں کے فواتح ہیں۔" اور اس کے علاوہ دوسرے لوگوں نے سورتوں کے فواتح کے معنوں میں خوض بھی کیا ہے۔ چنانہ ابن ابی حاتم وغیہ نے ابی الضحیٰ کے طریق پر ابن عباسؓ سے قولہ تعالیٰ " آلم " کے بارے میں روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا " انا الله اعلم " یعنی اس کے معنی ہیں "میں اللہ اور جانتا ہوں") اور قولہ تعالیٰ " المص " کے بارے میں کہا " انا الله افضل " (میں اللہ اور فصیلہ کرتا ہوں)۔ اور قولہ تعالیٰ " الر " کے بارے میں روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا " انا الله اری " میں اللہ اور دیکھتا ہوں)" پھر سعید بن جبیر کے طریق پر ابن عباسؓ ہی سے قولہ تعالیٰ " الم ، حم اور ن کے بارے میں یہ قول روایت کیا ہے "یہ مقطع اسم ہیں۔" اور عکرمہ کے طریق پر ابن عباسؓ ہی کا یہ قول روایت کیا ہے۔ انھوں نے کہا " الرا ۔ حم اور ن ، الرحن کے تفریق کئے گئے حروف ہیں۔" ابو الشیخ محمد بن کعب القرظی سے روایت کرتا ہے کہ اس نے کہا " الر ، الرحمن " میں سے ہے " اور اسی رواى سے یہ روایت بھی آئی ہے کہ اس نے کہا " المص ۔ الف لام الله کا میم الرحمن کا۔ اور صاد الصمد کا ہے " پھر یہی راوی ضحاک کا قول یوں نقل کرتا ہے کہ ضحاک نے کہا۔ " المص " انا الله اعلم وارفع (میں خدا ہوں۔ جانتا ہوں اور بلند تر ہوں) ہیں۔ ان دونوں آخری اقوال کر کرمانی نے اپنی کتاب غرایب میں بیان کیا ہے۔" اور حاکم وغیرہ نے سعید بن جبیر کے طریق پر قولہ تعالیٰ " کھیعص " کے بارے میں ابن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا۔ کاف کریم کا ھا ھادی کی۔ یا حکیم کی عین علیم کا اور صاد صادق میں سے لیا گیا ہے۔" اور حاکم ہی نے ایک دوسری وجہ پر سعید ہی کے واسطہ سے ابن عباسؓ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ انھوں قوا کھیعص " کے بارے میں کہا " کاف ۔ ھاد۔ امین ۔ عزیز ۔ صادق اور ابن ابی حاتم نے ا

طریق پر ابی مالک اور ابی صلح دونوں کے واسطہ سے ابن عباسؓ اور مرّۃ بن مسعود اور بہت سے صحابہؓ کا یہ قول بیان کیا ہے کہ انھوں نے قولہ تعالیٰ " **کھیعص** " کے بارے میں کہا " یہ مقطع حروف تہجی ہیں ۔ کاف ۔ الملک سے ۔ ھا ۔ اللہ سے ۔ یا اور عین عزیز سے ، اور صاد کو المصوّر سے لیا گیا ہے ۔ " پھر اسی راوی نے محمد بن کعب سے بھی اسی کے مانند روایت کی ہے ۔ مگر یہ کہ اس نے کہا ہے کہ " صاد ۔ الصمد سے لیا گیا ہے ۔ " اور سعید بن منصور نے اور ابن مردویہ نے دوسرے طریق پر سعید کے واسطہ سے ابن عباسؓ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انھوں نے قول تعالیٰ " **کھیعص** " کے بارے میں کہا ۔ " **کبیر ۔ ھاد ۔ امین ۔ عزیز ۔ صادق** " (یعنی اس کی اصل لئے کلمات ہیں) اور ابن مردویہ نے الکلبی کے طریق پر ابی صلح سے اور ابی صلح نے ابن عباسؓ سے قولہ " **کھیعص** " کے معنوں میں یہ قول روایت کیا ہے ۔ کہ انھوں نے کہا " **الکاف ۔ الکافی ۔ والھاء ۔ الھادی ، ی العین ، العالم ۔ والصاد ۔ الصادق** " اور یوسف بن عطیہ کے طریق سے روایت کی ہے اس نے کہا کہ کلبی سے " **کھیعص** " کے معنی پوچھے گئے ۔ تو اس نے بواسطہ ابی صلح از ام ہانیؓ رسول اللہ صلعم کی یہ حدیث سنائی کہ حضور انور صلعم نے فرمایا " **ہاد ۔ امین ۔ عالم ۔ صادق** " اور ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے قولہ تاعلیٰ " **انا الکبیر ۔ انا الھادی علی امین صادق** " (میں بڑا اور میں رہنما ہوں ۔ امین صادق پر)



سین دندان تو از یاسین نشانے می دہد
صورتِ حم دارد حلقہ گیسوئے تو

(حضرت جامیؒ)

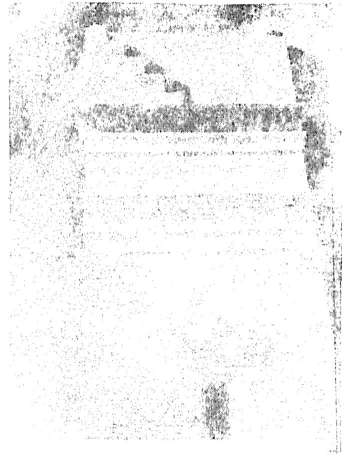
* * *

"کوہِ طور" واقع وادی سیناء ملک فلسطین





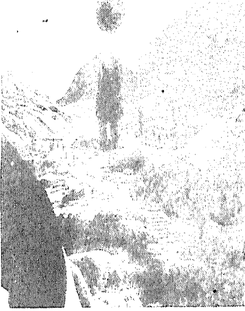
عیون موسیٰ
جہاں سے
حضرت موسیٰ
نے اپنی قوم
کو لے کر
سمندر کے
راستے سے
گذرے تھے



آثار ثمود
مدائن صالح علیہ السلام
جو مدینہ منورہ اور تبوک کے درمیان واقع ہے

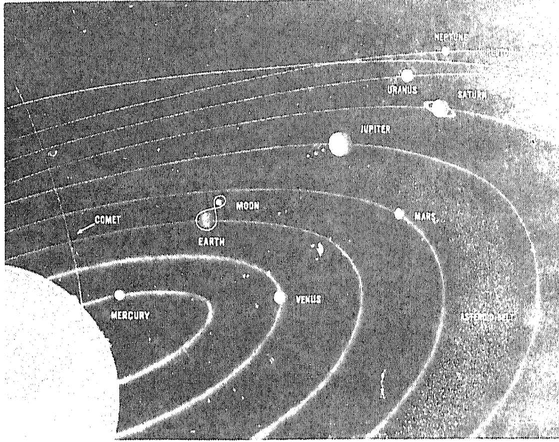
اس کنویں سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پیتی تھی۔ آنحضور صلعم نے صحابہؓ کو بھی اسی کنویں سے پانی پینے کا حکم دیا تھا جب کہ آپ "تبوک" کے لئے روانہ ہو رہے تھے۔

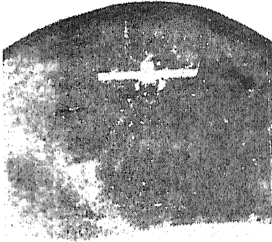
"کوہ طور" جہاں حضرت موسیٰ
کو خدا کا دیدار ہوا تھا۔ واقع (ملک فلسطین)

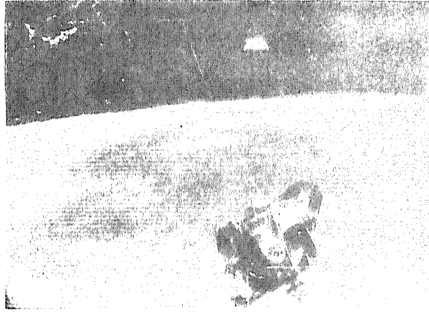


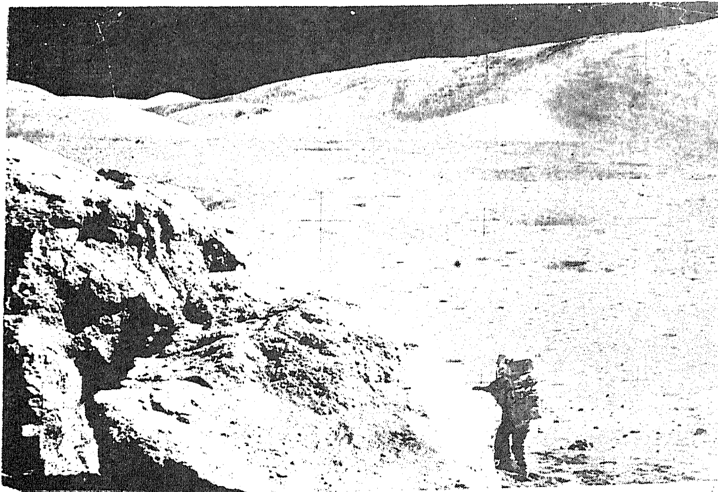
آثار ثمود

قرآن کی صداقت
موجودہ سائنس
کی ترقی سے
ظاہر و باہر ہو رہی ہے
چند بولتی تصویریں









قرآن مجید میں حسبِ ذیل انبیاءؑ کا کتنی جگہ تذکرہ آیا ہے۔

حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چار (۴) جگہ نام آیا ہے ۔ اور اسم احمدؐ اور اسم محمودؐ صرف ایک ایک جگہ آیا ۔

نام	تعداد	
حضرت سیدنا آدمؑ	25	بار
حضرت سیدنا ادریسؑ	2	بار
حضرت سیدنا نوحؑ	43	بار
حضرت سیدنا ہودؑ	7	بار
حضرت سیدنا صالحؑ	8	بار
حضرت سیدنا ابراہیمؑ	69	بار
حضرت سیدنا لوطؑ	27	بار
حضرت سیدنا اسمٰعیلؑ	12	بار
حضرت سیدنا اسحٰقؑ	13	بار
حضرت سیدنا یعقوبؑ	16	بار
حضرت سیدنا یوسفؑ	27	بار
حضرت سیدنا ایوبؑ	4	بار
حضرت سیدنا موسیٰؑ (حد ضعفظا)	136	بار
حضرت سیدنا ہارونؑ	20	جگہ
حضرت سیدنا شعیبؑ	11	بار
حضرت سیدنا الیاسؑ	3	جگہ

نام	تعداد	
حضرت سیدنا داؤدؑ	16	بار
حضرت سیدنا سلیمانؑ	17	بار
حضرت سیدنا الیسعؑ	2	ایک جگہ
حضرت سیدنا ذوالکفلؑ	2	جگہ
حضرت سیدنا عزیرؑ	1	ایک جگہ
حضرت سیدنا یونسؑ	4	جگہ
حضرت سیدنا زکریاؑ	7	جگہ
حضرت سیدنا یحیٰؑ	5	جگہ
حضرت سیدنا عیسیٰؑ	33	جگہ

☆ خاتم النبین حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا (4) بار)



حُسنِ یوسفؑ دمِ عیسیٰؑ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

قرآن اور تذکرہ انبیاءؑ

(۱) قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کے تذکروں میں سب سے پہلے ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام کا تذکرہ جو پچیس آیات میں پچیس مرتبہ آیا ہے۔ جو ذیل کی جدول سے ظاہر ہوتا ہے۔

سورة	آیات	سورة	آیات
البقر	31,33,34,35,37	الکهف	50
آل عمران	33,59,	مریم	58
المائده	27	طه	115,116,117,120,121
الاعراف	11,19,26,27,31,35,172	یس	60
الاسراء	61,70		

(۲) قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ السلام کا اسم گرامی تینتالیس بار آیا ہے۔ جس کا ثبوت مسطورہ ذیل جدول سے ہوتا ہے۔

سورة	آیات	سورة	آیات
نساء	163	الاعراف	69
ال عمران	33	الموعمون	23
الانعام	74	العنکبوت	14
الاعراف	59	الشوری	13
هود	25	الحدید	
الانبیاء	76	نوح	1,21,26
توبه	17	الاحزاب	7
یونس	71	الصفات	75,9
هود	32,36,42,45,46,48,49	ص	12
ابراهیم	9	غافر (مومن)	5,31
الاسراء	3,17	ق	12
مریم	58	الذاریات	46
الحج	42	النجم	52
الفرقان	37	القمر	9
الشعراء	105,106,116	التحریم	10

۳) قرآن مجید میں حضرت ادریس علیہ السلام کا نام صرف دو جگہ آیا ہے ۔ مریم اور سورہ انبیاء میں

سورة	آیات	سورة	آیات
مریم	56	انبیاء	85

۴) قرآن مجید میں حضرت ہود علیہ السلام کا اسم گرامی سات مرتبہ آیا ہے جو ذیل کے نقشہ سے ظاہر ہے۔

سورة	آیات	سورة	آیات
اعراف	65	هود	50,53,58,60,89
شعراء	124		

۵) قرآن مجید میں حضرت صلح علیہ السلام کا نام آٹھ جگہ آیا ہے۔

سورة	آیات	سورة	آیات
اعراف	77	شعراء	142
توبه	120	فاطر	10
هود	46,62,89	التحریم	4

۶) قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کا اسم گرامی مکی اور مدنی دونوں سورتوں میں موجود ہے ۔مندرجہ ذیل جدول ان تمام سورتوں اور آیتوں کو ظاہر کرتی ہے جن میں ان کا ۶۹ جگہ ذکر آیا ہے۔

سورة	آیات	سورة	آیات
البقرة	124,125,125,126,127,130	الانعام	74,75,83
	132,133,135,136,140,258	توبه	161
	258,258,260	هود	70,114,114
آل عمران	33,65,67,68,84,95,97	یوسف	69,74,75,76
النساء	54,125,125,163	ابراہیم	6,38
مریم	41,46,58	الحجر	35
الانبیاء	51,60,62,69	النحل	51
الحج	26,43,78	ص	120,123
الشعراء	69	الشوری	45
			13

سورة	آیات	سورة	آیات
العنکبوت	16,31	النجم	37
الاحزاب	7	الحدید	26
الصافات	83,104,109	المتحنة	4,4
الزخوف	26	اعلی	19
الذاریات	24		

۷) حضرت اسمعیل علیہ السلام کا نام قرآن مجید میں بارہ جگہ آیا ہے۔

سورة	آیات	سورة	آیات
البقر	125,127,133,136,140	ابراھیم	39
آل عمران	84	مریم	54
النساء	163	الانبیاء	85
الانعام	86	ص	48

۸) قرآن مجید میں حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام سولہ جگہ آیا ہے۔

سورة	آیات	سورة	آیات
البقرة	132,133,136	آل عمران	84
الانعام	84	النساء	163
ھود	71	الانبیاء	72
یوسف	6,38,68	العنکبوث	27
مریم	6,49	ص	45

۹) قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کا نام 27 جگہ آیا ہے۔

سورة	آیات	سورة	آیات
انعام	85	مومن (غافر)	34
یوسف	4,7,8,9,10,11,17,21,29,46 51,56,58,69,76,77,80,84, 85,87,89,90,90,94,99		

۱۰) قرآن مجید میں حضرت شعیب علیہ السلام کا نام گیارہ جگہ آیا ہے۔

سورۃ	آیات	سورۃ	آیات
اعراف	85,88,90,92,92	شعراء	177,
هود	84,87,91,94	العنکبوت	36

۱۱) قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ایک سو چھتیس مرتبہ آیا ہے۔

سورۃ	آیات	سورۃ	آیات
البقر	51,53,54,55	البقر	60,61,67,87
البقر	92,108,136,246,248	طه	9,11,17,19,36,40,49,57, 61
آل عمران	84		65,67,70,77,83,86,88,91.
النساء	153,153,164	الانبیاء	48
المائده	20,22,24	الحج	44
الانعام	84,91,154	المومنون	45,49
الاعراف	103,104,115,117,122,127,	الفرقان	35
	128,131,134,138,142,142	الشعراء	10,43,45,48,52,61,63,65
	143,143,144,148,150,154		7,9,10
	155,159,160	النمل	3,7,10,15,18,19,20,29,30,
یونس	75,77,80,81,83,84,87,88	القصص	31,36,37,38,43,44,48,48,
هود	17,96,110		76
ابراهیم	5,6,8	العنکبوت	39
الاسراء	2, 101 , 101	السجدة	23,
الکهف	60,66	الاحزاب	7,69
مریم	51	الاحقاف	12,30
الصفت	114,120	الذاریات	38
غافر	23,26,27,37,53	النجم	36
فصلت	45	الصف	5
الشوری	13	النازعات	15
الزخرف	46	الاعلی	19

۱۲) قرآن مجید میں حضرت ہارون علیہ السلام کا نام ۲۰ جگہ آیا ہے ۔

سورة	آیات	سورة	آیات
البقره	248	الانبیاء	48
النساه	163	المومنون	45
الانعام	84	الفرقان	35
الاعراف	122,142	الشعراء	13,48
یونس	75	القصص	34
مریم	28,53	الصافات	114,120
طه	30,70,90,92		

۱۳) قرآن مجید میں حضرت الیاس علیہ السلام کا نام تین جگہ آیا ہے ۔

سورة	آیات	سورة	آیات
انعام	85	والصفت	123,130

۱۴) قرآن مجید میں حضرت الیسع علیہ السلام کا نام صرف دو جگہ آیا ہے۔

سورة	آیات	سورة	آیات
انعام	86	ص	48

۱۵) قرآن مجید میں حضرت داؤد علیہ السلام کا نام سولہ مرتبہ آیا ہے ۔

سورة	آیات	سورة	آیات
بقره	251	انبیاء	78,79
نساء	163	نمل	15,16
مائده	78	سبا	10,13
انعام	85	ص	17,22,24,26,30
اسراء	55		

۱۶) قرآن مجید میں حضرت سلیمانؑ کا اسم گرامی سترہ جگہ آیا ہے۔۔

سورة	آیات	سورة	آیات
بقرہ	102,102,	نمل	15,16,17,18,30,36,44
نساء	163	سباء	12
انعام	84	ص	30,34
انبیاء	78,79,81		

۱۷) قرآن مجید میں حضرت ایوب علیہ السلام کا نام چار سورتوں میں چار جگہ آیا ہے۔

سورة	آیات	سورة	آیات
النساء	163	انبیاء	83
انعام	84	ص	41

۱۸) قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کا نام چار جگہ آیا ہے۔

سورة	آیات	سورة	آیات
نساء	163	یونس	98
الانعام	86	الصافات	139

۱۹) قرآن مجید میں حضرت ذوالکفل علیہ السلام کا نام دو سورتوں میں آیا ہے۔

سورة	آیات	سورة	آیات
انبیاء	85	ص	48

۲۰) قرآن مجید میں حضرت عزیز علیہ السلام کا نام صرف ایک جگہ آیا ہے۔

سورة	آیات
توبہ	30

۲۱) قرآن مجید میں حضرت زکریا علیہ السلام کا نام سات جگہ آیا ہے۔

سورة	آیات	سورة	آیات
آل عمران	37,37,38	مریم	2, 7
انعام	86	انبیاء	89

۲۲) قرآن مجید حضرت یحیٰ علیہ السلام کا اسم گرامی پانچ بار آیا ہے ۔

سورۃ	آیات	سورۃ	آیات
آل عمران	39	مریم	2,12
الانعام	85	الانبیاء	90

۲۳) قرآن مجید کی تیرہ سورتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام آیا ہے ۔ ان میں سی کسی جگہ نام مبارک عیسیٰ (یسوع) سے یاد کیا گیا ہے اور کسی جگہ "مسیح" اور کسی مقام پر کنیت "ابن مریم" کے اظہار کے ساتھ ۹۹ جگہ آیا ہے ۔

سورۃ	آیات		
	عیسیٰ	مسیح	ابن مریم
البقرۃ	78,136,253	-	87,253
آل عمران	45,52,55,59,84	45	45
النساء	157,163,171	157,171,172	157,171
المائدہ	46,78,110,112,114,216	17,17,72,72,75	17,17,46,72,78 110,112,114,116
انعام	85,	-	85
توبہ	-	30,31	31
مریم	34		34
مومنون	50	-	50
الاحزاف	7	-	7
الشوری	13	-	-
الزخرف	63	1	57
الحدید	27	-	27
الصف	6,14	-	6,14

۲۴ ۔ قرآن مجید میں جن آیات میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی کے اوصاف عالی کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا اس کی تفصیل مسطورہ ذیل نقشہ سے ظاہر ہوتی ہے ۔ اس نقشہ میں نبی اور رسول کے علاوہ جن اسماء اور اوصاف کی تفصیل مسطور ہے وہ یہ ہیں :- (۱) محمدؐ (۲) احمد (۳) عبداللہ (۴) شاھد (۵) بشیر (۶) نذیر (۷) مبشر (۸) مذکر (۹) عزیز (۱۰) رؤف (۱۱) رحیم (۱۲) امین (۱۳) مزمل (۱۴) مدثر (۱۵) منذر (۱۶) ھادی (۱۷) یٰسین (۱۸) رحمۃ (۱۹) نعمۃ (۲۰) طٰہٰ (۲۱) نور (۲۲) حق (۲۳) سراج منیر (۲۴) شہید (۲۵) داعی اللہ (۲۶) خاتم النبین (۲۷) نبی (۲۸) رسول (۲۹) عبدہ ۔

حروفِ ندا "یا" کہہ کر خدا کی خاص مخاطبت

○

آنحضور صلعمؐ سے مخاطبت

* یا ایہا المزمل ـــــــــ ایک جگہ
* یا ایہا المدثر ـــــــــ ایک جگہ
* یا ایہا الرسول ـــــــــ 3جگہ
* یا ایہا النبیؐ ـــــــــ 13جگہ

یا آدم است پدرِ انبیاء خطاب است
یا ایہا النبیؐ خطاب محمدؐ است

○

آنحضورؐ کی ازواجِ مطہرات سے مخاطبت

یانساء النبیؐ دو جگہ

انبیاء علیہم السلام سے مخاطبت

* یا آدمؑ ـــــــــ پانچ جگہ
* یا نوحؑ ـــــــــ دو جگہ
* یا ابراھیمؑ ـــــــــ ایک جگہ
* یا موسیٰؑ ـــــــــ سات جگہ
* یا داؤدؑ ـــــــــ ایک جگہ
* یا یحییٰؑ ـــــــــ ایک جگہ

"اہلِ ایمان" سے مخاطبت

* یــاایہاالذین آمنوا ——— 88جگہ آیا ہے
* یا عبادی (یعبادی) ——— دو جگہ

عام لوگوں سے مخاطبت

* یــاایہاالناس ——— 14جگہ

"اہلِ کتاب سے مخاطبت"

* یــااھل الکتب ——— 6جگہ
* یا بنی اسرائیل ——— 4چار جگہ

بنی آدمؑ سے مخاطبت

* یــابنی آدمؑ ——— 4چار جگہ

جن وانس سے مخاطبت

* یــامعشر الجن والانس ——— 2دو جگہ

آگ اور پہاڑ سے مخاطبت

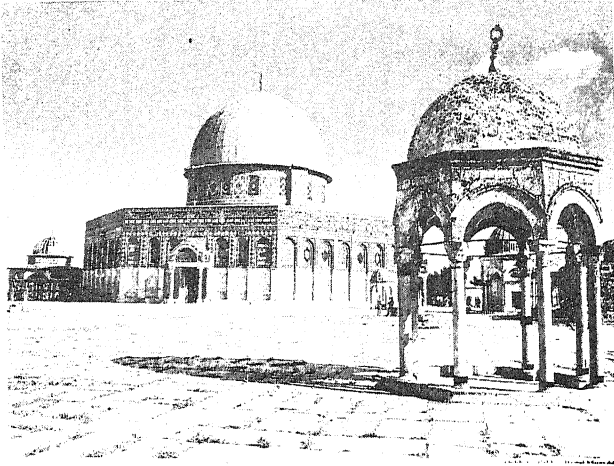
* یــانار ——— ایک جگہ
* یــاجبال ——— ایک جگہ

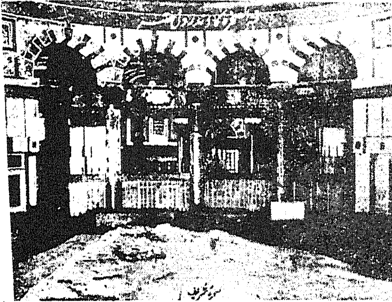
زمین اور آسمان سے مخاطبت

* یــاارض ——— ایک جگہ
* یــاسماء ——— ایک جگہ

شیطان ابلیس سے مخاطبت

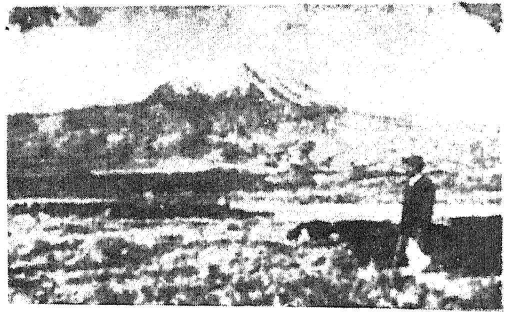
* یــاابلیس ——— دو جگہ آیا ہے۔





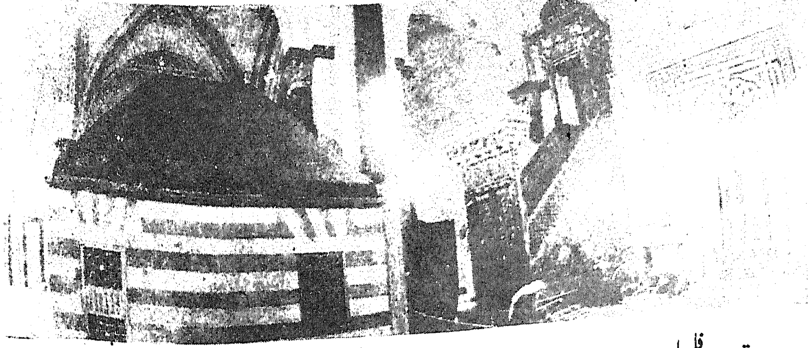




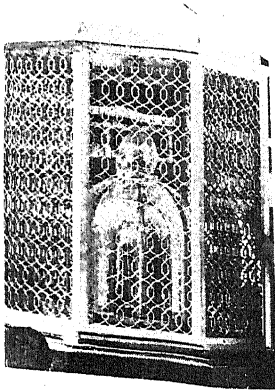


سیلون کا مشہور پہاڑ جہاں
حضرت آدمؑ نے دنیا میں
پہلا قدم رکھا تھا

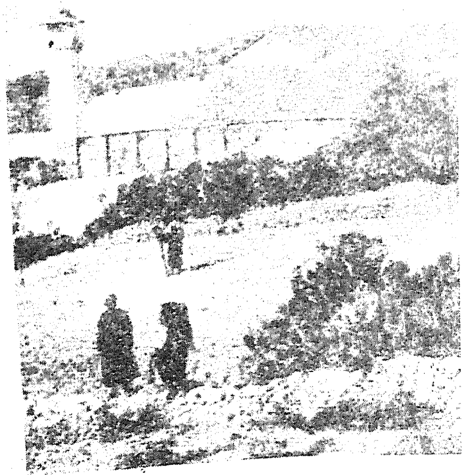
حضرت نوحؑ کی کشتی جہاں پر جا لگی ۔ "کوہ جودی"
جس کو آج کوہ ارارات آتش فشاں کہتے ہیں۔
جو "ترکی" کی سرحد پر واقع ہے



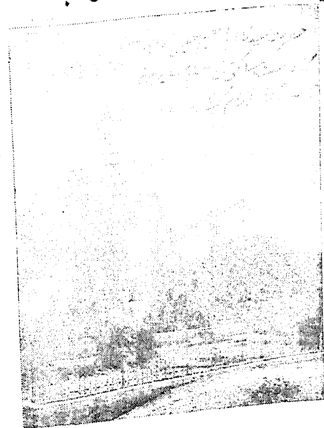
حبران (مقبوضہ فلسطین اسرائیل) میں حضرت ابراہیمؑ کی قبر۔ اسی مقام پر حضرت اسحق اور حضرت یعقوبؑ بھی آرام فرما ہیں۔



مقام ابراہیمؑ کے سامنے ہر مسلمان کو دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے



ضرت ابراہیمؑ کی مسجد اور آپؑ کی مزار واقع ہے



ابراہیمؑ

"مقام ابراہیم"
حضرت سیدنا ابراہیمؑ کے
نقوش پا FootPrints
جو خانہ کعبہ کے قریب ہے

تذکرہ انبیاء فی القرآن

قرآن میں انبیاء اور مرسلین علیہم السلام کے پچیس نام ہیں اور وہ مشاہیر انبیاء علیہم السلام ہیں:-

★ (۱) آدم علیہ السلام ۔ ابو البشر ۔ ایک گروہ نے بیان کیا ہے کہ آدم ۔ افعل کے وزن پر ادمہ سے صفت مشتق ہے جس کے معنی گندمی مٹی کے ہیں اور اسی واسطے یہ غیر منصرف ہے ۔ الجوالیقی کہتا ہے "انبیاءؑ کے نام تمام سب اعجمی ہیں ۔ مگر چار نام اس سے مستثنیٰ ہیں ۔ آدمؑ ۔ صالحؑ ۔ شعیبؑ ۔ اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابن ابی حاتم نے ابی الضحیٰ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ آدم علیہ السلام کا نام آدمؑ اس مناسبت سے رکھا گیا کہ وہ گندم رنگ کی زمین سے پیدا ہوئے تھے ۔" اور قوم کا بیان ہے کہ یہ اسم سریانی ہے اس کی اصل آدام بروزن خاتام تھی ۔ دوسرے الف کو حذف کر کے اس کو معرّب کر لیا گیا اور ثعالبی کا بیان ہے "عبرانی میں مٹی کو آدام کہتے ہیں اس واسطے مٹی کی مناسبت سے آدم علیہ السلام کا یہ نام رکھا گیا ۔" ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ آدم علیہ السلام (۹۶۰) سال زندہ رہے تھے ۔" اور نوی اپنی کتاب تہذیب میں بیان کرتے ہیں ہے کہ تواریخ کی کتابوں میں آدم علیہ السلام کا ہزار سال زندہ رہنا مشہور ہے ۔" مگر حدیث نبویؐ کی روشنی میں آپ کا حضرت داؤدؑ کو اپنی عمر سے چالیس سال دینا ثابت ہے اس لحاظ سے آپ کی عمر 960سال صحیح ہے۔

★ (۲) نوح علیہ السلام الجوالیقی کہتا ہے کہ یہ اسم بھی معرب ہے ۔ اور کرمانی نے اسپر اتنا اور بڑھایا ہے کہ سریانی زبان میں اس کے معنی ہیں شاکر اور حاکم ۔ مستدرک میں بیان کرتا ہے کہ نوحؑ کی وجہ تسمیہ ان کا اپنی ذات کے بابت بکثرت رونا تھا اور ان کا نام عبدالغفار ہے ۔" اور حاکم ہی یہ بھی کہتا ہے کہ "اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم نوح علیہ السلام کے ادریس علیہ السلام سے قبل ہونے کو مانتے ہیں اور کسی دوسرے راوی کا قول ہے کہ وہ نوح علیہ السلام بن لمک (لام مفتوح ۔ میم ساکن اور میم کے بعد کاف) ابن متوشلخ (میم مفتوح ۔ تاء مضمومہ ۔ شین اور لام مفتوحہ) ابن اخنوخ (خاء معجمہ مفتوح ۔ نون خفیفہ مضموم واؤ اور پھر خا ساکن) اور اخنوخ ہی بقول مشہور ادریس علیہ السلام ہیں ۔ اور طبرانی ۔ ابی ذرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے نبی کون ہیں ۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ آدم "میں نے کہا پھر کون ؟ ارشاد کیا "نوح علیہ السلام اور آدمؑ اور نوحؑ کے مابین بیس (۲۰) قرن (صدیاں) ہیں ۔" اور مستدرک میں ابن عباسؓ سے مروی ہے انھوں نے کہا "

آدمؑ اور نوحؑ کے مابین دس قرن (صدیوں کا فاصلہ) تھا۔" اور مستدرک ہی میں ابن عباسؓ ہی سے مرفوعاً مروی ہے کہ "خدا تعالیٰ نے نوحؑ کو چالیس (۴۰) سال کی عمر میں رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا تھا۔ پس وہ نو سو پچاس (۹۵۰) سال اپنی قوم میں زندہ رہ کر انہیں خدا کی طرف بلاتے رہے۔ اور طوفان کے بعد ساٹھ سال زندہ رہے یہاں تک کہ ان کے سامنے ہی آدمیوں کی کثرت ہوگئی اور وہ دنیا میں خوب پھیل گئے۔" نوویؒ کی کتاب تہذیب میں آیا ہے کہ نوحؑ تمام نبیوںؑ میں با عتبار عمر کے بہت طویل عمر پانے والے شخص ہیں۔ قرآن میں آپ کی عمر **الف سنة الاخمسین عاماہ** ○ پچاس کم ہزار سال ۹۵۰ سال بتائی ہے۔ (۲/۱۴)

★ (۳) ادریس علیہ السلام کہا گیا ہے کہ وہ نوح علیہ السلام سے قبل گزرے ہیں۔ ابن اسحاق کا قول ہے۔ "ادریس علیہ السلام آدم علیہ السلام کی اولاد میں پہلے شخص تھے جن کو نبوت کا مرتبہ عطا کیا گیا۔ اور وہ اخنوخ بن یرادین مہلائیل بن انوش بن قینان ابن شعیبؑ بن آدم علیہ السلام ہیں۔ اور وہب بن منبہ کا بیان ہے "ادریس علیہ السلام نوحؑ کے جد ہیں جن کو خنون کہا جاتا ہے اور یہ نام سریانی زبان کا اسم ہے۔ اور ایک قول ہے کہ نہیں یہ اسم عربی زبان کا لفظ اور دراستہ سے مشتق ہے جس کی وجہ یہ تھی کہ ادریس علیہ السلام صحف آسمانی کا درس بکثرت دیا کرتے تھے۔" اور مستدرک میں ایک کمزور سی سند کے ساتھ حسن سے بواسطہ سمرہ مروی ہے کہ انھوں نے کہا "نبی اللہ ادریسؑ سفید رنگ دراز قامت۔ بڑے پیٹ والے۔ اور چوڑے سینہ والے تھے۔ ان کے جسم پر بال بہت کم تھے اور سر پر بکثرت بال تھے۔ ان کی ایک آنکھ دوسری آنکھ سے بڑی تھی۔ اور ان کے سینہ میں ایک سفید داغ تھا جو مرض برص کا داغ نہ تھا۔ بلکہ وہ ایک مہر نبوت تھا۔ پھر جب کہ اللہ پاک نے اہل زمین کے ظلم اور احکام الہیٰ میں تعدی کرنے کی نہایت بری حالت دیکھی تو ادریسؑ کو چھٹے آسمان پر اٹھالیا۔ اور وہ اسی امر کی بابت فرماتا ہے" **و رفعناہ مکانا علیا** " اور ابن قتیبہ نے ذکر کیا ہے کہ "جس وقت ادریس علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اس وقت ان کا سن تین سو پچاس سال کا تھا۔" اور ابن حبان کی صحیح میں آیا ہے کہ "ادریس علیہ السلام نبی سول تھے اور وہ پہلے شخص تھے جنھوں نے قلم سے کتابت ایجاد کی۔ اور مستدرک میں ابن عباسؓ سے مروی ہے انھوں نے کہا کہ "نوح علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام کے مابین ایک ہزار سال کی مدت کا فاصلہ تھا۔"

★ (۴) ابراہیم۔ جوالیقی کہتا ہے۔ یہ ایک قدیم اسم ہے اور عربی نہیں۔ اہل عرب نے اس کا تکلم کئی وجوہ پر کیا ہے جن میں سے مشہور تر وجہ ابراہیم علیہ السلام ہے۔ اور انھوں نے ابراہام

بھی کہا ہے قراءت سبعہ میں اس کو ابراہم حذف یا کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ اور ابراہم سریانی اسم ہے اس کے معنی ہیں۔ "اب رحیم" مہربان باپ اور کہا گیا ہے کہ ابرہم البرہمتہ سے مشتق ہے۔ اور اس کے معنی ہیں شدۃ النظر۔ اس بات کی حکایت کرمانی نے اپنی کتاب العجائب میں کی ہے ابراہیم علیہ السلام آزر کے بیٹے ہیں آزر کا نام تارح تھا۔ اور ناحور شاروخ کے بیٹے ہیں۔ ابن راغو ابن فالخ یا ابن عابر ابن شالخ۔ ابن ازفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیمؑ تخلیق آدم علیہ السلام کے بعد دو ہزار سال کے انتہائی سرے پر پیدا ہوئے۔ اور مستدرک میں ابن المسیب کے طریق پر ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا۔ "ابراہیم نے ایکسو بیس (۱۲۰) سال کے بعد ختنہ کرایا تھا اور وہ دو سو سال کی عمر پا کر فوت ہوئے۔" اور نووی وغیرہ نے ایک قول کی حکایت کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام ایکسو پچھتر (۱۷۵) سال زندہ رہے تھے۔

★ (۵) اسماعیلؑ :۔ جوالیقی کا قول ہے کہ یہ نام آخر میں ن کے ساتھ اسماعین بھی کہا جاتا ہے۔ نووی وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم آپؑ ہی کی نسل سے ہیں۔

★ (۶) اسحاقؑ :۔ یہ اسماعیلؑ کی ولادت چودہ سال بعد پیدا ہوئے اور ایک سو اسی برس (۱۸۰) زندہ رہے۔ اور بو علی ابن مشکویہ نے کتاب ندیم الفرید میں ذکر کیا ہے عبرانی زبان میں اسحاق کے معنی ہیں۔ ضحاک (بہت ہنسنے والا)

★ (۷) یعقوبؑ :۔ یہ ایک سو سینتالیس (۱۴۷) سال زندہ رہے۔

★ (۸) یوسفؑ۔ ابن حبان کی صحیح میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مرفوعاً مروی ہے "کریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیمؑ" اور مستدرک میں حسن سے مروی ہے کہ یوسفؑ بارہ سال کے تھے جب کہ وہ اندھے کنوے میں ڈالے گئے اور وہ اسی سال کے بعد اپنے باپ سے ملے اور انھوں نے ایک سو بیس (۱۲۰) سال عمر پا کر وفات پائی۔ اور صحیح حدیث میں مروی ہے کہ یوسفؑ کو حسن کا نصف حصہ عطا ہوا تھا۔ اور بعض علماء نے یوسفؑ کو مرسل (رسول) بتایا جس کی دلیل خداوند پاک کا قول " **ولقد جاکم یوسف من قبل بالبینات** " ہے۔

★ (۹) لوطؑ :۔ ابن اسحان کہتا ہے " وہ لوطؑ ابن ہاران بن آزر ہیں۔ اور مستدرک میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا " لوطؑ ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے۔"

(۱۰) ہودؑ :۔ کعب رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے "ہودؑ آدم سے نہایت مشابہ تھے۔" اور ابن مسعود کہتے ہیں وہ بڑے مستقل مزاج اور صابر آدمی تھے۔" ان دونوں روایتوں کی تخریج حاکم نے مستدرک میں کی ہے اور ابن ہشام نے کہا ہے "ہودؑ کا نام عابر بن ارفخشد بن سام بن نوحؑ ہے۔ اور کسی دوسرے شخص کا قول ہے کہ ہودؑ کے نسب کے بارے میں رائج قول یہ ہے کہ وہ ہودؑ بن عبداللہ بن ریاح بن حاوز ابن عاد بن عوص بن ارم ابن سام بن نوحؑ ہیں۔

★ (۱۱) صالحؑ :۔ وہب نے کہا ہے "وہ عبید کے بیٹے ہیں اور عبید بن حایر بن ثمود بن حایر بن سام بن نوح علیہ السلام ہیں۔ وہ سن تمیز کو پہنچتے ہی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوئے۔ وہ سرخ سفید رنگت کے آدمی اور نرم اور خوشنما بالوں والے تھے۔ پس وہ اپنی قوم میں چالیس سال تک رہے۔ اور نوف الشامی بیان کرتا ہے کہ "صالحؑ ملک عرب کے پیغمبر تھے۔ جس وقت خداوند پاک نے قوم عاد کو ہلاک کر دیا تو اس کے بعد ثمود کی آبادی بڑھی اور انھوں نے قوم ثمود کو جب کہ وہ سن رسیدہ ہو چلے اس وقت خدا کی طرف بلایا۔ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ کے مابین بجز ہودؑ اور صالحؑ کے وئی اور نبی نہیں ہوا ہے۔" ان دونوں روایتوں کی تخریج حاکم نے مستدرک میں کی ہے اور ابن حجر اور دیگر علماء کا قول ہے کہ قرآن اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ثمود کی قوم۔ قوم عاد کے بعد ہوئی تھی جس طرح پر کہ قوم عاد قوم نوحؑ کے بعد ہوئی تھی۔" اور ثعلبی کہتا ہے اور پھر ثعلبی سے نووی اپنی کتاب تہذیب میں یہی قول نقل کرتا ہے۔ اور اس کو اس نے ثعلبی کے خط ہی سے نقل کیا ہے کہ "صالح علیہ السلام عبید کے بیٹے ہیں۔ اور ان کا نسب نامہ یہ ہے۔ عبید بن اسنیف بن ملشج بن عبید بن حاذر بن ثمود بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوحؑ۔ خدا نے ان کو ان کی قوم کی طرف مبعوث فرمایا بحالیکہ وہ نوجوان تھے اور ان کی قوم کے لوگ عرب کے باشندے تھے ان کے مکانات حجاز اور شام کے مابین تھے۔ صالحؑ ان لوگوں میں بیس (۲۰) سال تک مقیم رہے۔ اور انھوں نے شہر مکہ میں وفات پائی۔ جب کہ ان کی عمر اٹھاون سال کی تھی۔

★ (۱۲) شعیبؑ :۔ ابن اسحاق نے کہا ہے "وہ میکاییل یشجن بن لادی بن یعقوب علیہ السلام ،۔ اور میں نے نووی کی کتاب تہذیب میں اسی کے خط (قلمی نسخہ) میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ " بؑ بن میکاییل بن یشجن بن مدین ابن ابراہیم خلیل اللہؑ خطیب الانبیاء کہلاتے تھے اور وہ دو ں کی جانب رسول بنا کر مبعوث کئے گئے تھے۔ اہل مدین اور اصحاب الایکتہ کی طرف وہ بڑے ی تھے اور آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔" ابن کثیر کا قول ہے۔ اور اس پر یہ بات بت کرتی ہے کہ ان قوموں میں سے ہر ایک کو ناپ اور تول میں کمی نہ کرنے اور پورا پورا ناپ

تول کردینے کی نصیحت کی گئی ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہی قوم سے ہیں۔ اور پہلے راوی یعنی ابن اسحاق نے اس نقل سے احتجاج کیا ہے جس کی تخریج اسدّی اور عکرمة سے کی گئی ہے کہ ان دونوں صاحبوں نے کہا ہے خدا تعالیٰ نے بجز شعیب علیہ السلام کے اور کسی پیغمبر کو دو مرتبہ نبوت کے ساتھ مبعوث نہیں فرمایا۔ ان کو ایک بار قوم مدین کی طرف بھیجا۔ اور اس قوم پر اللہ پاک نے ڈراونی صدا مسلّط کی بوجہ نافرمانی اور دوسری دفعہ شعیبؑ اصحاب الایکتہ کی طرف ہی نبی بنا کر بھیجے گئے اور ان لوگوں نے بھی نافرمانی کے عقاب میں "یوم الظلة" (سایہ کا دن ان کے سروں پر پہاڑ جھک کر سائبان کی طرح بن گیا تھا۔ اور آخر وہ گر پڑا۔ جس کے نیچے سب لوگ دب کر رہ گئے۔ ترجمہ کا عذاب بھگتا۔" اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ "قوم مدین اور اصحاب الایکتہ دو قومیں تھیں اور خدائے پاک نے ان دونوں قوموں کی ہدایت کے لئے شعیب علیہ السلام کو مبعوث بہ نبوت فرمایا تھا۔" ابن کثیرؒ کہتا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کے رفع (مرفوع بنانے) میں بھی کلام ہے۔ ابن کثیر ہی کہتا ہے کہ اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ شعیب علیہ السلام تین قوموں کی جانب نبی مبعوث ہوئے تھے اور تیسری قوم اصحاب الرسؑ تھے۔

★ (۱۳) موسیٰؑ :۔ یہ عمران بن یصھر بن قاہشت بن لاوی بن یعقوبؑ کے بیٹے تھے۔ ان کے نسب میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور موسیٰ سریانی زبان کا اسم ہے اور ابوالشیخ نے عکرمہ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ موسیٰ کا نام موسیٰ اس لئے رکھا گیا کہ وہ درخت اور پانی کے مابین ڈالے گئے تھے چنانچہ قبطی زبان میں پانی کو "مو" اور درخت کو "سا" کہتے ہیں۔ اور حدیث صحیح میں ان کی صفت یوں آئی ہے کہ وہ گندم رنگ۔ دراز قامت۔ اور گھونگھریالے بالوں والے تھے کہ وہ (قبیلہ) شنوۃ کے آدمی تھے۔" ثعلبی کا قول ہے کہ وہ ایک سو بیس سال زندہ رہے۔

★ (۱۴) ہارونؑ :۔ موسیٰ علیہ السلام کے حقیقی بھائی تھے اور ایک قول میں آیا ہے کہ صرف ماں جائے بھائی تھے۔ یہ دونوں قول کرمانی اپنی کتاب عجائب میں بیان کرتا ہے۔ ہارونؑ۔ موسیٰ سے زیادہ دراز قامت اور حد درجہ کے خوش بیان شخص۔ اور وہ موسیٰ سے ایک سال قبل پیدا ہوتے تھے۔ اسراء (قصہ معراج) کی بعض احادیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پانچویں آسمان پر چڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں ہارونؑ موجود تھے ان کی داڑھی آدھی سیاہ تھی اور آدھی سفید اور اس قدر لمبی تھی کہ اس کے ناف کے قریب پہنچنے میں کوئی کسر نہیں رہتی

تھی۔ میں نے کہا اے جبریلؑ یہ کون ہے؟ جبریلؑ نے جواب دیا اپنی قوم میں ہردل عزیز اور محبوب ہارونؑ بن عمران یہی ہیں۔ اور ابن مشکویہ نے ذکر کیا ہے کہ عبرانی زبان میں ہارونؑ کے معنی ہردلعزیز اور محبوب کے ہیں۔

★ (۱۵) داؤد :۔ ایشا کے بیٹے تھے (الف مکسور یائے ساکن اور شین معجمہ کے ساتھ) اور ایشا بن عوبد (بروزن جعفر) ابن باعر ابن سلمون ابن سلمون بن یخشون بن عمی بن یارب بن رام بن حضرون بن فارص بن یہودا بن یعقوب تھے۔ ترمذی میں آیا ہے کہ داؤد بڑے عبادت گزار تھے ان کو تمام انسانوں سے بڑھ کر عابد کہنا چاہیئے۔ اور کعب کا قول ہے کہ داؤدؑ کا چہرہ سرخ تھا۔ سر کے بال سیدھے اور نرم تھے۔ رنگت گوری چٹی تھی۔ داڑھی طویل تھی اور اس میں کسی قدر خم وپیچ پایا جاتا تھا۔ وہ خوش آواز اور خوش خلق تھے اور خدا تعالیٰ نے ان کو نبوت اور دنیاوی سلطنت دونوں چیزیں اکٹھا عطا فرمائی تھیں۔ نووی کا بیان ہے کہ اہل تاریخ کے قول سے داؤدؑ کا ایک سو برس زندہ رہنا معلوم ہوتا ہے از آنجملہ چالیس سال ان کی حکمرانی کا زمانہ رہا۔ اور ان کے بارہ فرزند تھے۔ ان میں سے ایک پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں۔

★ (۱۶) سلیمانؑ ۔ داؤد کے فرزند ارجمند ہیں۔ کعب نے بیان کیا ہے کہ وہ سرخ سفید۔ گداز بدن کشادہ پیشانی ستھرے اور خوش اندام شخص تھے اور ان کے مزاج میں عجز و انکسار کی محمودِ صفت پائی جاتی تھی۔ ان کے والد ماجد داؤد باوجود ان کی کم سنی کے بہت سے امور میں ان سے مشورہ لیا کرتے تھے جس کی وجہ سلیمانؑ کا وفور علم ودانش سے بہرہ ور ہونا تھا۔ ابن جبیر نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا تمام دنیا کی سلطنت دو مومنوں کو ملی تھی سلیمان اور ذوالقرنین کو اور دو کافروں نے تمام روئے زمین پر حکمرانی کی ہے نمرود اور بخت نصر نے اہلِ تاریخ بیان کرتے ہیں کہ سلیمانؑ تیراہ (۱۳) سال کی عمر میں تخت سلطنت پر جلوس فرما ہوئے اور اپنے تاریخ جلوس سے چار سال بعد بیت المقدس کی تعمیر آغاز کی اور ترپن (۵۳) سال کی عمر میں دنیا سے رحلت فرما گئے۔

★ (۱۷) ایوبؑ :۔ ابن اسحان کہتا ہے صحیح یہ ہے کہ وہ قوم بنی اسرائیل سے تھے۔ اور ان کے نسب کے بارے میں بجزاس بات کے اور کوئی صحیح بات معلوم نہیں ہوسکی ہے کہ ان کے والد کا نام ابیض تھا۔ اور ابن جریر نے کہا ہے کہ وہ ایوب بن موص اور ابن روح بن عیص بن اسحاقؑ ہیں۔ اور ابن عساکر نے حکایت کی ہے کہ ایوبؑ کی والدہ لوطؑ کی بیٹی تھیں اور ان کے والد ان لوگوں میں سے تھے جو کہ ابراہیمؑ پر ایمان لائے تھے اور اس اعتبار پر تو وہ موسیٰؑ سے قبل

گزرے ہیں۔ اور ابن جریر نے کہا ہے کہ وہ شعیبؑ کے بعد تھے۔ اور ابن ابی خیمہ کا بیان ہے کہ ایوبؑ نبی اللہ سلیمانؑ کے بعد ہوئے ہیں۔ اور جس وقت وہ مرض وغیرہ کی آزمائش میں ڈالے گئے اس وقت ان کی عمر (۷۰) ستر سال کی تھی اور سات سال کی مدت تک وہ بلائیں بستلا رہے اور دو قول اس مدت کے تیرہ (۱۳) اور تین (۳) سال ہونے کی بابت بھی آئے ہیں۔ اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ ایوبؑ کی مدت عمر ترانوے (۹۳) سال تھی۔

★ (۱۸) ذوالکفلؑ :۔ بیان کیا گیا ہے کہ وہ ایوبؑ کے بیٹے تھے۔ وہب سے کتاب مستدرک میں مروی ہے اللہ پاک نے ایوبؑ کے بعد ان کے فرزند بشر بن ایوبؑ کو مبعوث بہ نبوت فرمایا اور ان کا نام ذوالکفل رکھا۔ ان کو حکم دیا کہ مخلوق کو میری توحید خدا کے ایک ماننے کی دعوت دو۔ وہ تمام عمر وقت وفات تک شام میں مقیم رہے اور انھوں نے پچھتر (۷۵) سال عمر پائی۔ اور کرمانی کی کتاب العجائب میں آیا ہے کہ ذوالکفل کے بابت کئی مختلف اقوال آئے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ وہ یوشع بن نون ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ ایک نبی ہیں جن کا نام ہی ذوالکفل تھا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ایک مرد صلح تھے انھوں نے چند باتوں کی کفالت اور ذمہ داری کی تھی۔ اور پھر ان کو پوری طرح بنا بھی دیا تھا (اس لئے یہ نام پڑ گیا)۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ زکریا علیہ السلام ہیں جن کا ذکر قولہ تعالیٰ " **وکفلھا زکریا** " میں آیا ہے۔ اور ابن عساکر کہتا ہے کہ ایک قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک بنی تھے اور اللہ پاک نے ان کے لئے یہ کفالت فرمائی تھی کہ ان کے عمل میں دوسرے انبیاء علیہم السلام کے اعمال سے دگنا اجر عطا فرمائے گا۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ کوئی نبی نہ تھے بلکہ بات یہ تھی کہ الیسع علیہ السلام نے ان کو اپنا خلیفہ بنایا تھا۔ اور انھوں نے ان سے یہ کفالت کی تھی کہ دن کو روزہ رکھا کریں گے۔ اور شب کو عبادت الٰہی کرتے رہیں گے۔ اور کہا گیا ہے کہ نہیں بلکہ اس نے یہ ذمہ داری لی تھی کہ ہر روز ایک سو رکعت نماز پڑھا کرے گا۔ اور ایک قول میں آیا ہے کہ وہ " السیع " ہیں اور ان کے دو نام ہیں۔

★ (۱۹) یونسؑ :۔ یہ متی کے بیٹے ہیں اور عبدالرزاق کی تفسیر میں آیا ہے کہ متی ان کی والدہ کا نام تھا اور ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ قول اس حدیث کی شہادت سے مروی ہے جو کہ ابن عباسؓ سے صحیح میں مروی ہے اور انھوں نے یونس علیہ السلام کی نسبت ان کے باپ کی طرف کی ہے۔ پس یہی بات صحیح تر ہے اور مجھ کو کسی خبر میں یونس علیہ السلام کے اتصال پر آگاہی ہی نہیں حاصل ہوئی ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ یونس ایرانی ملوک الطوائف کے زمانہ میں تھے۔ ابن ابی حاتم نے مالک سے روایت کی ہے کہ یونس علیہ السلام مچھلی کے شکم میں چالیس (۴۰) روز تک رہے تھے۔

اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سات دن کی بابت روایت آئی ہے۔ اور قتادہ رضی اللہ عنہ تین ہی دن کی بابت کہتے ہیں۔ اور شعبی سے مروی ہے کہ یونس علیہ السلام کو مچھلی نے چاشت کے وقت نگل لیا تھا اور شام کو انھیں پھر اگل دیا۔ لفظ یونس علیہ السلام میں چھ لغتیں ہیں۔ نون کی تثلیث (تینوں حرکات فتحہ۔ ضمہ۔ اور کسرہ کے ساتھ پڑھنا) واؤ اور ہمزہ دونوں کے ساتھ اور مشہور قراءت ضمہ نون کے ساتھ ہے مع واؤ کے ابو حیان کہتا ہے طلبہ بن مصرف نے یونس اور یوسف۔ کسرہ کے ساتھ قراءت کی ہے اور مراد یہ لی ہے کہ ان دونوں لفظوں کو انس اور اسف سے مشتق قرار دے۔ مگر یہ قراءت شاذ ہے۔

★ (۲۰) الیاسؑ :۔ ابن اسحقؒ نے کتاب المبتدا میں بیان کیا ہے کہ وہ الیاس بن یاسین بن فخاص بن العیزار بن ہارون (موسیٰ علیہ السلام کے بھائی) ابن عمران ہیں۔ اور ابن عسکر نے بیان کیا ہے " القبتی نے حکایت کی ہے کہ الیاس علیہ السلام یوشع علیہ السلام کے سبط (کنبہ) سے ہیں۔ " وہب نے کہا ہے کہ الیاسؑ کو بھی ویسی ہی جاودانی عمر عطا ہوئی ہ جیسی کہ خضرؑ کو اور زمانہ کے اخیر (قیامت کے قرب) تک باقی رہیں گے۔ اور بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ الیاس علیہ السلام ہیں جو کہ ادریسؑ تھے یعنی دونوں ایک ہی نبی کے نام ہیں اور یہ بیان عنقریب آئے گا۔ الیاس کا ہمزہ قطعی ہے اور یہ عبرانی اسم ہے۔ اس کے آخر یا اور نون بھی زیادہ کیا گیا " **قال تعالٰی سلام علے اِلیاسین** " جیسے کہ ادریس علیہ السلام کے بارے میں لوگوں نے ادراسین بھی کہا ہے۔ اور جس شخص نے اس آیت کی قراءت " **آل یا سین** " کی ہے تو اس کی نسبت کہا گیا ہے اس سے آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہے۔

★ (۲۱) الیسعؑ :۔ جبیر بیان کرتے ہیں " وہ اخطوب بن العجوز " کے فرزند ہیں۔ عام لوگ اس اسم کی قراءت ایک ہی مخفف لام کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور بعض لوگوں نے اس کی قراءت " **اللیسع** " دو لاموں اور تشدید کے ساتھ کی ہے۔ اور اس اعتبار پر یہ اسم عجمی ہے اور پہلے قرات کے اعتبار پر بھی وہ ایسا ہی (یعنی عجمی) ہے مگر ایک قول اس کے عربی اور فعل سے منقول ہونے کا ہے یعنی کہ وہ " **وسع یسع** " سے منقول ہے۔

★ (۲۲) زکریاؑ :۔ سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی ذریت میں تھے اور اپنے بیٹے کے قتل کئے جانے کے بعد یہ بھی قتل کردیئے گئے۔ جس روز ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے حصول فرزند کی بشارت ملی تھی اس دن ان کا سن بانوے (۹۲) سال کا تھا۔ اور اس بارے میں دو قول یہ بھی آئے ہیں کہ ان کی عمر اس وقت ننانوے (۹۹) اور ایک سو بیس سال کی باختلاف قولین تھی۔ اور زکریا

اسم عجمی ہے اس کے تلفظ میں سات لغتیں آئی ہیں جن میں سے مشہور تر لغت مدّ کی ہے اور دوسری لغت قصر کی ہے اور ساتوں قراء توں میں اس کی قراءت مدّ اور قصر دنوں کے ساتھ ہوئی ہے اور زکریا حرف یا کی تشدید اور تخفیف دونوں کے ساتھ ۔ اور زکر مثل قلم کے بھی بڑھا گیا ہے۔

★ (۲۳) یحیٰؑ :۔ زکریا علیہ السلام کے بیٹے اور سب سے پہلے شخص ہیں جن کا نام یحیٰ رکھا گیا۔ یہ بات نص قرآن سے ثابت ہوئی ہے یہ عیسیٰ علیہ السلام سے چھ ماہ قبل پیدا ہوئے تھے اور بچپن ہی میں مرتبہ نبوت پر فائز ہوئے ۔ یہ ظلم سے قتل کئے گئے اور ان کے قاتلوں پر خداوند پاک نے بخت نصیر کو اور اس کی فوجوں کو مسلط کیا۔ یحییٰ ایک عجمی اسم ہے اور ایک قول میں اس کو عربی اسم بتایا گیا ہے ۔ واحدی کہتا ہے کہ " یہ اسم دونوں قولوں یعنی عجمی اور عربی ہونے کے اعتبار پر منصرف نہیں ہوتا۔ "الکرمانی کہتا ہے کہ اور وہ دوسرے (عربی اسم ہونے کے) اعتبار یحییٰ کے نام سے اس لئے موسوم ہوئے کہ خداوند کریم نے ان کو ایمان کے ساتھ زندہ کیا تھا۔ (حیات ایمانی دی تھی) اور کہا گیا ہے کہ اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ انھوں نے اپنی ماں کے رحم کو زندہ کیا تھا (یعنی وہ بانجھ تھیں مگر ان کے ساتھ حاملہ ہونے سے ان کے رم کو حیات تولید ملی) اور ایک وجہ تسمیہ یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ وہ شہید ہوئے تھے اور شہید زندہ ہوا کرتے ہیں اس لئے ان کا یہ نام مشہور ہوا ۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یحییٰ کے معنی ہیں " یموت " (وہ مرجائیں گے) اس طریقہ پر جس طرح کہ مہلکتہ کو مفازۃ اور "سدنبج " (مار گزیدہ) کو سلیم کہا جاتا ہے۔

★ (۲۴) عیسیٰ : ابن مریمؑ بنت عمران ۔ خداوند پاک نے ان کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔ ان کے حمل میں رہنے کی مدت ایک ساعت تھی ۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ تین ساعتیں حمل میں رہے ۔ پھر ایک قول چھ ماہ ۔ اور دوسرا قول نوماہ (۹) تک حمل میں رہنے کا بھی ہے ۔ اور ان کی والدہ مریمؑ ان کی ولادت کے وقت دس (۱۰) سال کی ۔ اور بقول بعض پندرہ سال کی تھیں ۔ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے ۔ رفع کے وقت ان کی عمر (۳۳) سال کی تھی اور احادیث میں آیا ہے کہ وہ پھر آسمان سے اتریں گے ۔ دجال کو ماریں گے ۔ شادی کریں گے ۔ ان کے اولاد ہوگی ۔ وہ حج ادا کریں گے ۔ اور روئے زمین پر سات سال تک ٹھیریں گے ۔ پھر وفات پائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر حجرہ صدیقہ " میں مدفون ہوں گے ۔ اور حدیث صحیح میں ان کے حلیہ کا بیان یہ آیا ہے کہ وہ متوسط القامتہ اور سرخ وسفید ہیں ۔ ان کی شباہت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ کسی حمام سے برآمد ہوئے ہیں ۔ اور عیسیٰ عبرانی یا سریانی اسم ہے۔

فائدہ: ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا "نبیوں میں سے بجز عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ایسا نہیں تھا جس کے دو نام رہے ہیں۔"

★ (۲۵) **حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم**:۔ قرآن میں آپ کے بکثرت نام لئے گے ہیں۔ از آنجملہ دو نام محمدؐ اور احمدؐ ہیں۔ قرآن میں چار جگہ اسم محمدؐ ایک اور جگہ اسم احمدؐ آیا ہے۔ ویسے طاہا، یاسین، حامیم یہ سب حضورؐ ہی کے القابی نام ہیں جن کا معنی اللہ ہی کو معلوم ہے۔

حضرت سیدی غوثی شاہ فرماتے ہیں ؎

کس طرح سے پکارے تمھیں کیا کہا کرے دیکھا ہو جس نے آپؐ کو مولا وہ کیا کرے

ناموں سے ہے حضورؐ کے قرآن بھرا ہوا کس نام سے حضورؐ غلام التجا کرے

سب نام ہیں حضورؐ کے حق کے کہے ہوئے کیسے خطابِ حق کو یہ بندہ ادا کرے

عظمتِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن کے آئینہ میں

؎ گر حمدِ خدا کا حق ادا کرنا ہو دل سے اکبار یا محمدؐ کہئیے

● **وتعزروہ وتوقروہ**۔ حضورؐ کی عزت کرو اور توقیر کرو۔ ● **وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولکن المنفقین لا یعلمون**۔ بے شک عزت اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی عزّت ہے اور مومنوں کی بھی عزّت ہے لیکن منافق نہیں جانتے۔ ● **من یطع الرسول فقد اطاع اللہ** (جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی) ● **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی**۔ ● **وما اٰتکم الرول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھو**۔ جو کچھ تمھیں رسول دیں وہ لے لے اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔ حضورؐ کو علم غیب دیا گیا۔ ● **وما ھو علی الغیب بضنین**۔ ● حضورؐ معلم کتاب و حکمت ہیں۔ ● آنحضور صلعم کو " انظرنا " (ہم پر نظر کرم کیجئے) کہکر مخاطب کرنا خدا کے حکم اور تقاضائے ایمان کی تعمیل بھی ہے۔

کر نظر ایک ادھر بھی او مدینے والے

تیری رحمت کے سوا ہم نہیں جینے والے (طیباتِ غوثی)

● حضورؐ کی آمد کی بشارت ہر نبیؐ و رسولؐ نے دی۔ مگر قرآن میں حضرت سیدنا ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی دعا اور بشارت ثابت ہے۔ ● حضورؐ کی ولادت سے قبل یہود و نصاریٰ آپؐ کے وسیلہ سے دعا مانگتے تھے۔ "**یستفتحون**"۔ کی آیت سے ثابت ہے

●☆●☆●☆

- حضورؐ شاہد، مبشر، نذیر، اور سراج ومنیر ہیں۔
- خدا نے آپ کو روف ورحیم بھی کہا ہے۔
- حروفِ مقطعات میں یس، طہ، حم، وغیرہ میں آپ کے حسنِ سراپا کی جھلک ہے
- حضورؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔
- **لا الہ الا اللہ** پڑھ کر کوئی **محمد رسول اللہ** " پر ایمان نہیں لایا تو وہ مسلمان نہیں قطعی کافر ہے۔
- کلمۂ طیبہ میں جزو الوہیت **لا الہ الا اللہ** ہے۔ اور جزو رسالتؐ

محمد رسوال اللہ ہے۔ دونوں جزو کو ملائے تو کلمہ طیبہ ہوا۔ اور کوئی داخلِ اسلام ہوتا ہے تو کلمہ طیبہ کے زبان سے اقرار اور دل سے مان کر ہوتا ہے۔ **اقرار باللسان و تصدیق بالقلب** اس کی سند ہے۔

- اور کوئی (خدا نخواستہ) خارج اسلام بھی ہوگا تو اسی کلمہ طیبہ کے انکار کرنے کی وجہ سے ہوگا۔
- حضورؐ کی وجہ سے دنیا بڑے عذابوں سے بچی ہوئی ہے۔
- حضورؐ کی وجہ سے خدا نے شہر مکہ کی قسم کھائی ہے۔ **لا اقسم بھذا البلد و انت حل بھذا لبلد ہ** (۳۰/۱۴)۔ (اے محمد صلعم) ہم کو اس شہر (مکہ) کی قسم کہ آپؐ اس شہر میں رونق افروز ہیں۔
- حضورؐ کی محبت شرط ایمان ہے۔
- حضورؐ پر خدا اور اس کے خاص فرشتوں کا درود و سلام ہر آن بھیجا جارہا ہے اور ایمان والوں کو بھی آپؐ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا جارہا ہے۔

سورہ احزاب کی چالیسویں آیت میں حضورؐ کا اسم گرامی اور صفاتی نام درج کئے گئے ہیں اسی سورہ احزاب کی ۵۶ ویں آیت میں درج ہے **ان اللہ وملٰئکۃ یصلون علی النبی یا یھا الذین آمنوا صلو علیہ وسلموا تسلیما ہ**

بے شک اللہ اور فرشتے نبیؐ (حضرت محمد صلعم) پر درود بھیجتے چلے جارہے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان (حضرت محمد صلعم) پر درود و سلام بھیجا کرو۔

(**اللھم صلی علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و بارک و سلم**) اسی لئے عین حالت نماز میں **السلام علیک ایھا النبی** اور پھر درود کا لزوم ہے۔ جو صیغۂ حاضر قریب ہے

- حضورؐ کا قیامت کے دن مقام شفاعت کا ہونا مقام محمود سے ثابت ہے۔ اسی لئے اذاں کے بعد دعا اسی نام سے متعلق ہے۔ اس دعا کے ہمیشہ پڑھنے والوں پر حضورؐ کی شفاعت واجب ہے۔" (حدیث نبوی)
- سورہ قلم میں حضورؐ کے اعلیٰ اخلاق کی تعریف کی گئی۔
- اللہ نے حضورؐ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ مشفوع جوڑ دیا ہے۔ اُس کا ثبوت

لا الــه الا الله محمد رسول الله سے ثابت ہے۔

- حضورؐ کو جسمانی معراج ہوئی ہے۔ اور آپؐ نے اللہ کو عرش اعلیٰ سے بھی آگے جاکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اللہ نے آپ کے دیکھنے پر سورہ نجم کی ۱۷ ویں آیت میں آپ کی آنکھوں کی تعریف بیان کی ہے۔

مازاغ البصر وماطغی آپؐ کی آنکھیں نہ چندھیائی اور نہ جھپکی۔"

حضورؐ (اللہ کی طرف سے) مومنوں کے ظاہر و باطن کو دیکھ رہے ہیں (سورۃ شعرا کی ایک ایت سے ثابت ہے)

- حضورؐ کو کوئی دھوکا نہیں دے سکتا۔ (۵/۱۴)
- حضورؐ کی ازواج امت کی مائیں ہیں۔ (۲۱/۱۷)
- حضورؐ نے قیامت تک ہونے والے واقعات کا ذکر فرمایا (احادیث نبویؐ سے ثابت ہے)
- مدینہ منورہ کی عظمت و بزرگی حضورؐ ہی کی وجہ سے ہے۔
- حضورؐ کو معجزہ شق القمر دیا گیا یعنی آپؐ کی انگلی کے ایک اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔
- حضورؐ سے بغض رکھنے والے منافق خارج اسلام ہیں۔

وصلے اللہ نور کز وشد نورہا پیدا
زمیں از حب اُو ساکن فلک در عشق اوشیدا

- حضورؐ کے واقعہ معراج کا بنی اسرائیل کی پہلی آیت اور سورہ نجم کی ابتدائی ۱۸ آئیتوں میں ذکر آیا ہے۔

- حضورؐ کی عزت اور توقیر کا کھلے عام اعلان ہے۔
- حضور کی عمرِ مبارک کی خدا لعمرک کہہ کر قسم کھائی ہے۔

لعمرک انہم سکرتہم یعمھون ہ سورۃ حجر کی ۷۲ ویں آیت میں ہے کہ اے محمدؐ صلعم آپ کی عمر مبارک کی قسم وہ لوگ اپنی مستی میں مدہوش (ہورہے) تھے۔

- حضورؐ کو خدا نے اپنی دو آنکھوں میں یعنی " انک باعیننا " کہا ہے۔
- کافروں اور مشرکوں کے سمجھانے کے لئے حضورؐ کو خدا نے " تمہارے جیسا ہوں " کہنے کو کہا ہے تاکہ وہ بشریت کے لحاظ سے ایمان لائیں۔
- حضورؐ خدا کے ازلی اور ابدی بندے اور رسولؐ ہیں۔
- تمام انبیاءؑ کے آپؐ سردار اور خاتم النبینؐ ہیں۔
- آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبیؐ اور رسولؐ نہیں آئے گا۔ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰؑ بھی آئیں گے تو آپؐ کے ہی ایک امتی کی حیثیت سے اور ایک خلیفۃ المسلمین کی حیثیت سے آئیں گے۔
- حضورؐ کا اسوہ حسنہ ہر مسلمان ہر مومن کے کامل ہونے کے لئے ایک آئینہ اور بہترین نمونہ ہے۔
- حضورؐ کی دعا مومنوں کے حق میں سکینہ سکون کا باعث ہے۔
- مسلمانوں کا رنج و تکلیف میں رہنا حضورؐ کو گراں گذرتا ہے۔ حضورؐ مسلمانوں کی بھلائی کے ہمیشہ خواہشمند ہیں۔
- حضورؐ کو اپنے جیسا سمجھنا دائرہ ایمان سے خارج ہونا ہے۔
- حضورؐ کی عزت صرف منافقین نہیں کرتے۔

○

ان سے الفت محبت فریضہ ہے اپنا اس میں مرنا بھی ہے اپنا جینا
ان بنا کتنے جیون سفینے بیچ منجھدار لٹنے لگے ہیں
(حضرت صحوی شاہؒ)

آنحضور صلعم کے ماہ و سال

ولادت نبی صلعم	۹/ ربیع الاول سنہ ۱ عام الفیل	مطابق ۲۲/ اپریل ۵۷۱ء	بروز دوشنبہ
بعثتِ نبویؐ	۹/ ربیع الاول ۴۱ ولادت نبویؐ	مطابق ۱۲/ فروری ۶۱۰ء	بروز دوشنبہ
معراج	۲۷/ رجب سنہ ۱۰ نبوت	مطابق ۲۲/ مارچ ۶۲۰ء	برز دوشنبہ
ہجرت	۲۷/ صفر سنہ ۱۳ نبوت	مطابق ۱۲/ ستمبر ۶۲۲ء	بروز چہار شنبہ
غارِ ثور سے روانگی	یکم ربیع الاول سنہ ۱۳ نبوت	مطابق ۱۶/ ستمبر ۶۲۲ء	بروز دوشنبہ
مدینے میں آمد	۱۲/ ربیع الاول ۱ھ	مطابق ۲۷/ ستمبر ۶۲۲ء	بروز جمعہ
غزوہ بدر	۱۷/ رمضان ۲ھ	مطابق ۱۶/ مارچ ۶۲۴ء	بروز سہ شنبہ
غزوہ احد	۶/ شوال ۳ھ	مطابق ۲۱ / مارچ ۶۲۵ء	بروز شنبہ
غزوہ احزاب	۲۸/ شوال ۵ھ	مطابق ۲۳/ مارچ ۶۲۷ء	
صلح حدیبیہ	ذی قعدہ ۶ھ	مطابق مارچ ۶۲۸ء	بروز دوشنبہ
فتح مکہ	۲۰/ رمضان ۸ھ	مطابق ۱۲/ جنوری ۶۳۰ء	بروز پنجشنبہ
غزوہ حنین	۱۱/ شوال ۸ھ	مطابق یکم فروری ۶۳۰ء	بروز چہار شنبہ
غزوہ تبوک	رجب تا رمضان ۹ھ	مطابق اکتوبر / ڈسمبر ۶۳۰ء	
حجتہ الوداع	۹/ ذی الحجہ ۱۰ھ	مطابق ۹/ مارچ ۶۳۱ء	بروز جمعہ
وفات نبویؐ	۱۲ / ربیع الاول ۱۱ھ	مطابق ۸/ جون ۶۳۲ء	بروز دوشنبہ

آنحضورؐ کے خطوط مبارک اور ان پر آپؐ کے نام کی مہر مبارک

مکتوب نبویؐ بنام نجاشی شاہ حبش

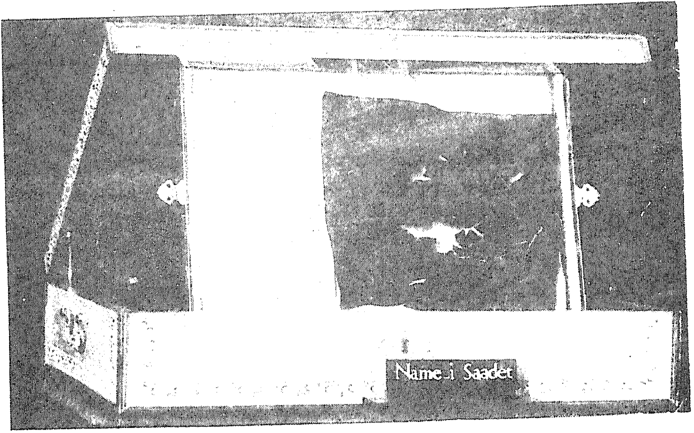
مکتوب نبویؐ بنام مقوقس شاہ مصر

مکتوب نبویؐ بنام منذر بن ساوا گورنر بحرین

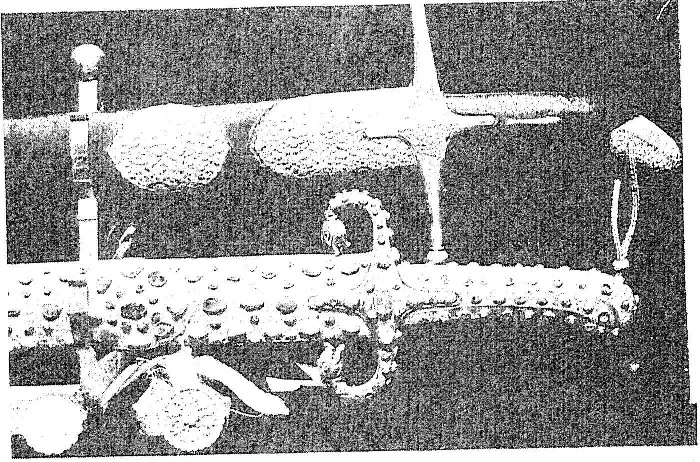
افصح العرب محمد ﷺ

سید العرب محمد ﷺ

(غوثوی شاہ)

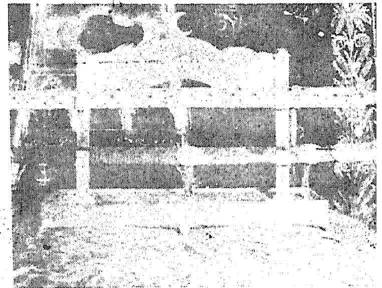


(ترکی) "استنبول" میں رکھے ہوئے آثار مبارک حضورؐ کا خط مبارک جو ایک بادشاہ کو بھیجا گیا تھا۔

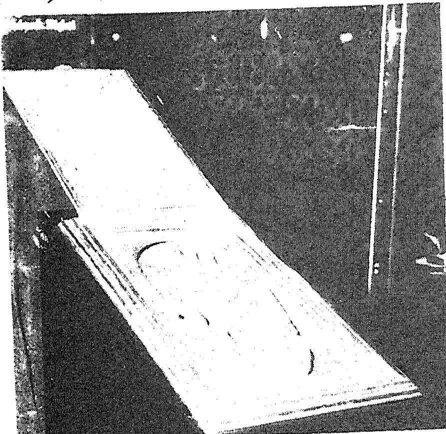


آنحضور صلعم کی تلواریں مبارک

آنحضورؐ کی تلواریں مبارک



آنحضورؐ کا نقش قدم کا عکسِ مبارک



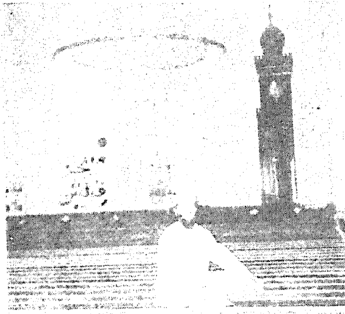
عالم اسلام کی سب سے پہلی مسجد "مسجدِ قباء"
مدینہ منورہ

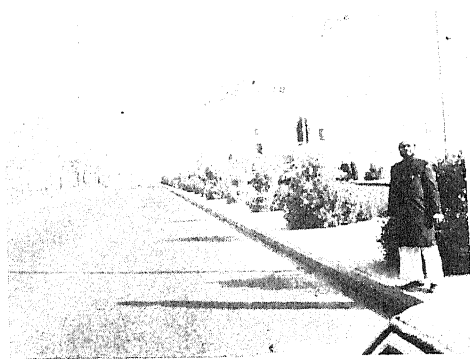




مسجد قباء کا اندرونی منظر مدینہ منورہ

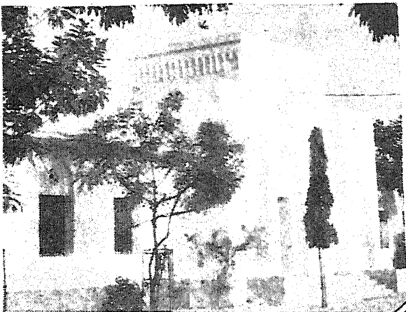
مسجدِ قبلتین کا اندرونی منظر
مدینہ منورہ



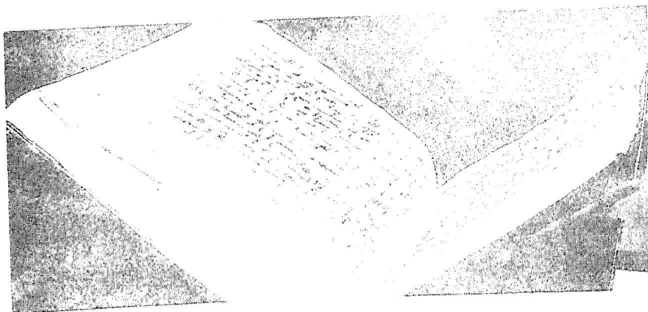


مسجد قبلتین
جہاں بیت المقدس سے منہ پھیر کر خانہ کعبہ کی
طرف منہ کیا گیا اور خانہ کعبہ کو قبلہ قرار دیا گیا۔

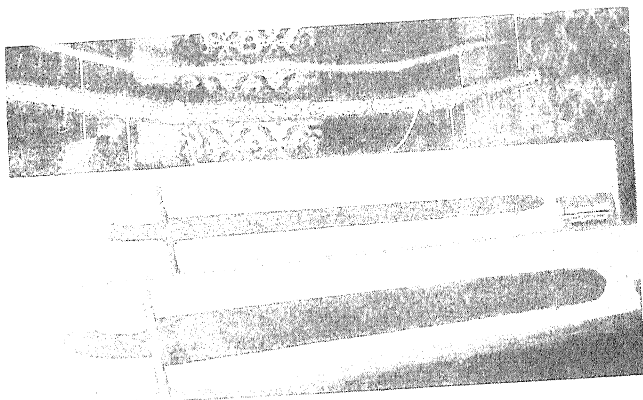
مسجد قبلتین کا بیرونی منظر
مدینہ منورہ



ایک سو ستائیس سالہ
قدیم جامعہ نظامیہ
مدرسہ اہل سنت والجماعت
واقع حیدر آباد۔



حضرت
عثمان غنیؓ
کی قرآن جو
ہرن کے چمڑے
پر لکھی ہوئی ہے

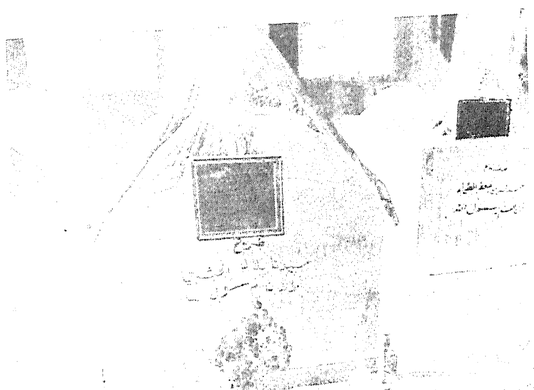


حضرت ابو بکر صدیقؓ
حضرت عمرؓ
حضرت عثمانؓ
حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ
عنہم کی
تلواریں

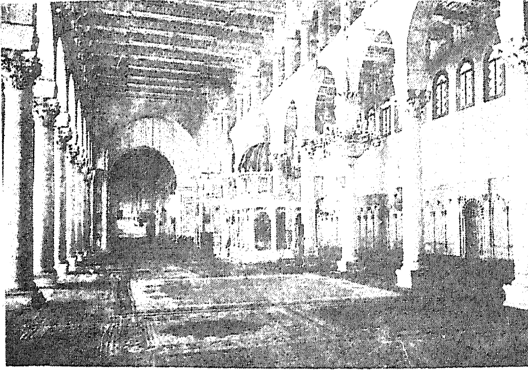
دمشق میں جامعہ اُمویہ کا مینارہ



مینارہ عیسیٰؑ جہاں
حضرت عیسیٰؑ اتریں گے
جامعہ امویہ دمشق میں واقع ہے



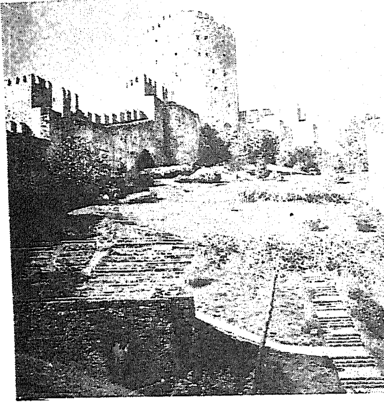
حضورؐ کے چچا حضرت جعفر طیارؓ کی مزار مبارک
اور حضرت بلال حبشیؓ کی مزار مبارک

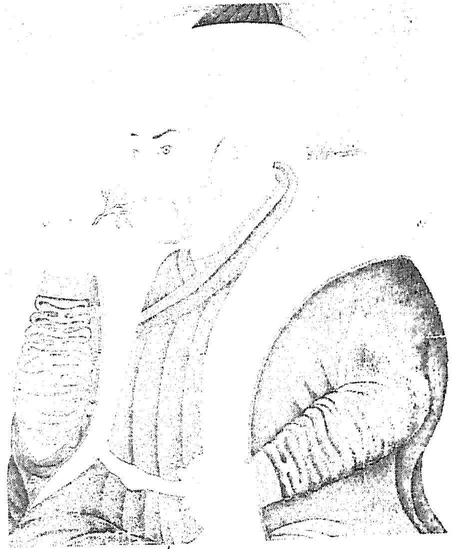


جامعہ اُمویہ
جہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام
اور حضرت امام حسین علیہ السلام
کا سر مبارک دفن ہیں

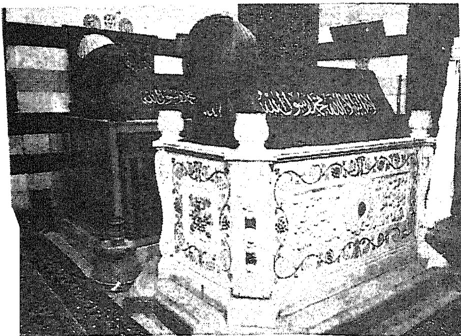
سلطان محمد فاتح
فاتح قسطنطنیہ

قسطنطنیہ (استنبول) کا قلعہ جس کو فتح کرنے کیلئے
حضورؐ نے جنت کی بشارت دی تھی





سلطان صلاح الدین ایوبی فاتح بیت المقدس کی تصویر اور مزار





ہو تو اس سے دس کی تعداد مکمل ہوئی جاتی ہے۔ اور اس کے ماسوا ابن ابی حاتم ہی نے علی بن ابی طلحہؒ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے قولہ تعالیٰ " **یوم یقوم الروح** " کے بارے میں فرمایا کہ " روح " ایک فرشتہ ہے جو کہ تمام فرشتوں میں از روئے خلقت (جسم) کے بہت بڑا ہے۔ اور اب فرشتوں کی تعداد گیارہ ہوگئی۔ پھر اس کے بعد میں نے دیکھا کہ راغب نے اپنی کتاب مفردات میں بیان کیا ہے کہ قولہٗ تعالیٰ " **ھوا الذی انزل السیکینۃ فی قلوب المومنین** " میں جس "سکینۃ" کا ذکر آیا ہے وہ ایک فرشتہ ہے جو کہ مؤمن کے دل کو تسکین دیتا اور اس کو امن (یا ایمان) دلاتا ہے۔ جیسا کہ روایت کی گئی ہے کہ " **ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر رضی اللہ تعالی عنہ** " اور اب قرآن میں مذکور فرشتوں کے اسماء کی تعداد بارہ ٹھیری۔

اسمائے صحابہؓ

★★ صحابہؓ کے نام جو قرآن میں آئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔ زید بن حارثہؓ اور السجلّ اس شخص کے قول میں جو یہ کہتا کہ السجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب (منشی اور محرر) کا نام تھا۔ اس روایت کی تخریج ابوداؤد اور نسائی نے ابی الجوزاء کے طریق پر ابن عباسؓ سے کی ہے۔

انبیاء علیہم السلام اور رسولوں کے علاوہ قرآن میں دوسرے اگلے لوگوں کے یہ نام آئے ہیں۔ عمران:۔ مریمؑ کے باپ۔ اور کہا گیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے باپ بھی یہی نام تھا۔ اور مریمؑ کے بھائی ہارون کے باپ کا نام ہے۔ یہ ہارونؑ موسیٰؑ کے بھائی نہیں ہیں جیسا کی مسلم کی روایت کردہ حدیث میں آیا ہے۔ اور وہ حدیث کتاب کے آخر میں بیان کی جائے گی۔ عزیز۔ تبعّ۔ یہ ایک صلح آدمی تھا۔ جیسا کہ حاکم نے اس کی روایت کی ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ نبی تھا اس بات کی حکائت کرفی نے العجائب میں کی ہے۔ لقمان:۔ کہا گیا ہے کہ وہ نبی تھے اور اکثر لوگ اس قول کے مخالف ہیں۔ یعنی لقمان کو نبی نہیں ملنتے۔ ابن ابی حاتم وغیرہ نے عکرمہ کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ انھوں نے فرمایا "لقمان ایک حبشی غلام تھے اور بڑھئی کا کام کرتے تھے" تقی قولہ تعالیٰ: **انی اعوذ بالرحمن منک ان کنت تقیا** " میں آیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ ایک لیسے آدمی کا نام تھا جو کہ مشہور عالم اور زبان زد خلائق تھا۔ یہاں مراد یہ ہے کہ اگر تو نیک چلنی میں تقی کی طرح ہے تو تجھ سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں۔ اور کہا گیا ہے وہ مریم کا ابن عم تھا۔ جبریل علیہ السلام ان کے پاس اسی صورت میں آتے تھے۔ یہ دونوں قول الکرمانی نے اپنی کتاب العجائب میں بیان کئے ہیں۔

اور قرآن کریم میں منجملہ عورتوں کے ناموں کے صرف ایک نام بی بی مریمؑ کا آیا ہے اور کوئی دوسرا نام نہیں مذکور ہوا۔ اور اس بات کا ایک نکتہ ہے جو کہ نوع کنایہ میں پہلے بیان ہوچکا ہے۔ اور عبری زبان مریم کے معنی ہیں خادم۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنی ہے وہ عورت جو کہ نوجوانوں کے ساتھ لگاوٹ کی باتیں کرتی ہو۔ یہ دونوں قول کرمانی نے حکایت کئے ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ قولہ تعالیٰ " **اتد عون بعلا** " میں لفظ بعل ایک عورت کا نام ہے جس کی بہت سے لوگ عبادت کیا کرتے تھے (یعنی دیوی مانتے تھے) یہ بات ابن عسکر نے بیان کی ہے۔

اور قرآن پاک میں کافروں کے نام آئے ہیں:۔ قارون:۔ یصہر کا بیٹا تھا اور موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی۔ جیسا کہ ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ جالوت اور ہامان اور بشریٰ جس کو سورۃ یوسفؑ میں ذکر کئے گئے وارد نے پکار کر " **یابشرے ھذا غلام** " کہا تھا۔ یہ بات السدّی کے قول میں آئی ہے اور اس کی تخریج ابن ابی حاتم نے کی ہے۔

اور آزر:۔ ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام بھی اسی قبیل سے ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کا نام تارح تھا اور آزر لقب ہے۔ ابن ابی حاتم نے ضحاک کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا "ابراہیمؑ کے باپ کا نام آزر نہ تھا بلکہ اس کا نام تارح تھا۔" لیکن جہاں قرآن نے کھلے طور پر آزر کو ابراھیم علیہ السلام کا والد قرار دیا ہے **و اذ قال ابراھیم لابیہ آزر** ۱۵/٧ اور یاد کرو جب ابراھیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا (ترجمہ، حضرت احمد رضا خان)۔

اور قرآن میں قوم جن کے ناموں سے ان کے جدِ اعلیٰ ابلیس کا نام آیا ہے۔ اس کا نام پہلے عزازیل تھا۔ ابن ابی حاتم وغیرہ نے سعید بن جبیر کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا "اس کا نام پہلے عزازیل تھا۔" اور ابن جریر نے السدّی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا "ابلیس کا نام حارث تھا۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عزازیل کے بھی یہی معنی (الحارث) اور اور ابن جریر وغیرہ نے ضحاک کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا" ابلیس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اللہ پاک نے اس کو ہر ایک بہتری کی طرف سے بالکل مبلس۔ یعنی مایوس کردیا ہے۔ اور ابن عساکر نے کہا ہے کہ ابلیس کی کنیت ابو کردوس اور کہا گیا ہے "ابوقرۃ" اور بقول بعض "ابومرۃ" اور ایک قول میں ابولیتی بیان کی گئی ہے۔ اور یہ اقوال السہیلی نے کتاب روض الالنف میں ذکر کئے ہیں۔

اسمائے اقوام

قبائل کے ناموں کی قسم سے قرآن میں **یاجوج۔ ماجوج۔ عاد۔ ثمود۔ مدین ۔قریش۔** اور روم کے نام آئے ہیں۔ اور اقوام کے اسماء جو کہ مضاف ہیں دوسرے اسموں کی طرف وہ یہ ہیں۔ قوم نوحؑ قوم لوطؑ قوم تبع۔ قوم ابراہیمؑ اور " **اصحاب الایکلة** " ہی مدین ہیں۔ اور " **اصحاب الرس** " قوم ثمود کے باقی ماندہ لوگ ہیں یہ بات ابن عباسؓ نے کہی ہے اور عکرمہ نے بیان کیا ہے۔ کہ وہ اصحاب یاسین ہیں۔ اور قتادہ نے کہا ہے کہ وہ قوم شعیبؑ ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ " **اصحاب الاخدود** " ہیں۔ اسی قول کو ابن جریر نے مختار قرار دیا ہے۔

اسمائے اصنام

اور قرآن میں بتوں کے ایسے نام جو کہ انسانوں کے نام تھے۔ حسب ذیل ہیں۔ ودّ۔ سواع ۔یغوث ۔یعوق اور نسر۔ اور یہ قوم نوحؑ کے اصنام ہیں۔ لاَت۔ عزیٰ۔ اور منات۔ قریش کے بتوں کے نام ہیں۔ اور ایسے ہیں "الرّجز" بھی اس شخص کے رائے میں صنم کا نام ہے جس نے اس کو ضمہ راء کے ساتھ پڑھا ہے۔ اخفش نے کتاب الجمع والواحد میں ذکر کیا ہے کہ رجز ایک بُت کا نام ہے اور جبت اور طاغوت بھی بتوں کے نام ہیں کیوں کہ ابن جریر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگ ان دونوں کے بت ہونے کی طرف گئے ہیں اور کہا ہے کہ مشرکین ان بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ اور پھر اسی راوی نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا "جبت اور طاغوت دو بتوں کے نام ہیں" اور قولہ تعالیٰ " **وما اہدیکم سبیل الرشاد** " سورۃ غافر میں آیا ہے۔ اس میں رشاد کا ذکر ہوا ہے۔ اور یہ بھی ایک بت کا نام ہے کہا گیا ہے کہ وہ فرعون کے بتوں میں سے ایک بت تھا۔ اور یہ بات کرمانی نے اپنی کتاب عجائب میں بیان کی ہے اور بعل یہ قوم الیاسؑ کا بت تھا۔ اور آزر اس اعتبار پر کہ وہ بت کا نام ہے۔ بخاری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا " ود۔ ساوع۔ یغوث۔ یعوق۔ اور نسر قوم نوحؑ کے نیک لوگوں کے نام ہیں۔ مگر جب وہ ہلاک ہوگئے تو شیطان نے ان کی قوم کے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا کیا کہ وہ ان لوگوں کی نشست گاہوں پر جہاں وہ بیٹھا کرتے تھے پتھروں کے نشانات قایم کردیں۔ اور ان پتھروں کو انہی مردہ لوگوں کے نام سے موسوم اور ان کی ہی طرف منسوب کردیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ لیکن ان نشانوں

کی عبادت نہیں ہوئی یہاں تک کہ وہ واقف کار لوگ ہلاک ہو گئے۔ اور لوگوں میں سے علم اٹھ گیا تو انھی انصاب کی عبادت ہونے لگی۔ اور ابن ابی حاتم نے عروہ سے روایت کی ہے کہ وہ سب (یعنی یغوث اور یعوق وغیرہ) آدم علیہ السلام کے بیٹے اور ان ہی کے صلب سے تھے۔ اور بخاری نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا "لات ایک شخص تھا جو کہ حاجیوں کے لئے ستو بہم پہنچانے کا ذمہ دار بن جاتا تھا۔ اور ابن جنی نے ابن عباسؓ کی نسبت بیان کیا ہے کہ انھوں نے اس کی قراءت " اللات " تشدید یا کے ساتھ کی ہے۔ (اور اس کی تفسیر اس مذکورہ بالا قول کے ساتھ فرمائی۔ اور یونہی اس بات کی روایت کی ابن ابی حاتم نے مجاہد سے کی ہے۔

تاریخی آثار

شہروں۔ خاص مقاموں۔ مکانوں اور پہاڑوں کے اسماء کے قسم سے قرآن میں حسب ذیل نام آئے ہیں۔ بکّہ یہ شہر مکّہ کا اسم ہے۔ کہا گیا ہے کہ حرف باء۔ میم کے بدل میں آیا ہے اور اس کا ماخذ ہے تملکت یعنی شتر بچہ نے اونٹنی کے تھن میں جس قدر دودھ تھا سب کھینچ لیا۔ پس گویا کہ وہ شہر مکّہ اپنی طرف ان تمام خورش کے سامانوں کو کھینچ لیتا ہے جو اور ملکوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ اس تسمیہ کی وجہ یہ ہے کہ وہ شہر تمام گناہوں کو چوس لیا کرتا ہے یعنی ان کو زائل کر دیتا ہے۔ پھر ایک قول ہے کہ وہاں پانی کمیاب ہونے کی وجہ سے اس کا یہ نام ہوا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بوجہ اس کے ایسی وادی کے بطن میں واقع ہونے کے یہ نام رکھا گیا جو کہ بارش ہونے کے وقت اپنے اطراف کے پہاڑوں کا پانی جذب کر لیا کرتی ہے۔ اور سیلاب اسی وادی میں پہنچکر جذب ہوتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حرف با اصل ہے اور اس کا ماخذ ہے لفظ " **بک** " اس لئے کہ وہ بڑے بڑے سرکشوں کی گردنیں توڑ دیتا (جھکا دیتا) ہے اور وہ اس کے سامنے عجز و انکسار سے سر بخم ہو جاتے ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کا ماخذ **التباک** ہے جس کے معنی ہیں ازدحام۔ اس لئے کہ طواف کے وقت وہاں آدمیوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ بکّہ خاص کر بیت اللہ ہی کو کہا جاتا ہے۔ مدینہ منورہ۔ سورہء احزاب میں اس کا نام منافق لوگوں کی زبانی یثرب مذکور ہوا ہے۔ اور یہی نام اس کا زمانہ جاہلیت میں تھا۔ اور وجہ اس کی یہ بتائی گئی ہے کہ یثرب ایک زمان کا نام تھا جو کہ مدینہ کے ایک ناحیہ (سمت) میں ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کا یہ نام یثرب بن وائل کے نام پر رکھا گیا جو کہ ارم بن سام بن نوحؑ کی اولاد میں تھا۔ اور سب سے اول اس مقام میں اسی نے نزول کیا تھا اور مدینہ کو یثرب کے نام سے موسوم کرنے کی ممانعت صحیح طور

سے ثابت ہوئی ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برے نام کو ناپسند فرماتے تھے اور یثرب کا لفظ ثرب کے معنی پر مشتمل معلوم ہوتا ہے جس کے معنی ہیں ۔ فساد یا اس میں تثریب سے ماخوذ ہونے کا شبہ گزرتا ہے اور اس کے معنی ہیں توبیخ (جھڑکی اور ملامت) لہٰذہ یثرب کا نام استعمال نہ کیا جائے ۔ بدر :۔ مدینہ کے قریب ایک قریہ ہے ۔ ابن جریر نے شعبی سے روایت کی ہے کہ موضع بدر قبیلہ جہینہ کے ایک شخص کی ملکیت تھا جس کا نام بدر تھا ۔ اور اسی کے نام سے یہ مقام موسوم ہوا ۔ واقدی کہتا ہے " میں نے اس بات کا ذکر عبداللہ بن جعفر اور محمد بن صالح سے کیا تو ان دونوں نے اس بات سے لاعلمی اور انکار اظہار کیا ۔ اور کہا کہ پھر صفراء اور ربغ کی وجہ تسمیہ کیا شئی ہے ؟ یہ کوئی بات نہیں بلکہ وہ ایک جگہ کا نام ہے ۔ اور ضحاک سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا " بدر ۔ مکہ اور مدینہ کے مابین ہے احد :۔ شاذ طور پر " **اذ تصعدون ولا تلون علی احد** " پڑھا گیا ہے ۔" حنین :۔ یہ طائف کے قریب ایک قریہ ہے ۔ جمع :۔ مزدلفہ کو کہتے ہیں ۔ مشعر الحرام :۔ مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے ۔ نقع :۔ کہا گیا ہے کہ یہ عرفات سے مزدلفہ کے مابین جو جگہ ہے اس کا نام ہے اس بات کو الکرمانی نے بیان کیا ہے ۔ مصر اور بابل :۔ سواد عراق کا ایک شہر ہے ۔ الایکۃ اور لیکہ :۔ فتحہ لام کے ساتھ قوم شعیبؑ کی بستی کا نام ہے ۔ اور ان میں سے دوسرا اسم شہر کا نام ہے ۔ اور پہلا اسم کورۃ (علاقہ) کا نام ہے ۔ الحجر :۔ قوم ثمود کے منازل شام کے ناحیہ میں اور وادی القریٰ کے نزدیک ہے ۔ الاحقاف :۔ حضر موت اور عمان کے مابین ریگستانی پہاڑ ہیں ۔ اور ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ وہ ملک شام کا پہاڑ ہے ۔ طور سینا :۔ وہ پہاڑ ہے جس پر موسیٰ کو باری تعالیٰ نے پکارا تھا ۔

الجودی :۔ سرزمین الجزیرہ میں ایک پہاڑ ہے ۔ طویٰ :۔ ایک وادی کا نام ہے جیسا کہ ابن ابی حاتم نے اس کی روایت ابن عباسؓ کی ہے ۔ اور اسی راوی نے دوسری وجہ پر ابن عباس ہی سے روایت کی ہے کہ " اس وادی کا نام طویٰ اس وجہ سے رکھا گیا کہ حضرت موسیٰ نے اس کو رات کے وقت جس کو کوہ آرارہ کہتے ہیں جہاں حضرت نوحؑ کی کشتی جا لگی تھی طے کیا تھا ۔ اور حسن سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا یہ ایک وادی ہے ۔ فلسطین میں او کس طویٰ اس لئے کہا گیا کہ یہ دو مرتبہ مقدس کی گئی ۔ اور بشر بن عبید سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا یہ سرزمین ایلہ کی ایک وادی ہے ۔ جو کہ دو مرتبہ برکت کے ساتھ طے ہوئی ۔ الکھف ایک پہاڑ میں ترشا ہوگا گھر ہے ۔ الرقیم :۔ ابن ابی حاتم نے عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کعب نے یہ باب بیان کی ہے کہ ترقیم اس قریہ کا نام ہے جہاں سے اصحاب کہف نکلے تھے ۔ اور عطیہ سے مروی ہے کہ " الرقیم ایک

وادی ہے ۔ اور سعید بن جبیر سے بھی اسی کے مانند قول نقل کیا گیا ہے ۔ اور عوفی کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا "الرقیم ایک وادی ہے یا بن عقبان اور ایلہ کے فلسطین سے اسی طرف ۔ اور قتادہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا "رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں کہف (غار) واقع ہے ۔ اور انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا "رقیم کتے کا نام ہے (اصحاب کہف کے کتے کا) ۔ العرم :۔ ابن ابی حاتم نے نے عطا سے روایت کی ہے انھوں نے کہا عرم ایک وادی کا نام ہے ۔" حرد :۔ السدّی نے بیان کیا ہے "ہم کو معلوم ہوا ہے کہ قریہ کا نام حرد ہے اس روایت کی تخریج ابن ابی حاتم نے کی ہے ۔ الصریم :۔ ابن جریر نے سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ "یہ ملک یمن میں ایک سرزمین ہے اور اس کا نام یہی رکھا گیا ہے ۔ ق :۔ ایک پہاڑ زمین کے گرد محیط ہے (کوہ قاف) الجرز :۔ کہا گیا ہے کہ یہ ایک سرزمین کا نام ہے ۔ الطاغیہ :۔ کہا گیا ہے کہ یہ اس مقام کا نام ہے جہاں قوم ثمود ہلاک کی گئی تھی ۔ ان دونوں باتوں کو الکرمانی نے بیان کیا ہے ۔

مکانات اور آخرت

قرآن میں آخرت کے مکانوں میں سے حسب ذیل جگہوں کے نام آئے ہیں :

فردوس :۔ جنت کی سب سے اعلیٰ جگہ ہے ۔ علّیون :۔ کہا گیا ہے یہ جنت میں سب سے اعلیٰ جگہ ہے ۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کتاب کا نام جس میں دونوں جہان کے صلح لوگوں کے اعمال مدون کیے گئے ہیں ۔ الکوثر :۔ جیسا کہ متواتر حدیثوں میں آیا ہے جنت کی ایک نہر ہے ۔ سلسبیل اور تسنیم :۔ جنت کے دو چشمے ہیں ۔ سجین :۔ کفار کی روحوں کے جائے قرار کا اسم ہے ۔ صعود :۔ جہنم کے ایک پہاڑ کا نام ہے جیسا کہ ترمذی نے ابی سعیدؓ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کیا گیا ہے ۔ غی :۔ اثام ۔ موبق ۔ شعر ۔ ویل ۔ سائل ۔ اور سحق ۔ جہنم کی وادیاں (ندیاں) ہیں ان میں پیپ بہتی ہے ۔ ابن ابی حاتم نے انس بن مالک سے قولہٗ تعالیٰ " **وجعلنا بينهم موبقا** " کے بارے میں روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا موبق جہنم میں ایک کیچ لہو کی ندی ہے ۔ اور قولہ تعالیٰ " موبقا " کے بارے میں عکرمہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا کہ وہ دوزخ میں ایک ندی ہے ۔ " اور حاکم نے اپنی مستدرک میں ابن مسعودؓ سے قولہ تعالیٰ " **فسوف يلقون غيا** " کے بارے میں روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا یہ ایک وادی (ندی) ہے جہنم میں ۔ اور ترمذی وغیرہ نے ابی سعید خدری کی حدیث

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ویل جہنم کی ایک ندی ہے کافراس میں اس کی تہ تک پہنچنے کے قبل چالیس سال تک غوطے کھاتا نیچے کو ہی چلا جائیگا۔ اور ابن المنذر نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ویل ایک جہنم کی ندی ہے پیپ لہو کی۔ اور ابن ابی حاتم نے کعبؓ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے بیان کیا۔ دوزخ میں چار ندیاں ہیں کہ اللہ پاک ان میں اہل دروخ کو عذاب دیگا۔ غلیظ۔ موبق۔ اثام۔ اور غی۔" اور سیعد بن جبیر سے مروی ہے کہ سعیر۔ جہنم میں ایک پیپ لہو ندی ہے۔ اور سحق بھی دوزخ کی ایک ندی ہے۔" اور ابی زید سے قولہ تعالیٰ "**سال سائل**" کے بارے میں روایت کی ہے کہ وہ جہنم کی ندیوں میں سے ایک ندی ہے کہ اس کو سائل کہتے ہیں۔ اور الفلق :۔ جہنم میں ایک اندھا کنواں ہے۔ ایک مرفوع حدیث میں جس کی تخریج ابن جریر نے کی ہے یہی آیا ہے۔ اور یحموم سیاہ دھوئیں کا نام ہے۔ اس کی روایت حاکم نے ابن عباسؓ سے کی ہے۔

اور قرآن میں جگھوں کی طرف نسبت کئے گئے حسب ذیل اسماء ہیں: الامی :۔ کہا گیا ہے کہ یہ ام القریٰ کی طرف نسبت ہے۔ عبقری :۔ کیا گیا ہے کہ یہ عبقر کی جانب منسوب ہے جو کہ جنوں کی ایک جگہ ہے اور ایک نادر چیز اسی کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ السامری :۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک سرزمین کی طرف منسوب ہے جس کا نام سامرون بتایا جاتا ہے اور ایک قول ہے کہ اس کا نام "سامرہ" ہے۔ اور العزلی :۔ اس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ عربتہ کی جانب منسوب ہے اور وہ اسمعیلؑ کے گھر کا صحن (پیش خانہ وہ میدان جو مکان کے سامنے ہوتا ہے) تھا جس کے بارے میں کسی شاعر نے کہا ہے:

وعربته ارض مایجل حرامها	اور اس زمین کے میدان کی قسم ہے جسکے
من الناس الا اللوذعی الحلاحل	حرم میں بجز لوذعی الحلاحلکے اور کوئی آدمی نہیں داخل ہو سکتا۔

اور شاعر لوذعی الحلاحل سے یہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیتا ہے۔

اور قرآن میں کواکب (ستاروں) کے ناموں میں سے۔ شمس۔ قمر۔ طارق۔ اور شعریٰ آئے ہیں:

قرآنی پرندوں اور جانوروں کے نام

فائدہ:۔ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ اللہ پاک نے قرآن میں پرند جانوروں کی جنسوں میں سے دس اجناس کا نام ذکر فرمایا ہے: **السلوی - البعوض - الذباب - النحل - العنکبوت - الجراد - الهد هد - العزاب - ابابیل - اور نمل** "کیوں کہ پرندوں میں سے ہے جس کی وجہ خداوند پاک کا سلیمان علیہ السلام کے بارے میں" **وعلمنا منطق الطیر** ارشاد فرماتا ہے اور سلیمانؑ نے نمل کا کلام سمجھ لیا تھا (لہذا اس دلیل سے نمل کا پرندوں میں ہونا معلوم ہوا)۔ اور ابن ابی حاتم نے شعبی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے وہ نملہ (چیونٹی) جس کی بات سلیمانؑ نے سمجھ لی تھی پروں واری تھی۔

کُنیتی اسماء اور شخصیاتِ قرآن

فصل:۔ کنیتوں کی قسم سے قرآن کریم میں بجز ابی لہب کے اور کوئی کنیت نہیں وارد ہوئی ہے۔ ابی لہب کا نام عبدالعزی تھا اسی واسطے وہ ذکر نہیں ہوا۔ کیوں کہ اس کا نام شرعاً حرام ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ کنیت کے وارد کرنے سے اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا کہ وہ جہنمی ہے۔ اور وہ القاب جو کہ کلام الہیٰ میں واقع ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت یعقوبؑ کا لقب "اسرائیل" ہے۔ اس کے لفظی معنی ہیں عبداللہ اور کہا گیا ہے کہ اس کے معنی صفوۃ اللہ (خدا کے برگزیدہ) ہیں۔ اور ایک قول ہے کہ اس کے معنی ہیں " **سری الله** "کیوں کہ جس وقت انہوں نے ہجرت کی ہے اس وقت وہ رات میں سفر کرتے تھے۔ ابن جریر نے عمیر کے طریق پر ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اسرائیل مثل تمہارے عبداللہ کہنے کے ہے۔ اور عبداللہ بن حمید نے اپنی تفسیر میں ابی مجلز سے نقل کیا ہے کہ اس نے کہا یعقوبؑ ایک کشتی گیر شخص تھے۔ وہ ایک فرشتہ سے ملے اور اس سے لپٹ پڑے چنانچہ فرشتہ نے ان کو گرالیا۔ اور ان کی دونوں رانوں پر دباؤ ڈالا۔ یعقوبؑ نے اپنی یہ کیفیت دیکھی اور معلوم کیا کہ فرشتہ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا تو انھوں نے سنبھل کر فرشتہ کو پچھاڑ لیا اور کہا اور اب میں تجھ کو اس وقت تک نہ چھوڑونگا جب تک کہ میرا کوئی نام نہ رکھے۔ لہذا فرشتہ نے ان کو اسرائیل کے نام سے موسوم کیا "ابو مجلز نے کہا ہے "کیا تم اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ (اسرائیل فرشتوں کے ناموں میں سے ہے۔ اور اس نام کے تلفظ میں کئی لغتیں آئی ہیں جن میں سب سے زیادہ مشہور اس کو ہمزہ کے بعد حرف یا اور لام کے ساتھ

بولتا ہے ۔ اور اس کی قراءت اسرائیل بغیر ہمزہ کے بھی کی گئی ہے ۔ بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ قرآن میں یہودیوں کو محض یا بنی اسرائیل ہی کہہ کر مخاطب بنایا گیا ہے ۔ اور یا بنی یعقوبؑ کے ساتھ ان کو خطاب نہیں کیا گیا ۔ اس میں ایک نکتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ لوگ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے ساتھ مخاطب بنائے گئے اور ان کو پند و نصیحت کرنے اور غفلت سے چونکانے کے لئے انہیں ان کے اسلاف (بزرگوں) کا دین یاد دلایا گیا ۔ لہذا وہ ایسے نام سے موسوم کئے گئے جس میں خدا تعالیٰ کی یاد دہانی موجود ہے کیوں کہ اسرائیل ایسا اسم ہے جو کہ تاویل میں اللہ تعالیٰ کی طرف مضاف ہے ۔ اور جب کہ پروردگار عالم نے ابراہیم علیہ السلام سے ان کے عطا فرمانے اور انہیں ان کی بشارت دینے کا ذکر فرمایا ہے وہاں ان کا نام یعقوبؑ ہی لیا ہے ۔ اور اس موقع پر یعقوبؑ کا کہنا اسرائیل کہنے سے اولیٰ تھا کیوں کہ وہ ایک ایسی موہبت تھے جو کہ دوسرے بعد میں آنے والے کے تھے ۔ اور اس لئے ان کے واسطے ایسے اسم کا ذکر زیادہ مناسب ٹھہرا جو کہ تعقیب (بعد میں آنے) پر دلالت کرے ۔ اور منجملہ انہی القاب کے جن کا وقوع قرآن میں ہوا ہے "المسیحؑ" بھی ایک

دو سینگیں تھیں ۔ اور کہا گیا ہے کہ ان کے دو سونے کی سنگیں تھیں ۔ ایک اور قول ہے کہ اس کے سر کے دونوں پہلو تانبے کے تھے اور کہا ہے کہ ان کے سر پر دو چھوٹی چھوٹی سنگیں تھیں جن کو عمامہ مخفی رکھتا تھا ۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کی ایک سینگ پر مارا گیا اور وہ مر گئے ۔ پھر اللہ پاک نے ان کو دوبارہ زندہ کر دیا ۔ لہذا لوگوں نے ان کی دوسری سینگ پر ضرب لگائی ۔ اور کہا گیا ہے کہ اس نام نہاد کی وجہ ان کے ماں باپ دونوں کی طرف سے عالی نسب ہوتا تھا ۔ اور یہ قول بھی مذکور ہے کہ اس کے زمانہ میں دو قرن آدمیوں کے گزر گئے تھے ۔ اور وہ اتنی مدت تک برابر زندہ رہے ۔ لہذا اس لقب سے ملقب ہوا ۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انھیں علم ظاہر اور علم باطن دونوں علوم عطا ہونے کی وجہ سے یہ لقب ملا ۔ اور اس کے نور اور ظلمت دونوں میں داخلہ کو بھی اس لقب کا سبب قرار دیا گیا ہے ۔

فرعون :۔ اس کا نام ولید بن مصعب اور اس کی کنیت باختلاف اقوال ابوالولید یا ابومرۃ تھی ۔ اور کہا گیا ہے کہ فرعون شاہان مصر کا عام لقب ہے ۔ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ اس نے بیان کیا "فرعون فارس کا باشندہ اور شہر اصطخر کے لوگوں میں سے تھا اور تبع کہا گیا ہے کہ اس کا نام " اسعد بن ملکی کرب تھا " اور تبع کے نام سے یوں موسوم ہوا کہ اس کے تابع لوگ بکثرت تھے ۔ " اور ایک قول یہ ہے کہ تبع شاہان یمن کا عام لقب تھا ان میں سے ہر شخص تبع کہلایا یعنی اپنے پیش رو کے بعد آنے والا جیسے کہ خلیفہ وہ شخص کہلاتا ہے جو کہ دوسرے کی جگہ پر بیٹھتا ہے ۔

☆●☆●☆●☆

مبہماتِ قرآن (رموزِ آیات)

اس بارے میں سب سے پہلے سہیلی ۔ پھر ابن عساکر ۔ اور بعد قاضی بدر الدین جماعۃ نے مستقل کتابیں تالیف کی ہیں ۔ اور میری بھی اسی نوع میں ایک لطیف کتاب موجود ہے جو کہ باوجود اپنے حجم میں بیحد چھوٹی ہونے کے ان تمام مذکورہ بالاکتابوں کے فوائد کی مع دوسری زاید باتوں کے بھی جامع ہے سلف صالحین میں بعض اصحاب ایسے تھے جو اس بات کی جانب نہایت توجہ رکھتے تھے اور ان کے حل کرنے کی سخت کاوش میں مصروف رہتے تھے ۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ میں نے قولہ تعالیٰ " **الذی خرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ و رسولہ ثم ادرکہ الموت** " کی تفسیر چودہ سال تک تلاش کی اور اس کے درپے رہا ۔ قرآن میں ابہام آنے کی کئی ایک سبب ہیں ۔ ایک سبب یہ ہے کہ دوسری جگہ اس چیز کا بیان ہوچکنے کے باعث بار بار اس کے بیان سے استغنا ہوجاتی ہے ۔ مثلاً اللہ پاک کا قول " **صراط الذین انعمت علیھم** " اب یہاں یہ بات گول مول رکھی گئی کہ آخر وہ کون لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے ۔ مگر اس کا بیان قولہ تعالیٰ " **مع الذین انعمت علیھم من النبیین والصدیقینن والشھداء والصالحین** " میں ہوچکا ہے ۔

دوسرا سبب ابہام کا یہ ہے کہ وہ بات اپنے مشہور ہونے کی وجہ سے متعین ہوگئی ہے ۔ مثلاً قولہ تعالیٰ " **وقلنا یا ادم اسکن انت وزوجک الجنۃ** " کہ یہاں خدا تعالیٰ نے " حوا " نہیں فرمایا جس کی وجہ یہ ہے کہ آدمؑ کے کوئی دوسری بیوی ہی نہ تھی ۔ یا قولہ تعالیٰ " **الم تری الی الذی حاج ابراہیم فی ربہ** " کہ یہاں نمرود مراد ہے ۔ اور اس کا بیان اس لئے نہیں کیا کہ ابراہیمؑ کا نمرود کی طرف رسول بنا کر بھیجا جانا مشہور امر ہے ۔ اور کہا گیا ہے کہ اللہ پاک نے قرآن میں فرعون کا ذکر اس کے نام کے ساتھ کیا ہے ۔ اور نمرود کا نام کہیں نہیں لیا ۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ فرعون بہ نسبت نمرود کے زیادہ تیز فہیم اور زیرک تھا ۔ جیسا کہ ان کے ان جوابوں سے عیاں ہوتا ہے جو اس نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کے سوالات پر دیئے تھے ۔ اور نمرود سخت کند ذہن اور ٹھس تھا اسی سبب سے اس نے زبان سے یہ کہا کہ میں ہی زندہ کرتا اور مارتا ہوں ۔ اور پھر عملاً اس کو یوں ثابت کیا کہ ایک غیر واجب القتل شخص کو قتل اور دوسرے کی گردن زدنی کو رہا اور معاف کر دیا ۔ اور یہ بات اس کی حد درجہ کی کند ذہنی پر دلالت کرتی ہے ۔

تیسرا سبب یہ ہے کہ جس شخص کا ذکر کیا جاتا ہو اس کی عیب پوشی مقصود ہوتی ہے تاکہ یہ طریقہ

کو برائی کی طرف سے پھیرنے میں زیادہ ابلغ اور موثر ثابت ہو جیسے اللہ پاک نے فرمایا " ومن الناس من تعجبک قوله في الحيوة الدينا " الایۃ وہ شخص اخنس بن شریق تھا اور بعد میں وہ بہت اچھا مسلمان ہوا۔

چوتھا سبب یہ ہوتا ہے کہ اس مبہم چیز کے متعین بنانے میں کوئی بڑا فائدہ نہیں ہوتا۔ مثلاً قولہ تعالیٰ " اوكالذي مر علے قرية " اور قلہ " واسالهم عن القرية "۔

پانچواں سبب اس چیز کے عموم اور اس کے خاص نہ ہونے پر تنبیہ ہوا کرتی ہے یوں کہ بخلاف اس کے اگر اس کی تعیین کردی جاتی تو اس میں خصوصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً قولہ تعالیٰ " ومن يخرج من بيته مهاجرا "۔

چھٹا سبب یہ ہوتا ہے کہ بغیر نام لئے ہوئے محض وصف کامل کے ساتھ مذکور موصوف کی تعظیم کی جائے جیسے " ولاياتل اولوالفضل والذي جاء بالصدق و صدق به اذيقول لصاحبه "بحالیکہ ان سب جملوں میں سچا دوست ہی مراد ہے۔

اور ساتواں سبب وصفِ ناقص کے ساتھ تحقیر کرنے کا قصد ہوتا ہے۔ مثلاً قولہ تعالیٰ " ان شانئک هوالابتر "۔

تنبیہ:۔ زرکشی نے البرہان میں بیان کیا ہے کہ ایسے مبہم کی تلاش اور کردید نہ کرنی چاہئے جس کے علم کی نسبت خدائے پاک نے فرما دیا ہو کہ اسے وہ ہی سبحانہٗ وتعالیٰ جانتا ہے۔ جیسے کہ ارشاد ہوا۔ " وآخرين منهم لا تعلمونهم والله يعلمهم " زرکشی کہتا ہے اور اس شخص کی حالت پر سخت تعجب آتا ہے جس نے جراءت کر کے یہ کہدیا ہے کہ وہ لوگ (جن کا ذکر اس آیت میں ہوا ہے) قبیلہ قریظہ والے ہیں۔ یا جنوں کی قوم میں سے۔" اور میں کہتا ہوں کہ آیت میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ ان لوگوں کی جنس بھی نہ معلوم ہوسکے گی۔ بلکہ یہاں پر محض ان کے اعیان (خاص ذاتوں) کے علم کی نفی کی گئی ہے۔ اور اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ ان کے قریظہ یا قوم جن سے ہونے کا علم اس نفی کے منافی پڑے۔ اور خداوند پاک کا یہ قول اس قول کا نظیر ہے جو کہ باری تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں فرمایا " وممن حولكم من الاعراب منافقون و من اهل المدينة مراد و علے النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم " کہ یہاں محض ان لوگوں کے اعیان (خاص ذاتوں) کا علم منفی قرار پایا ہے۔ پھر ان کے بارے میں یہ قول کہ وہ قریظہ کے لوگ تھے۔ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا ہے اور یہ قول کہ وہ

لوگ قوم جن سے ہیں ابن ابی حاتم ہی نے اس کو بھی عبداللہ بن غریب کی حدیث سے روایت کیا ہے اور عبداللہ مذکور نے وہ حدیث اپنے باپ غریب کے واسطہ سے مرفوعاً " **عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** "روایت کی ہے۔ لہٰذا جس نے ان لوگوں کو قریظہ یا جنات میں سے قرار دیا ہے اس نے کوئی گستاخی نہیں کی۔

فصل:۔ معلوم کرنا چاہیئے کہ علم مبہمات کا مرجع محض نقل ہے اور رائے کو اس میں دخل دینے کی مطلق گنجائش نہیں۔ اور چونکہ اس فن میں تالیف کی ہوئی کتابوں اور تمام تفاسیر میں صرف مبہمات کے نام اور ان کے بارے میں جو اختلاف ہے وہ بغیر کسی لیسے مستند بیان کے جس کی طرف رجوع ہوسکے اور بلاکسی اس طرح کی نسبب کے جس پر اعتماد کیا جائے۔ مذکور تھے اس لئے میں نے اس فن میں ایک خاص کتاب تالیف کی اور اس میں ہر ایک قول کی نسبت اس کے کہنے والے کی طرف ذکر کردی۔ اور بتادیا کہ وہ قائل صحابہؓ ۔تابعین۔ اور تبع تابعین میں سے ہے یا ان کے سوا اور لوگوں میں سے۔ پھر ان اقوال کی نسبت ان صاحب کتاب لوگوں کی طرف بھی کردی ہے جنھوں نے اپنی اسانید سے وہ اقوال رواتی کئے ہیں اور میں نے اس بات کو بھی بیان کردیا ہے کہ کسی روایت کی سندیں صحیح ہیں اور کسی کی اسانید غلط ہیں۔ اس لحاظ سے وہ کتاب مکمل اور اپنی نوع میں آپ ہی نظیر ہوگئی میں نے اس کتاب کی ترتیب قرآن کی ترتیب پر رکھی ہے۔ اور یہاں میں اس میں محض اہم باتیں نہایت وجیز عبارت میں نسبت اور تخریج کو بیشتر صورتوں میں بخیال اختصار ترک کرکے بیان کئے دیتا ہوں۔ اور ان کی تفصیل اور سند وغیرہ کا حوالہ اسی کتاب (مذکور) پر منحصر رکھتا ہوں۔ اور میں ان مبہمات کی ترتیب دو قسموں پر کرتا ہوں جو حسب ذیل ہیں۔

قسم اول:۔ ان الفاظ کے بیان میں جو کہ لیسے مرد۔ یا عورت۔ یا فرشتہ۔ یا جنی۔ یا مثنیٰ۔ یا مجموع۔ کے لئے بطور ابہام وارد ہوئے ہیں کہ ان سبھوں کے نام معلوم ہوچکے ہیں۔ یا من موصولہ اور الذی موصولہ کے ساتھ ابہام ہونے کا بیان ہے جو کہ عموم کے ارادہ سے نہیں آئے ہیں۔ اور ان کی مثالیں ذیل میں درج ہوتی ہیں۔ قولہ تعالیٰ " **انی جاعل فی الارض خلیقۃ** " وہ آدم علیہ السلام ہیں " **و زوجہ حواء** " الف ممدودہ کے ساتھ اور ان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ایک جاندار (یعنی آدم علیہ السلام) کے جسم سے پیدا کی گئی تھیں۔ " **واذقتلم نفسا** " مقتول کا نام عابیل تھا۔ " **و ابعث فیھم رسولا منھم** " وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں " **ووصی بھا ابراھیم بینہ** " وہ اسمٰعیل اور اسحٰقؑ ہیں اور مان۔ زمران۔ سرح۔ نقش۔ نفشان۔ امیم۔ کیسان۔ سورح۔ لوطان۔ نافش۔ " الاسباط " یعقوبؑ کی اولاد بارہ آدمی یوسفؑ۔

ردبیل۔ شمعون۔ لادی۔ یہودا۔ دانی۔ تقافی۔ (حرف فا اور تا کے ساتھ) کاد۔ یاشر۔ ایشاجر۔ رایلون ۔ اور نبیاین۔ " **و من الناس من یعجبک قوله** " وہ اخنس بن شریف ہے۔ اور " **و من الناس من یشری نفسه** " وہ صہیب ہیں۔ " **اذ قالو النبی لهم** " وہ شومیل ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ شمعون۔ اور ایک قول میں آیا ہے کہ وہ یوشع علیہ السلام ہیں۔ " **منهم من کلم الله** " مجاہد نے کہا وہ موسیٰ ہیں۔ " **ورفع بعضهم درجات** " اسی راوی نے کہا ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ " **الذی حاج ابراهیم فی ربه** " وہ نمرود بن کنعان ہے۔ " **او کالذی مر علی قریة** " وہ عزیز اور ایک قول کے لحاظ سے ارمیا اور کہا گیا ہے کہ حزقیل علیہ السلام تھے۔ " **امراة عمران** " اس کا نام حنہ بنت فاقوذ تھا۔ " **وامراتی عاقر** " اس کا نام اشعیا۔ یا اشیع بنت فاقوذ تھا۔ " **منادیا ینادی للایمان** " وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں " **الطاغوت** " ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ وہ کعب بن الاشرف ہے۔ " اس روایت کی تخریج احمد نے کی ہے۔ " **وان منکم لمن لیبطئن** " اس سے عبداللہ بن ابی مراد ہے۔ " **ولا تقولو المن القی لیکم السلام لستگ مومنا** " وہ عمار بن الاضبط اشجعی تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ مرداس تھا۔ اور اس بات کے کہنے والے چند مسلمان تھے کہ از آنجملہ ابوقتادہ اور محلم بن جثامہ بھی تھے۔ اور کہا گیا ہے کہ جس شخص نے یہ بات زبان سے کہی وہ محلم ہی تھا۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ محلم ہی نے اس کو قتل بھی کیا تھا۔ اور ایک قول ہے کہ اس کے قاتل مقداد بن الاسود تھے۔ اور کہا گیا ہے کہ نہیں بلکہ اسامۃ ابن زید رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کیا تھا۔ " **ومن یخرج من بیته مهاجرا الی الله و رسوله ثم یدرکه الموت** " وہ شخص ضمرۃ بن حبذب تھا۔ اور کہا گیا کہ ابن العیص اور ایک آدمی قبیلہ خزاعہ کا۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ ابوضمرۃ بن العیص تھا۔ ایک قول میں اس شخص کا نام سبرہ بتا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ وہ شخص خالد بن حزام نامی تھا۔ اور یہ قول حد درجہ کا غریب ہے۔ " **و بعثنا منهم اثنی عشر نقیبا** " وہ بارہ نقیب یہ تھے شموع بن زکور۔ روبیل کی اولاد سے شوقط بن حوری شمعون کی اولاد سے سحالب بن یوفنا۔ یہوذا کی اولاد سے۔ بعورک بن یوسف اشاجرہ کے سبط سے یوشع بن نون افرائیم بن یوسف علیہ السلام کی اولاد سے۔ یلطی بن روفو بنیامین کی نسل سے۔ کرابیل بن سوری زبالوں کی اولاد سے لدبن سوسال منشا بن یوسف کی اولاد سے۔ اور ال بن موخا کاذلو کی نسل سے " **قال رجلان** " وہ دونوں کہنے والے یوشع اور سحالب تھے۔ " **نبا ابنی ادم** " وہ دونوں قابیل اور ہابیل تھے اور ہابیل ہی مقتول بھائی تھا۔ " **الذی اتیناه ایاتنا فانسلخ منها** " وہ بلعم اور کہا جاتا ہے کہ بلعام بن اوبر اور کہا جاتا ہے

کہ باعر۔ اور کہا جاتا ہے کہ باعور تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ فرعون تھا۔ اور یہ روایت سب روایتوں سے غریب تر ہے۔ "**وانی جارلکم**" اس سے سراقتہ بن جشعم کو مراد لیا گیا ہے "**فقاتلوا ائمة الکفر**" قتادہ نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ ابوسفیان۔ ابوجہل۔ امیہ بن خلف۔ سہیل بن عمرو۔ اور عتبہ بن ربیعہ تھے۔ "**اذ یقول لصاحبه**" وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے "**وفیکم سمعون لهم**" مجاہد نے کہا ہے کہ وہ لوگ عبداللہ بن ابن سلول۔ رفاعتہ التابوت۔ اور اوس بن قیظی تھے۔ "**ومنهم من یقول ائذن لی**" وہ کہنے والا جد بن قیس تھا۔ "**ومنهم من یلمزک فی الالصدقات**" وہ شخص ذوالخویصرہ تھا۔ "**وآخرون اعترفوا بذنوبهم**" ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ وہ سات آدمی تھے۔ ابولبابہ اور اس کے ساتھ لوگ اور قتادہ نے کہا ہے کہ وہ سات شخص انصار کے گروہ سے تھے۔ ابولبابہ۔ جب بن قیس۔ حرام۔ اوس۔ کرذم۔ اور مرداس۔

"**وآخرون مرجون**" وہ لوگ ہلال بن امیہ۔ مرارة بن الربیع۔ اور کعب بن مالک تھے۔ اور یہی وہ تینوں شخص ہیں جو کہ شرکت جنگ مدینہ میں چھوڑ دیئے گئے تھے۔ "**والذین اتخذوا مسجدا ضرارا**" ابن اسحق نے کہا ہے کہ وہ بارہ آدمی انصار میں سے تھے۔ حرام بن خالد ثعلبہ بن حاطب ہزال بن امیہ معتب بن قشیر ابوجبیتہ بن الازعر۔ عباد بن حنیف جاریتہ بن عامر اور اس کے دونوں بیٹے مجمع اور دید۔ نبتل بن الحارث بحرج اور بجاد بن عیمان۔ اور ودیعتہ بن ثابت۔ "**لمن حارب الله و رسوله**" وہ ابوعامر الراہب تھا۔ "**افمن کان علی بینة من ربه**" وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ "**یتلوه شاهد منه**" وہ جبریل علیہ السلام۔ اور کہا گیا ہے کہ قرآن۔ اور کہا گیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور کہا گیا ہے کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ "**ونادی نوح ن ابنه**" اس لڑکے کا نام کنعان۔ اور کہا گیا ہے کہ یام تھا "**وامراته قائمه**" بی بی کا نام سیارہ تھا "**بنات لوط**" ریثا اور رغوثا "**یوسف و اخوه**" بنیامین یوسف علیہ السلام کے حقیقی بھائی مراد ہیں۔ "**قال قائل منهم**" وہ روبیل۔ اور کہا گیا ہے کہ یہوذا اور کہا گیا ہے کہ شمعون تھا۔ "**فارسلوا واردهم**" اس کا نام مالک بن دعر تھا۔ "**وقال الذی اشتراه**" وہ قطفیر۔ یا اطیفیر تھا۔ "**لامراته**" وہ عورت راعیل۔ اور کہا گیا ہے کہ ان کے نام راشان اور مرطش تھے۔ "**عند ربک**" وہ آقا بادشاہ ریان بن ولید تھا۔ "**باخ لکم**" وہ بھائی بنیامین تھا۔ اور اسی کا ذکر سورہ میں مکرر آیا ہے۔ "**فقد سرق اخ له**" برادران علیہ السلام نے یوسفؑ کو مراد لیا تھا "**قال کبیرهم**" وہ شمعون تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ روبیل۔ "**اوی الیه ابویه**" وہ دونوں ان کے یوسفؑ کے باپ اور ان کی خالہ لیا تھیں۔ اور

کہا گیا ہے کہ ان کی ماں تھیں جن کا نام راحیل تھا۔ " **وعنده علم الکتب** " وہ عبداللہ بن سلام تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ جبریلؑ " **اسکنت من ذریتی** " وہ اسماعیل علیہ السلام تھے۔ " **ولوالدی** " ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام تارح تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ آزر اور ایک قول میں یا زربیان ہوا ہے۔ اور ان کی ماں کا نام ثانی تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ نوقا۔ اور کہا گیا ہے کہ لیوثا نام تھا۔ " **انا کفیناک المستهزئین** " سعید جبیر نے کہا ہے کہ وہ تمسخر کرنے والے پانچ شخص تھے ولید بن المغیرہ۔ عاصی بن وائل۔ ابوزمعتہ حارث بن قیس۔ اور اسود بن عبدیغوث۔ " **رجلین احدهما ابکم** " وہ گونگا اسید بن ابی العیص تھا۔ " **ومن یامر بالعدل** " عثمان بن عفانؓ مراد ہیں۔ اور " **کالتی نقضت غزلها** " ربطہ بنت سعید بن زید بن مناۃ بن تیم۔ " **انما یعلمه بشر** " کفار نے اس بات کے کہنے سے عبد بن الحضرمی کو مراد لیا تھا۔ اور اس کا نام مقیس تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو غلاموں یسارا اور جبر کو مراد لیا تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ ان کی مراد شہر مکہ کے ایک آہن گر سے تھی جس کا نام بلعام تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ مشرکین نے اس کے کہنے سے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مراد لیا تھا " **اصحاب الکهف** "۔ علیقا اور وہ ان لوگوں کے سردار اور کہنے والا تھے کہ " **فاووا الی الکهف** " اور انہوں نے کہا تھا کہ " **ربکم اعلم بما لبثتم** " اور ملیقا جس نے کہا تھا کہ " **کم لبثتم** " اور مرطوش۔ یراقش۔ الونس۔ اویسطانس اور شلططیوں۔ فالبعثو " **احد کم بورقکم** " یہ تملیخا نے کہا تھا " **من اغفلنا قلبه** " وہ شخص عنیتہ بن حصن تھے " **واضرب لهم مثلا رجلین** " وہ دونوں آدمی علیقا اور ملیقا تھے۔ اور انہی دونوں شخصوں کا ذکر سورۃ الصافات میں آیا ہے " **قال موسی لفتاه** " یوشع بن نون تھے۔ کہا گیا ہے کہ ان کا بھائی یثربی تھا۔ " **فوجدا عبدا** " وہ خضر تھے اور ان کا نام بلیا ہے " **لقیا غلاما** " اس لڑکے کا نام جیسون جیم کے ساتھ۔ اور کہا گیا ہے کہ غرف حا کے ساتھ (یعنی حیسوں) تھا۔ " **وراءهم ملکا** " وہ بادشاہ ہددن بدد تھا۔ " **واما الغلام فکان ابواه** " باپ کا نام زیر اور ماں کا نام سہواء تھا۔ " **لغلامین یتیمین** "۔ ان دونوں کے نام اصرم اور صریم تھے۔ " **فنادىها من تحتها** " کہا گیا ہے کہ پکارنے والے عیسیٰؑ تھے۔ اور ایک قول ہے کہ منادی جبریلؑ تھے " **ویقول الانسان** " وہ ابی بن خلف۔ اور بقول بعض امیہ بن خلف اور ایک قول کے اعتبار سے ولید بن المغیرہ ہے۔ " **افرایت الذی کفر** " عاصی بن وائل ہے۔ " **وقتلت منهم نفسا** "۔ وہ قبطی شخص تھا جس کا نام قانون تھا۔ " **السامری** " اس کا نام موسیٰ بن ظفر تھا۔ " **من اثر الرسول** " وہ

جبریل تھے ۔ ومن الناس من یجادل ۔ نضر بن الحارث کا ذکر ہے۔ " **ھذا ان خصمان** " شیخین نے ابی ذرؓ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا یہ آیت حمزۃ ۔ عبداللہ بن الحارث ۔ علی بن ابی طالب ۔ عتبہ ۔ شیبہ ۔ اور ولید ابن عتبہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے ۔ " **ومن یردفیه بالحاد** " ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ یہ آیت عبداللہ ابن انیس کے بارے میں نازل ہوئی ۔ الذی جاء بالافک " وہ لوگ حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسطح بن اثاثہ ۔ خمہ بنت جحش ۔ اور عبداللہ بن ابی تھے ۔ " **ویوم یعض الظالم** " ظالم سے یہاں عقبۃ ابن ابی معیط مراد۔ " **لم اتخذ فلانا خلیلا** " اس کا نام بلقیس بنت شراحیل تھا ۔ " **فلما جاء سلیمان** " آنے والے کا نام منذر تھا ۔ " **قال عفریت من الجن** "اس کا نام تھا کوزن ۔ **الذی عنده علم** " وہ آصف بن برخیا سلیمانؑ کے میر منشی تھے اور کہا گیا ہے کہ ایک شخص ذوالنور نامی تھا ۔ اور ایک قول ہے کہ اس شخص کا نام اسطوم تھا ۔ اور کہا گیا ہے کہ تملیخا اور ایک قول ہے کہ بلخ نام تھا ۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کا نام تھا ضبہ ابوالقبیلہ ۔ اور ایک قول ہے کہ وہ جبرئیلؑ تھے ۔ اور کہا گیا ہے کہ کوئی دوسرا فرشتہ تھا ۔ اور یہ قول بھی آیا ہے کہ وہ خضرؑ تھے ۔ " **تسعته رھط** " وہ لوگ رعمی ۔ رعیم ۔ ہزمی ۔ ہریم ۔ داءب ۔ صواب ۔ رباب ۔ مسطع ۔ اور قدار بن سالف (ناقہ صالحؑ) کی کونچیں کلٹنے والا) تھے " **فالتقطنه آل فرعون** " موسیٰؑ کو پانی میں سے نکالنے والے کا نام طاویس تھا ۔ " **امراۃ فرعون** "آسیہ بنت مزاحم ۔ " **ام موسی** " یوحانذ بنت یصہر بن لاوی ۔ اور کہا گیا ہے کہ یوخا ۔ اور کہا گیا ہے اباذخت نام تھا ۔ " **وقالت لاخته** " اس بہن کا نام مریم اور کہا گیا ہے کہ کلثوم تھا " **ھذا من شیعته** " سامری " **و ھذا من عدوه** "اس کا نام تھا قالون۔ " **وجاء رجل من اقصی** " المدینۃ یسعی " وہ آل فرعون میں کا مومن شخص تھا جس کا نام سمعان تھا ۔ اور کہا گیا ہے سمعون ۔ اور بقول بعض جبر ۔ اور ایک قول حبیب اور کہا گیا ہے حزقیل نام تھا اور " **امراتین تذودان** " ان دونوں عورتوں کا نام لیا اور صفوریا تھا اور صفوریا ہی سے موسیٰؑ نے نکاح کیا ان دونوں عورتوں کے باپ تھے شعیبؑ ۔ اور کہا گیا ہے کہ نہیں بلکہ ان کے باپ تھے یثرون اور اور یہ شعیبؑ کے برادر زادہ تھے ۔ " **قال لقمان لابینه** " لقمان کے فرزند کا نام باختلاف اقوال باراں رباء موحدہ کے ساتھ دران ۔ انعم ۔ اور مشکم بیان کیا گیا ہے ۔ " **ملک الموت** " زبان زد خلائق ہے کہ ملک الموت کا نام عزرائیل ہے ۔ اور اسی بات کی روایت ابوالشیخ بن حبان نے وہب سے کی ہے ۔ " **افمن کان مومنا کمن کان فاسفا** " اس آیت کا نزول علی بن ابی طالبؓ اور ولید بن عقبہ کے بارے میں ہوا ۔ " **ویستاذن فریق**

منهم النبی " السدی کہتا ہے کہ وہ شخص بنی حارثہ میں سے تھے۔ ابوعرانتہ بن اوس اور اوس بن قیظی۔ " **قلا لازواجک** " عکرمہ نے کہا ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیبیاں تھیں۔ عائشہؓ۔ حفصہؓ۔ ام حبیبہؓ سودہؓ ام سلمہؓ۔ صفیتہؓ۔ میمونتہؓ۔ زینبؓ بنت حجشؓ۔ اور جوریہ۔ اور حضور کی بیٹیاں فاطمہؓ۔ زینبؓ۔ رقیہؓ اور ام کلثومؓ۔ " اھل بیت " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ (یعنی اہل بیت) علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ " **الذی انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ** " وہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے " **امسلک علیک زوجک** " وہ بی بی زینبؓ بنت حجش تھیں۔ " **وحملھا الانسان** " ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ وہ حال آدم علیہ السلام تھے۔ " **ارسلنا الیہم اثنین** " وہ دونوں شمعون اور یوحنا تھے۔ اور تیسرا شخص تھا بونس۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ تینوں شخص صادق صدوق اور شلوم تھے۔ " **وجاء رجل** " وہ حبیب بخار تھا۔ " **ولم یر الانسان** " وہ عاصی بن وائل ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ ابی بن خلف۔ اور قول ہے کہ امیہ بن خلف۔ " **فبشرناہ لغلام** " وہ اسمٰعیلؑ ہیں یا اسحٰقؑ۔ یہ دونوں مشہور قول ہیں۔ " **نبا الخصم** " وہ دونوں متخاصم دو فرشتے تھے۔ کہا گیا ہے کہ وہ جبریلؑ اور میکائیلؑ تھے۔ " **جسدا** " وہ شیطان ہے کہ اس کو اسید کہا جاتا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کا نام صخر۔ اور ایک قول کے اعتبار سے حبقیق نام ہے۔ " **مستنی الشیطان** " نوف نے کہا ہے کہ وہ شیطان جس نے ایوبؑ کو مس کیا تھا اس کو مسعط کہا جاتاہ۔ " **والذی جاء بالصدق** " محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور کہا گیا ہے کہ جبریلؑ " **وصدق بہ** " محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور کہا گیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ " **الذین اضلانا** " ابلیس اور قابیل " **رجل من القریتین عظیم** " اس سے ولید بن المغیرۃ شہر مکہ سے۔ اور مسعود بن عمرو الثقفی کو مراد لیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ عقروۃ بن مسعود طائف سے مراد لیا گیا ہے۔ " **ولما ضرب بن مریم مثلا** " اس مثل کا مارنے والا عبداللہ بن الزبعری ہے۔ " **طعام الاثیم** " ابن جبیر نے کہا ہے کہ ابوجہل ہے۔ " **وشھد شاھد من بنی اسرائیل** " وہ شخص عبداللہ بن سلام تھا۔ " **اولوالعزم من الرسل** " صحیح ترین قول اس بارہ میں یہ ہے کہ اولوالعزم رسول نوح علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ السلام۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ " **ینا المنادی** " وہ منادی اسرافیلؑ ہیں۔ " **ضیف ابراھیم المکرمین** " عثمان بن محصن نے کہا ہے کہ وہ چار فرشتے جبریل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام اسرافیل علیہ السلام۔ اور رفائیل

علیہ السلام تھے۔ " **وبشروه بغلام** " الکرمانی نے کہا ہے تمام مفسرین نے اس بات پر اجماع کیا ہے۔ کہ وہ فرزند اسحاقؑ تھے مگر مجاہد اختلاف کر کے کہتا ہے کہ وہ اسمعیلؑ تھے۔ " **شدید القوی** " جبریلؑ " **افرایت الذی تولی** " وہ عاصی بن وائل۔ اور کہا گیا ہے کہ ولید بن المغیرۃ ہے۔ " **یدع الداع** " وہ اسرافیل ہوں گے۔ " **قول التی تجادلک** " وہ عورت خولہ بنت ثعلبہ تھی۔ " **فی زوجھا** " اس کا شوہر اوس بن الصامت تھا۔ " **لم تحرم ما احل اللہ لک** " وہ آپ کی کنیز ماریۃؓ تھیں۔ " **اسر النبی الی بعض ازواجه** " وہ بی بی حفصہؓ " **نبات به** " انھوں نے بی بی عائشہ کو اس راز سے خبردار کردیا تھا " **ان تتوباوان تظاھرا** " وہ دونوں بیبیاں عائشہؓ اور حفصہؓ تھیں۔ " **امراۃ نوح** " والعہ " **وامراۃ لوط** " والہہ۔ اور کہا گیا ہے کہ واعلہ تھا۔ " **ولا تطع کل حلاف** " یہ آیت اسود بن عبدیغوث کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور کہا گیا ہے کہ اخنس بن شریق کے بارے میں۔ اور قول ہے کہ ولید بن المغیرۃ کے حق میں اتری تھی۔ " **سال سائل** " وہ نضر بن الحارث تھا۔ " **رب اغفرلی ولوالدی** " ان کے باپ کا نام لمک بن متوشلخ اور ان کی ماں کا نام سمحا بنت نوش تھا۔ " **سفیھنا** " وہ ابلیس ہے " **ذرنی ومن خلقت وحیدا** " وہ ولید بن مغیرہ ہے۔ " **فلا صدق ولا صلی** " الآیات " یہ آیتیں ابی جہل کے حق میں نازل ہوئیں۔ " **ھل اتی علی الانسان** " وہ انسان آدمؑ ہے۔ " **ویقول الکافر یالیتنی کنت ترابا** " کہا گیا ہے کہ وہ ابلیس ہے۔ " **ان جاء الاعمی** " وہ عبداللہ بن ام مکتوم ہے۔ " **اما من استغنی** " وہ امیہ بن خلف ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ عتبہ بن ربیع ہے۔ " **بقول رسول کریم** " کہا گیا ہے کہ جبریل علیہ السلام۔ اور ایک قول ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ " **فاما الانسان اذا ما ابتلا الایات** " یہ آیتیں امیہ بن خلف کے حق میں نازل ہوئیں۔ " **ووالد** " وہ آدم ہیں۔ " **فقال لھم رسول اللہ** " وہ صالح علیہ السلام تھے۔ " **الاشقی** " امیہ بن خلف ہے۔ " **الاتقی** " ابوبکر الصدیق ہیں۔ " **الذی ینھی عبدا** " وہ منع کرنے والا ابوجہل تھا۔ اور عبد بنی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ " **ان شانئک** " وہ عاصی بن وائل تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ ابوجہل۔ اور کہا گیا ہے عقبۃ بن ابی معیط۔ اور کہا گیا ہے کہ ابولہب اور ایک قول میں آیا ہے کہ وہ کعب بن اشرف تھا۔ " ابی لہب کی بی بی تھی۔ " **ام جمیل العورا** " (کانی) بنت حرب بن امیہ۔

اور دوسری قسم ان جماعتوں کے مبہم تذکروں میں ہے کہ ان میں سے صرف بعض لوگوں کے نام ہی معلوم ہوسکے ہیں۔ اور اس کی مثالیں ذیل میں درج ہوتی ہیں۔ بقولہ تعالیٰ " **وقال الذین**

لا یعلمون لو لا یکلمنا اللہ " ان لوگوں میں سے محض ایک شخص رافع بن حرملہ کا نام لیا گیا ہے۔ " سیقول السفھا " اس گروہ میں سے رفاعتہ بن قیس قردوم بن عمرو۔ کعب بن اشرف۔ رافع بن حرملتہ۔ حجاج بن عمرو۔ اور ربیع بن ابی الحقیق کے نام بتائے گئے ہیں۔ " واذا قیل لھم اتبعو الایہ " ان میں سے رافع اور مالک بن عوف کے نام معلوم ہوسکتے ہیں۔ " یسالونک عن الاھلۃ " منجملہ ان لوگوں کے صرف معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور ثعلبہ بن غنم کے نام لئے گئے ہیں۔ " یسلونک ماذا ینفقون " ان لوگوں میں سے ایک ہی شخص عمرو بن الجموع کا نام لیا گیا ہے۔ " یسئالونک عن الیتمی " ان میں سے صرف عبداللہ بن رواحہ کا نام معلوم ہوسکا۔ " ویسئلونک عن المحیض "ازا نجملہ ثابت بن الدحداح۔ عباد بن بشر۔ اور اسید بن الحضیر (مصغر) کے نام معلوم ہوئے ہیں۔ " الم ترا الی الذین اوتوا نصیبا من الکتب " ان لوگوں میں سے نعمان بن عمرو۔ اور حارث بن زید کے نام لئے گئے ہیں۔ " الحوارین " منجملہ ان کے فطرس (پطرس) یعقوبس۔ نھمس۔ اندر انیس فیلس۔ اور درنابوط۔ یا سرجس کے نام لئے گئے ہیں۔ اور یہی سرجس وہ شخص ہے جس پر مسیحؑ کی مشابہت ڈالی گئی تھی۔ " وقالت طائفۃ من اھل الکتب امنوا " وہ بارہ شخص یہودیوں میں سے تھے ازا نجملہ عبداللہ بن صیف۔ عدی بن زید۔ اور حارث ابن عمرو کے نام معلوم ہوسکے ہیں۔ " کیف یھد اللہ قوم کفروا بعد ایمانھم " عکرمتہ نے کہا ہے ' یہ آیت بارہ آدمیوں کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ از انجملہ ابو عامر الراہب۔ حارث بن سوید الصامت۔ اور وحوح بن الاسلت ہیں۔ اور بس عسکر نے ایک شخص طعیمہ بن ابیرق کا نام اور بھی زیادہ کیا ہے " یقولون ھل لنا من لوکان لنا من الامر شی ماقتلنا ھھنا " اس بات کے کہنے والوں میں سے عبداللہ بن ابی۔ اور معتب بن قشیر کا نام معلوم ہوسکا ہے۔ " وقیل لھم تعالو قاتلو " اس بات کا کہنے والا عبداللہ جابر انصاری کا باپ تھا۔ اور جن لوگوں سے یہ بات کہی گئی تھی۔ وہ عبداللہ بن ابی اور اس کے ہمراہی لوگ تھے۔ " الذین استجابو اللہ " یہ لوگ سب ستر آدمی تھے کہ ازا نجملہ ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ۔ زبیر۔ سعد طلحہ۔ ابن عوف ابن مسعود۔ حذیفتہ بن الیمان۔ اور ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنھم ہیں۔ " الذین قال لھم الناس " ان لوگوں میں سے جنھوں نے یہ بات کہی تھی۔ نعیم بن مسعو الاشجعی کا نام معلوم ہوا ہے۔ " الذین قالو ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء " اس بات کو فنحاص۔ اور بقول بعض حیی بن اخطب۔ اور کہا گیا کہ کعب بن اشرف نے کہا تھا " وان من اھل الکتب لمن یومن باللہ " یہ آیت نجاشی (شاہ حبش) کے بارے میں۔ اور کہا گیا ہے کہ عبداللہ بن سلام اور ان کے اصحاب کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ " وبث

منهما رجالا كثیرا و نساء "ابن اسحاق کہتا ہے "آدم علیہ السلام کی صلبی اولاد چالیس تھی۔ اور وہ بیس بطون میں پیدا ہوئے تھے ایک بطن (حمل) میں ایک مرد اور ایک عورت پیدا ہوتی۔ اور آدمؑ کے بیٹوں میں سے۔ قابیل۔ ھابیل۔ اباد۔ شبواۃ۔ ہند۔ صرابیس۔ فخور۔ سند۔ بارق۔ شیث۔ عبدالمغیث۔ عبدالحارث۔ و د۔ سواع۔ یغوث۔ یعوق۔ اور نسر " کے اور ان کی بیٹیوں میں سے اقلیما۔" اقلیما۔ اشوف۔ جزورۃ۔ عزور[1] " اور " امۃ المغیث " کے نام معلوم ہوئے ہیں۔" الم تر الی الذین اوتو نصیبا من الکتب یشترون الضللۃ "عکرمۃ نے کہا ہے کہ یہ آیت رفاعہ بن زید بن التابوت کردوم بن زید اسامہ بن حبیب رافع بن ابی رافع یحری بن عمرو اور حیی بن اخطب کے بارے میں نازل ہوئی۔" الم تر الی الذین یزعمون انہم امنوا " اس کا نزول الجلاس بن الصامت۔ معتب بن قشیر۔ رافع بن زید۔ اور بشر کے حق میں ہوا ہے۔" الا الذین یصلون الی قوم "ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ یہ آیت ہلال بن عویمر اسلمی اور سراقہ بن مالک مدلجی کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور سراقہ مذکورہ نبی خزیمۃ بن عامر ابن عبد مناف کی اولاد میں تھا" سجدون اخرین "السدی نے کہا ہے کہ اس آیت کا نزول ایک جماعت کے بارے میں ہوا کہ از آنجملہ ایک شخص نعیم بن مسعود اشجعی ہے۔" ان الذین توفاھم الملئکتہ ظالمی انفسھم " ان لوگوں میں سے عکرمہ نے علی بن امیہ بن خلف۔ حارث بن زمعہ۔ اباقیس بن الولید بن مغیرۃ۔ ابا العاصی بن منبہ بن الحجاج۔ اور اباقیس ابن الفاکہ کے نام لئے ہیں۔" الا المستضعفین "ان لوگوں میں سے ابن عباس ان کی ماں ام الفضل لبانتہ بنت الحارث۔ عیاش بن ابی ربیعۃ۔ اور سلمہ بن ہشام کے نام لئے گئے ہیں۔" الذین یختانون انفسھم بنی ابیرق۔ بشر۔ بشیر۔ اور مبشر لھمت طائفۃ منھم انیضلوک "وہ لوگ اسید بن عروۃ اور اس کے اصحاب تھے۔" ویستفتونک فی النساء " دریافت کرنے والوں میں سے صرف ایک عورت خولہ بنت حکیم کا نام لیا گیا ہے" یسئلک اھل الکتب " ابن عسکر نے ان لوگوں میں سے کعب بن اشرف اور فخاص کے نام لئے ہیں۔" لکن الراسخون فی العلم " ابن عباس نے کہا ہے کہ وہ لوگ عبداللہ کا نام لیا گیا ہے۔" ولا آمین البیت الحرام "ان لوگوں میں سے حطم بن ہند بکری کا نام لیا گیا ہے" یسئلونک ماذا احل لھم " ان لوگوں میں سے عدی بن حاتم طائی۔ زید بن مہلھل طائی عاصم بن عدی۔ سعد بن خثمتہ۔ اور عویمر بن ساعدۃ۔ کے نام لئے گئے ہیں۔" اذھم قوم ان یبسط "منجملہ ان کے کعب بن اشرف۔ اور حیی بن اخطب کے نام مذکور ہوئے ہیں۔" ولیتجدن اقربھم مودۃ۔ الایات "یہ آیتیں اس وفد کے لوگوں کی شان میں نازل ہوئیں جو کہ نجاشی کے پاس سے آئے تھے۔ وہ بارہ شخص۔ اور کہا گیا ہے کہ تیس۔ اور ایک قول ہے کہ ستر آدمی تھے۔

[1] ماخذ از تفسیر اتقان، مصنفہ جلال الدین

مقصدِ نزول قرآن ۔ دعوت کلمہ طیبہّ

☆ ــــــ کلمہ طیبہّ ــــــ ☆

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ

نہیں ہے (کوئی شئے مخلوق) الہ معبود (حاجت روا اور لائق پرستش) سوائے اللہ (قائم بخود) کے اور حضرت محمد صلعم اللہ کے بھیجے ہوئے (آخری) رسول اور (خاتم النبین) ہیں۔ کلمہ طیبہ میں دعوت اللہ کو اکیلا الہ (یعنی اکیلا حاجت روا) ماننے کی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا بندہ اور رسولؐ (خاتم النبین) ماننے کی ہے۔

اجزائے کلمہ طیبہ دو (۲) ہیں

● پہلا جز الوہیت **لا الـٰه الا الله** ○ دوسرا جز رسالت **محمد رسول الله** ۔ اسی کلمہ طیبہّ کی تسلیم وتصدیق کو یعنی تسلیم الوہیت ورسالت کو اسلام کہتے ہیں۔ اور اسلام قبول کرنے والے کو "مسلم" کہتے ہیں مسلمان کی ذات میں کلمہ طیبہّ کا تعلق عقیدہ (Real Faith) سے ہے اور عقیدہ کا تعلق قلب اور روح سے ہے۔ جس کا اثر جسم پر بھی پڑتا ہے اور نتیجتہً عقیدہ کا اظہار زبان سے ہوتا ہے۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اقرار باللسان وتصدیق بالقلب یعنی زبان سے اقرار اور قلب سے تصدیق کرنا (ایمان) ہے۔

○

زباں سے لب سے عیاں **لا اله الا الله** نظر میں دل میں نہاں **لا اله الا الله**
عجیب سرِّ نہاں **لا اله الا الله** عجیب طرز بیاں **لا اله الا الله**

ماخذ: اشاراتِ سلوک
مصنفہ: حضرت مولانا صحوی شاہؒ

کتابتِ قرآن

قرآن کی کتابت پر قرآن کی اندرونی شہادتیں بھی ہیں۔ **قالو اساطیر الاولین اکتتبها فهی تملی علیه بکرة واصیلا** (کافر کہتے ہیں یہ پرانے قصے ہیں جن کو نبیؐ لکھاتے ہیں اور لوگ لکھتے ہیں) **ذالک الکتب لاریب فیه** (یہ ایسی کتاب ہے جس میں شک نہیں) **رسول من الله یتلو صحفا مطهرة** (نہ چھوویں اس کو مگر پاک صاف لوگ) چھوا جب ہی جائیگا جب لکھا ہوا ہو گا۔ حضور نے قرآن دیکھ کر پڑھنے کا بڑا ثواب بتایا ہے، تلاوت ناظرہ جب ہی ممکن ہے کہ کتاب لکھی ہوئی ہو۔ مشکوۃ میں ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ جو شخص ترکے میں قرآن چھوڑے اس کو ہمیشہ ثواب ملتا رہے گا۔ (باب العلم)

عن البراء قال لما انزلت لا یستوی القاعدون من المومنین قال النبی صلی الله علیه ادعو افلانا فجاء و معه الدواة واللوج اولکتف فقال اکتب، (براء کہتے ہیں کہ جب آیت **لا یستوی القاعدون** نازل ہوئی تو رسول کریم نے فرمایا فلاں کاتب کو بلاؤ وہ کاتب تختی و دوات قلم وغیرہ لیکر آیا آپ نے فرمایا یہ آیت لکھو۔ بخاری)

ان حدیثوں سے چند امور ثابت ہوتے ہیں۔ (۱) جب کوئی آیت نازل ہوتی فوراً لکھائی جاتی۔ (۲) کئی کاتب تھے۔ (۳) تحریریں اور سامان کتابت وغیرہ کاتبوں ہی کے پاس رہتا تھا۔ (۴) نوشتے، پتھر کی تختی، شانے کی ہڈی وغیرہ پر لکھے جاتے تھے۔

عن عبدالله بن عمرو قال بینما نحن حول رسول الله صلی الله علیه وسلم نکتب عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم رسولؐ کریم کے گرد حلقہ کئے ہوئے لکھ رہے تھے۔ دارمی)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ قرآن لٹکے ہوئے دیکھے، فرمایا یہ تم کو فریب نہ دیں، خدا ایسے شخص کو عذاب نہ دیگا جسے قرآن یاد ہو (کنز العمال) یعنی اس خیال سے حفظ کرنے سے غافل نہ ہو جانا کہ ہمارے پاس لکھا ہوا ہے۔

عن عبدالله بن عمران رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمنوں کی سرزمین لیجانے سے منع فرمایا ہے (بخاری کتاب الجہاد)

عمرو بن حزم صحابی کو حضورؐ نے یمن کا گورنر مقرر کیا تو ان کو کچھ احکام لکھ دیئے تھے۔ ان میں ایک حکم یہ بھی تھا" **فلا یمس القرآن انسان الا وهو طاهر** (پاک آدمی کے سوا کوئی قرآن کو نہ چھوئے) تاریخ طبری جلد سوم و ابن خلدون۔

جمع قرآن ۔ ترتیب قرآن



• ان القرآن كان على هذا التاليف والجمع فى زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم و انما ترک جمعه فى مصحف واحد یعنی قرآن اسی ترتیب سے تھا رسول کریم کے زمانہ میں مگر ایک مصحف میں جمع نہیں ہوا تھا۔ (خازن جزء اول)

• وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلقن اصحابه و يعلمهم ما ينزل عليه من القرآن على الترتيب الذى هوالا فى مصاحفنا بتوقيف جبريل عليه السلام یعنی رسول کریم نے قرآن کی یہی ترتیب صحابہ کو بتائی تھی جس ترتیب پر اس وقت موجود ہے۔ اور یہ جبریل کی تعلیم سے تھا۔ (حوالہ مذکور)

• حضرت علیؓ سے روایت ہے رحمه الله على ابى بكر اول من جمع كتاب الله عزوجل ابوبکر پر رحمت ہو کہ انھوں نے پہلی پہلے کتاب اللہ کو جمع کرایا۔ (خازن جزء اول)

• قرآن مجید کی آیتوں اور سورتوں کی ترتیب حضور علیہ السلام کی فرمائی ہوئی ہے۔ حضور کو جبریل علیہ السلام آیات و سورتوں کے مواقع سے آگاہ فرماتے تھے۔ اسی طرح حضور صحابہ کو تعلیم دیتے تھے

• جبریل رسول کریم کو آیات و سورتوں کے مواقع بتا دیتے تھے۔ سورتوں کا باہمی اتصال ایسا ہی ہے جیسے آیات اور حروف کا۔ یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ (اتقان)

• ترتيب السور هكذا عندالله فى اللوح المحفوظ (سورتوں کی ترتیب وہی ہے جو لوح محفوظ پر خدا کے نزدیک ہے۔ (برہان کرمانی)

غرض اس پر اجماع ہے کہ سورتوں کی ترتیب توقیفی ہے اور جبریل حضور کو بتاتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو تعلیم فرماتے تھے۔

جمع قرآن اور خلیفہ اوّل

حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ جنگ یمامہ کے زمانہ میں ابوبکر صدیقؓ نے مجھے بلوایا، حضرت عمرؓ بھی وہاں موجود تھے خلیفہ نے کہا یمامہ کی لڑائی میں بہت قاری شہید ہوئے ہیں۔ ایسے ہی اگر اور چند لڑائیاں ہوئیں تو مجھے ڈر ہے کہ قرآن کا اکثر حصہّ تلف ہوجائے گا۔ حضرت عمرؓ نے مجھ سے کہا کہ تم قرآن جمع کرو۔ تم ایک نوجوان سمجھدار معتبر آدمی ہو، کاتب وحی بھی ہو اس لئے مناسب ہے کہ تلاش کر کے (عام تحریرات سے) قرآن جمع کرو میں نے کہا کہ یہ ایسا بھاری کام ہے کہ اس کے مقابلہ میں پہاڑ کا ہٹا دینا آسان ہے اور جو کام رسول اللہ صلعم نے نہیں کیا وہ آپ کیسے کریں گے؟ خلیفہ نے کہا کہ ہاں یہ نیک کام ہے۔ مجھے اور خلیفہ سے اس میں گفتگو ہوئی میری بھی سمجھ میں آگیا کہ یہ کام مناسب ہے۔ اس پر میں نے قرآن کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کیا۔ سورہ توبہ کی آخری آیات ابو خزیمہ کے پاس سے ملیں۔ میرا لکھا ہوا قرآن حضرت ابوبکر کے پاس محفوظ رہا۔ پھر حضرت عمرؓ کے پاس۔ ان کے بعد حضرت حفصہؓ کے پاس محفوظ رہا۔ حضرت زید بن ثابت وحی کے کاتبوں میں اوّل درجہ کے کاتب تھے اور عرضہ اخیرہ میں حضور سے دو مرتبہ قرآن سنا۔ اس لئے تمام کاتبوں میں خلیفہ نے انھیں کو منتخب کیا۔



حفظ قرآن عظیم آئین تست
حرف حق را فاش گفتن دین تست



یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن
(اقبالؒ)

کاتبانِ وحی

رسول کریم نے چالیس صحابہ کو کتاب کی خدمت پر مامور کر رکھا تھا۔ (روضۃ الاحباب) ان میں زیادہ مشہور یہ ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ۔ عمر فاروقؓ۔ عثمانؓ بن عفان۔ علیؓ ابن ابی طالب، زیدؓ بن ثابت عبداللہ بن سعدؓ۔ زبیرؓ بن العوام۔ خالدؓ بن سعید۔ حنظلۃؓ بن ربیع۔ علاءؓ۔ خالدؓ بن ولید۔ عبداللہؓ بن رواحہ محمدؓ بن مسلمہ۔ عبداللہؓ بن عبداللہ بن سلول۔ مغیرہؓ بن شعبہ۔ عمروؓ بن العاص۔ معاویہؓ بن ابی سفیان۔ جہمؓ بن الصلت۔ معیقیبؓ بن فاطمہ۔ شرحبیلؓ بن حسنہ۔ عبداللہؓ بن ارقم الزہری، ثابتؓ بن قیس بن شماس حذیفہؓ بن الیمان۔ عامرؓ بن فہیرہ۔ عبداللہؓ بن ابی سرح۔ سعیدؓ بن جبیر۔ ابانؓ بن سعید۔ (تاریخ طبری۔ صحاح ستہ طبقات ابن سعد)

خطِ قرآن

مکہ میں بنی ہاشم میں خط قیرا سوز رائج تھا۔ اس لئے مکہ میں جس قدر کتاب ہوئی وہ اسی خط میں ہوئی (ابن الندیم) مدینہ میں جو کتابت ہوئی وہ خط حیری میں ہوئی۔ ۱۶۰ھ سے خط کوفی میں کتابت ہونے لگی ۳۱۸ھ سے خط نسخ میں کتابت ہونے لگی۔ اور اس پر اجماع امت ہوگیا۔ اب اس کے خلاف جائز نہیں۔

قرآن اور رسم الخط

قرآن مجید کا رسم الخط آج تک وہی ہے جو زمانہ ءرسالت میں تھا۔ یہ رسم الخط بھی توفیقی ہے۔ یہ رسم خط دنیا کے تمام خطوں کی رسم سے علحدہ ہے۔ یہ رسم نہ پہلے کبھی تھا۔ نہ آج تک کسی خط میں رائج ہے۔

تعلیمِ قرآن

جب تک حضور مکہ میں مقیم رہے، آپ ارقم مخزومی کے مکان میں قرآن پڑھاتے تھے۔ اصحابِ صفہ رات کو ایک معلم کے پاس جمع ہو کر قرآن سیکھتے تھے۔ (مسند احمد)

ان افضلکم من تعلم القران وعلمه ۔ (تم میں وہ شخص افضل ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔ (بخاری)

خیر کم من قرا القران و اقراه (تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے (طبرانی)

حفظِ قرآن

جب کوئی آیت یا سورت نازل ہوتی تو آپ فوراً صحابہؓ کو لکھا دیتے اور پڑھا دیتے ۔ صحابہؓ حفظ کرلیتے ۔ **کان داب الصحابة رضی الله عنهم من اول نزول الوحی الی آخره المسارعة الی حفظ** یعنی تمام زمانہ وحی میں صحابہ کا یہ معمول رہا کہ جو وحی نازل ہوئی اس کو حفظ کرلیا ۔ (زبدۃ البیان فی رسوم مصاحفِ عثمانؓ)

اور حضورؐ نے فرمایا ہے **استقرؤ القرآن من اربعة من عبدالله بن مسعود وسالم مولی ابی حذیفة وابی بن کعب و معاذ بن جبل** ۔ قران ان چار (اصحاب) سے پڑھو: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ، حضرت سالم مولی ابی حذیفہؓ ، حضرت اُبی بن کعبؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ سے (قرآن پڑھو اور سیکھو) ۔

حفاظِ قرآن

صحابہؓ میں دس ہزار حافظ زیادہ مشہور تھے ۔ ان دس ہزار میں (۳۷) کو خصوصیت خاصہ حاصل تھی ۔ ابوبکر صدیقؓ ۔ عمر فاروقؓ ۔ عثمانؓ بن عفان ۔ علیؓ ابن ابی طالب ۔ عبداللہؓ بن مسعود ۔ سعد بن ابی وقاصؓ ۔ حذیفتہ بن الیمانؓ ۔ ابوہریرہؓ ۔ عبادۃ بن الصامتؓ ۔ معاذؓ بن جبل ۔ مجمعؓ بن حارثہ ۔ فضالہؓ بن عبید ، ابوموسی اشعریؓ ۔ عمرو بن العاصؓ ۔ سعدؓ بن عبادۃ ۔ عبداللہؓ بن عباس ۔ ابوایوب انصاریؓ ۔ عبداللہؓ بن ذوالجادین ۔ عبیدؓ معاویتہ بن زیدؓ بن ثابت ۔ ابوزیدؓ ۔ سالم مولی ابی حذیفہؓ ۔ سلمہؓ بن مخلد بن الصامت ۔ سعد بن عبیدؓ بن نعمان انصاری ۔ زیدؓ بن ثابت ۔ ابیؓ بن کعب ۔ عبداللہؓ بن الصائب ۔ سلیمانؓ بن ابی حشمہ ۔ تمیمؓ الداری ۔ معاذؓ بن الحارث ۔ ابولدرداؓ ۔ عقبہؓ بن عامر الجھنی ۔ عبداللہؓ بن عمر بن الخطاب ۔ سعدؓ بن المنذر ابن اوس ۔ قیسؓ بن صعقہ ۔ عبداللہؓ بن عمرو بن العاص ۔ ابو حلیمہؓ معاذ (تہذیت التہذیب ، طبقات ابن سعد و تذکرہ الحفاظ للذہبی و مفتاح السعادت ، اتقان ۔ صحیح بخاری)

مردوں کے علاوہ عورتیں بھی حافظ تھیں ۔ ان میں چار زیادہ مشہور تھیں ۔ ان میں چار زیادہ مشہور تھیں ۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ام المومنین حفصہؓ ، ام المونین ام سلمہؓ ، ام ورقہ بن نوفل (ابوداؤد)

مصاحفِ صحابہؓ (صحابہؓ سے منسوب قرآن)

- ☆ مصحف عمر فاروق رضؓ
- ☆ مصحف عثمان بن عفانؓ
- ☆ مصحف علی بن ابی طالبؓ
- ☆ مصحف عبداللہ بن سعودؓ
- ☆ مصحف اُبی بن کعبؓ
- ☆ مصحف ابوزیدؓ
- ☆ مصحف ابوالدرداءؓ
- ☆ مصحف معاذ بن جبلؓ
- ☆ مصحف زید بن ثابتؓ
- ☆ مصحف عبداللہ بن عمرؓ
- ☆ مصحف ابی موسیٰ اشعریؓ
- ☆ مصحف عمرو بن العاصؓ
- ☆ مصحف سعد بن عبادةؓ
- ☆ مصحف سالمؓ
- ☆ مصحف ابوایوب انصاریؓ
- ☆ مصحف عبادة بن الصامت رضؓ
- ☆ مصحف تمیمؓ الداری
- ☆ مصحف مجمع بن جاریة رضؓ
- ☆ مصحف عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ
- ☆ مصحف ابنة عبداللہ بن الحارث رضؓ
- ☆ مصحف لبید بن ربیع عامری رضؓ
- ☆ مصحف عقبہ بن عامر جہنی رضؓ
- ☆ مصحف قیس بن ابی صعقہ رضؓ
- ☆ مصحف سکن بن قیس رضؓ
- ☆ مصحف عائشہؓ
- ☆ مصحف حفصہؓ
- ☆ مصحف ام سلمہؓ
- ☆ مصحف ام ورقہ بنت نوفل رضؓ



ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برُہان

دُعا

میرے مولا!
عطا اسلاف کا جذبِ درون کر
شریکِ زمرہ لا یحزنوں کر
(اقبالؒ)

قرآن اور اہلِ بیتؓ

حضرت علی اور امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہم مشہور کاتبین قرآن و حفاظ و قراء میں سے تھے ان حضرت کے لکھے ہوئے قرآن موجود ہیں۔

مفسرین قرآن میں حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن عباس (رسول کریم کے چچازاد بھائی) سب سے بڑے مفسر مانے گئے ہیں۔ ابن عباسؓ کا لقب حبرالامتہ ترجمان القرآن تھا۔ ازواج مطہرات میں امہات المومنین حضرت عائشہؓ حضرت ام سلمہؓ حضرت حفصہؓ حافظ و قاری و مفسر تھیں۔ حضرت ام سلمہ قرآن بالکل رسول کریم کے طرز پر پڑھتی تھیں۔

امام زین العابدینؒ بن امام حسینؓ قاری بھی تھے اور قرآن بھی لکھتے تھے۔

امام باقر بن امام زین العابدین مشہور قراء میں سے تھے۔

امام جعفر صادق بن امام باقرؒ بڑے مشہور قاری تھے۔ ابو عمارہ بن حبیب الزیات معروف حمزہ (جو قراء سبعہ میں ہیں) امام جعفر کے شاگرد تھے۔ اور امام جعفر کا سلسلہ سند ان کے جدّ اعلیٰ حضرت علیؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ سے ملتا ہے۔

عبداللہ بن عباسؓ صاحب تفسیر ہیں، امام باقر بھی صاحب تفسیر ہیں۔ ان کے لکھے ہوئے قرآن موجود ہیں۔ مشہور قاری نافع بن عبدالرحمن شاگرد تھے شیبہ بن نصاح کے اور شیبہ شاگرد تھے ابن عباس کے۔

مشہور مفسرین امام مالک و سفیان ثوریؒ امام جعفر کے شاگرد تھے۔

امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر قاری تھے اور قرآن لکھتے تھے۔

حدیث قرآن ہی کی تفسیر ہے۔ اصطلاح محدثین میں اصح الاسانید اس روایت کو کہتے ہیں جس کو امام زین العابدینؒ نے اپنے والد ماجد امام حسینؓ اور انھوں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت علیؓ سے روایت کیا ہو۔

حضرت عائشہ اور حضرت علیؓ نے قرآن کی آیتوں کا شمار کیا۔ امام جعفر نے آیات کی تقسیم بتائی کہ اس قدر آیات جہاد ہیں۔ اس قدر معاملات وغیرہ کی۔ اس کی تفصیل دوسرے موقعہ پر ہوگی غرض ہر ملک اور ہر زمانہ میں خاندان رسالت سے قرآن کی خدمت ہوتی رہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ قرآن کے ان مشہور سات قراء میں ہیں جو صحابہؓ میں ممتاز تھے۔ قراء صحابہ میں ابی بن کعبؓ کو اقرا القرم کا خطاب تھا۔ خاندان رسالت میں انھی کی قراءت رائج تھی۔

آنحضور صلعم آیت اور اس کی تفسیر

ویلمیؒ نے مسند الفردوس میں جویبر کے طریق پر بواسطہ ضحاکؒ ۔ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے ۔ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قولہ تعالیٰ **فاذکرونی اذکرکم** کی تفسیر میں فرمایا۔ اللہ پاک ارشاد کرتا ہے کہ اے میرے بندو تم میری عبادت کے ساتھ مجھے یاد کرو ۔ میں اپنی مغفرت کے ساتھ تمہیں یاد کروں گا ۔ اور طبرانیؒ نے ابی امامہؓ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعلین کا اگلا تسمہ جو انگلیوں کے مابین رہتا ہے ٹوٹ گیا ۔ تو آپ نے " **انا للہ وانا الیہ راجعون** " پڑھا ۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپؐ کو اس امر کے باعث استرجاع فرماتے سن کر کہنے لگے یا رسول اللہ ! کیا یہ بھی کوئی مصیبت ہے ؟ " حضور انورؐ نے ارشاد کیا " مومن کو جو کوئی ناپسندیدہ بات پیش آئے وہی مصیبت ہے ۔ " اس حدیث کے بکثرت شواہد ہیں ۔ اور ابن ماجہؒ اور ابن ابی حاتمؒ نے براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کے مابین ایسی چوٹ لگائی جاتی ہے کہ اس ضرب کی آواز ثقلین (یعنی جن اور انس) کے سوا ہر ایک چوپایہ سن لیتا ہے اور جو چوپایہ اس آواز کو سنتا ہے وہی اس کافر پر لعنت کرتا ہے ۔ پس یہی مفہوم ہے قولہ تعالیٰ **ویلعنھم اللاعنون** " کا یعنی چوپائے ان پر لعنت کرتے ہیں اور طبرانیؒ نے ابی امامہؓ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قولہ تعالیٰ **فی الحج اشھر معلومات** " یہ شوال ۔ ذوالقعدہ ۔ اور ذوالحج کے مہینے ہیں ۔ اور طبرانیؒ نے ایک ایسی سند کے ساتھ جس میں کوئی خرابی نہیں ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قولہ تعالیٰ **فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج** " کے معنی یوں بیان فرمائے : رفث ۔ عورتوں کو جماع کرنے کے ساتھ چھیڑنا ۔ فسوق ۔ برے کام کرنا ۔ اور جدال ۔ ایک شخص کا اپنے ساتھی سے لڑنا مراد ہے " ۔ ابوداؤد نے عطاء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " **لغوفی الیمین** " آدمی کا اپنے گھر میں یوں کلام کرنا ہوتا ہے جیسے کہ " **لا واللہ اور بلی واللہ** " بخاری نے اس حدیث کی روایت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلعم ! اللہ پاک تو فرماتا ہے ۔ **الطلاق مرتان** (طلاق دو ہی مرتبہ ہے) پھر یہ تیسرا (طلاق) کہاں (مذکور) ہے ؟ " حضور انور نے فرمایا " قولہ تعالیٰ " **تسریح**

باحسان " تیسرا طلاق ہے " اور ابن مردویہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ایک شخص نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر دریافت کیا کہ رسول اللہ ! خدا تعالیٰ نے طلاق کو دوہی مرتبہ ذکر کیا ہے۔ اور تیسرا طلاق کہاں ہے ؟ آپ نے ارشاد کیا " تیسرا طلاق ہے " **امساک بمعروف او تسریح باحسان** اور طبرانی نے ایک اس طرح کی سند کے ساتھ جس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ ابی الھیعتہ کے طریق پر " **عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده** " نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا " **الذی بیده عقده النکاح** " وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کا اختیار ہے) زوج (شوہر) ہے اور ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا " **صلوۃ الوسطی** " نماز عصر ہے۔ اور ابن جریر نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رویت کی ہے انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا " **الصلوۃ الوسطی صلوۃ العصر** " اور نیز اسی راوی نے ابی مالک الاشعریؒ ۔ سے بھی بالکل ایسی ہی روایت کی ہے۔ اور اس کے دوسرے طرق اور شواہد ہیں۔ اور طبرانی نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے " **السکینة** " ہوائے تند یا چاروں طرف سے چلنے والی ہے " اور ابن مردویہ نے جویبر کے طریق پر بواسطہ ضحاک ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قولہ تعالیٰ " **یوتی الحکمته من یشاء** " کے بارے میں مرفوعاً روایت کی ہے کہ کہا " قرآن " ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول پاک کی قرآن کہنے سے یہ مراد ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس کو چاہتا ہے اسی کو تفسیر قرآن کا ملکہ عطا فرماتا ہے ورنہ قراءتِ قرآن تو نیک و بد سبھی طرح کے لوگ کرتے ہیں

آل عمران : احمد وغیرہ نے بواسطہ ابی امامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے قولہ تعالیٰ " **فاما الذین فی قلوبھیم زیغ فیتبعون ما تشا به منه** " کی برمیں ارشاد کیا کہ " وہ لوگ خوارج ہیں " اور طبرانی وغیرہ نے ابی الدرداء رضی اللہ تعلیٰ عنہ سے یت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راسخین فی العلم کی نسبت دریافت کیا گیا ان کی شناخت ہے ؟ تو آپ نے ارشاد کیا " وہ شخص جس کی قسم پوری اتری۔ اس کی زبان سچی ہوئی۔ س کا قلب استقامت پر رہا۔ اور اس کا پیٹ اور اس کی شرمگاہ پاک دامن پائی گئی۔ پس ایسا شخص راسخین فی العلم میں سے ہے اور حاکم نے صحیح قرار دیکر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قولہ تعالیٰ " ———

والقناطیر المقنطرۃ " کے نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا "قنطار ۔ ہزار اوقیہ (وزن) کو کہتے ہیں " اور احمد اور ابن ماجہ نے ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انھوں نے کہا " رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قنطار بارہ ہزار وقیہ (وزن) کا نام ہے۔

شرائط تفسیر

مفسر کو چاہیے کہ وہ قرآن کی تفسیر قرآن ہی سے طلب کرے ۔ اس لئے کہ قرآن جو چیز ایک جگہ مجمل رکھی گئی ہے اسی چیز کی دوسری جگہ میں تفسیر کردی گئی ہے ۔ اور اگر مفسر کو قرآن میں تفصیل نہ مل سکے تو اس کو لازم ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر کو احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تلاش کرے ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

"آگاہ رہو بے شک مجھ کو قرآن دیا گیا ہے اور اسی کے مانند ایک اور چیز بھی اس کے ساتھ عطا ہوئی ہے ۔ (اور وہ حدیث نبوی ہے)

مفسر کے لئے پہلی شرط اعتقاد کا صحیح ہونا ہے ۔ ابن ابی الدنیاؒ نے کہا قرآن کے علوم اور وہ باتیں جو قرآن سے مستنبط ہوتی ہیں ایک درائے ناپیدا کنار کے مانند ہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ پس یہ علوم جو کہ مفسر کے لئے مثل ایک آلہ کے ہیں کوئی شخص بغیر ان کو حاصل کرنے کے مفسر ہو نہیں سکتا اور جو شخص بغیر ان علوم کو حاصل کئے ہوئے قرآن کی تفسیر کرے گا وہ "تفسیر بالرای" کا مُرتکب ہوگا جس کی نسبت نہی (منع) وارد ہوئی اور تفسیر بالرائے کا کرنے والا دوزخی گنہگار ہے ۔

تفسیر بالرائے :۔ حضرت جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "تفسیر اتقان" میں تفسیر بالرائے کی پانچ علامتیں بتائی ہیں : (۱) پہلی علامت یہ کہ وہ ایسی تفسیر ہو جو بغیر ایسے علوم کو حاصل کئے ہوئے کی گئی ہو جن کے معلوم ہونے کے ساتھ تفسیر کرنا جائز ہوتا ہے ۔ (۲) دوسری علامت یہ ہے کہ اس "متشابہ" کی تفسیر کی جائے جس کی تاویل صرف خدا ہی جانتا ہے اور کسی کو معلوم نہیں ہوتی ۔ (۳) تیسری علامت یہ کہ ایسی تفسیر کی جائے جو کہ فاسد مذہب کی مقرر (ثابت) کرنے والی ہو یعنی مذہب کو اصل بنا کر تفسیر کو اس کا تابع رکھا جائے ۔ اور جس طریق پر بھی ممکن ہو تفسیر کو اسی مذہب (یا عقیدہ) کی طرف ہیر پھیر کرلائے ۔ اگرچہ وہ طریق ضعیف ہی کیوں نہ ہو ۔

(۴) چوتھی علامت یہ کہ بلا کسی دلیل کے قطع کے طور پر یہ تفسیر کردے کہ خدا تعالیٰ کی یہ مراد ہے

(۵) پانچویں علامت یہ کہ اپنے پسند اور بجا خواہش کے موافق تفسیر کی جائے ۔

تفسیر اور تاویل اور اس کی ضرورت

تفسیر: سہ حرفی مادہ "اَلفَسر" (ف۔س۔ر) سے تفعیل کے وزن پر ہے۔ اور "فسر" کے معنی ہیں بیان اور کشف۔ اور کہا جاتا ہے کہ "الفشر" کا مقلوب ہے جب کہ صبح کی روشنی پھیلتی ہے اس وقت تم کہتے ہو " **اسفر الصبح** " اور ایک قول یہ ہے کہ تفسیر کا ماخذ ہے " **تفسرة** " ۔ اور یہ لفظ اس قوت کا اسم ہے جس کے ذریعہ طبیب مرض کی شناخت کیا کرتا ہے۔

تاویل: تاویل کی اصل " الاول " جس کے معنی ہیں رجوع (بازگشت) پس گویا کہ تاویل آیت (کلام الہیٰ) کو ان معانی کی طرف پھیر دینے کا نام ہے جن کی وہ متحمل ہوتی ہے اور ایک قول ہے کہ اس کا ماخذ ہے " **ایالت** " جس کے معنی ہیں سیاست (حکمرانی اور انتظام ملک داری) گویا کہ کلام کی تاویل کرنے والے نے اس کا انتظام درست کر دیا اور اس میں معنیٰ کو اس کی جگہ پر رکھ دیا ہے۔

تفسیر اور تاویل کے بارے میں اختلاف ہوا ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے کہ ان دونوں لفظوں کے ایک ہی معنیٰ ہیں۔ ایک قوم نے اس بات کو ماننے سے انکار کیا ہے یہاں تک کہ ابن حبیب نیشاپوری اس بارے میں مبالغہ سے کام لے کر کہا ہے کہ اور ہمارے زمانہ میں ایسے مفسّر لوگ پیدا ہوئے ہیں کہ اگر ان سے تفسیر اور تاویل کے مابین جو فرق ہے اس کو دریافت کیا جائے تو انھیں اس کا کوئی جواب ہی نہ سوجھ پڑے۔ راغب کہتے ہیں "تفسیر بہ نسبت تاویل کے عام تر چیز ہے۔ اور اس کا زیادہ تر استعمال لفظوں اور مفرداتِ الفاظ میں ہوا کرتا ہے۔ اور تاویل کا استعمال اکثر کر کے معانی اور جملوں کے بارے میں آتا ہے۔ پھر زیادہ تر تاویل کا استعمال کتب الہیہٰ کے بارے میں ہوتا ہے اور تفسیر کو کتب آسمانی اور ان کے ماسوا دوسری کتابوں کے بارے میں بھی استعمال کر لیتے ہیں"۔ اور راغب کے سوا کسی اور عالم کا قول ہے کہ "تفسیر ایسے لفظ کے بیان (واضح کرنے) کا نام ہے جو کہ صرف ایک ہی درجہ کا متحمل ہو اور تاویل ایک مختلف معانی کی طرف متوجہ ہونے والے لفظ کو ان ہی معانی میں سے کسی ایک معنیٰ کی طرف متوجہ بنا دینے کا نام ہے۔ اور یہ توجیہ دلیلوں کے ذریعہ سے ظاہر ہوتی ہے" اور ماتریدی کا قول ہے کہ تفسیر اس یقین کا نام ہے کہ لفظ سے یہی امر مراد ہے اور خدا تعالیٰ پر اس گواہی دینے کا کہ اس نے لفظ سے یہی مراد لی ہے۔ لہذا

اگر اس کے لئے مقطوع بہ دلیل قائم ہو تو وہ تفسیر صحیح ہے ورنہ تفسیر بالرائے ہوگی جس کی ممانعت آئی ہے ۔ اور تاویل اس کو کہتے ہیں کہ بہت سے احتمالات میں سے کسی ایک کو بغیر قطع اور شہادت علے اللہ تعالی کے ترجیح دیدی جائے ۔ اور ابوطالب تعلبی اس کی تعریف یوں کرتا ہے کہ تفسیر لفظ کی وضع کو بیان کرنے کا نام ہے حقیقتہً ہو یا مجازاً جیسے " الصراط " کی تفسیر طریق کے ساتھ اور " صیب " کی تفسیر مطر (بارش) کے ساتھ کرنا ۔ اور تاویل لفظ کے اندرونی (مدعا) کی تفسیر کا نام ہے اور یہ " الاول " سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں انجام کار کی طرف رجوع لانا ۔ لہذا تاویل حقیقتہً مراد سے خبر دینا ہے ۔ اور تفسیر دلیل مراد کا بیان کرنا ۔ کیوں لفظ مراد کو کشف کرتا ہے اور کاشف ہی دلیل ہوا کرتا ہے ۔ اس کی مثال ہے قولہ " ان ربک لبالمر صاد " تمہارا پرور دگار گھات میں (تم پر نظر لگائے ہوئے ہے) اس کی تفسیر یہ ہے کہ " مر صاد " " ر صد " سے مفعال (مصدر میمی) کے وزن پر ہے ۔ اور اس آیتہ کریمہ کی تاویل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس قول کے ساتھ اپنے حکم کی بجا آوری میں سستی کرنے اور اس کے لئے تیار و مستعد رہنے میں غفلت برتنے کے برے انجام سے خوف دلایا ہے ۔ اور قطعی دلیلیں اس سے لفظ لُغوی وضع کے خلاف معنی مراد ہونے کا بیان کرنے کی مقتضی ہیں ۔ اور اصفہانی نے اپنی تفسیر میں یوں بیان کیا ہے ۔ معلوم رہے کہ علماء کی اصطلاح اور بول چال میں معانی قرآن کے کشف اور اس کے مراد کا بیان مقصود ہوتا ہے عام ازیں کہ بحسب لفظ مشکل وغیرہ کے ہو یا بحسب معنی ظاہر وغیرہ کے ۔ اور تاویل اکثر کے جملوں میں ہوتی ہے ۔ اور تفسیر کا استعمال یا تو غریب الفاظ میں ہوتا ہے جیسے ۔ بحیرہ ۔ السائبہ ۔ اور الوصیلة میں یا کسی وجیز لفظ میں بطور شرح بیان کرنے کے جیسے قولہ تعالیٰ اقیموا الصلوة و اتوالزکوة ہیں ۔ اور یا کسی ایسے کلام میں تفسیر کا استعمال ہوتا ہے جو کسی قصہ پر شامل ہو اور اس کلام کا تصور میں لانا بغیر اس قصہ کی معرفت کے ممکن نہ ہو ۔ جیسے قولہ تعالیٰ " انما النسیئی ۱۰/۱۱ زیادة فی الکفر اور قولہ تعالیٰ " لیس البربان تاتوا البیوت من ظہورھا " ۲/۸ ۔ اور تاویل کا استعمال کسی مرتبہ عام طور پر ہوتا ہے ۔ اور کسی دفعہ خاص امر کے انداز پر جیسے لفظ کفر کہ یہ کبھی مطلق جحود کے واسطے بولا جاتا ہے ۔ اور کہیں پر خاص کر کے باری عز و جل کے جحود کے بارے میں استعمال ہوتا ہے ۔

یا ایمان کا لفظ کہ یہ کہیں مطلق تصدیق کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اور دوسری جگہ تصدیق حق کے معنی ہیں۔ اور اس کا استعمال مختلف معنوں میں مشترک لفظ میں ہوتا ہے جیسے کہ وجد کا لفظ "الجدہ۔ الوجد۔ " اور " الوجود " کے معانی میں بالاشتراک استعمال ہوا ہے اور اصفہانی کے علاوہ کسی دوسرے عالم کا قول ہے کہ تفسیر کا تعلق روایت سے ہے اور تاویل کا تعلق درایت سے اور ابونصر القشیری کا قول ہے کہ تفسیر کا اختصار محض پیروی اور سماع پر ہے۔ اور استنباط ایسی چیز ہے جو کہ تاویل سے تعلق رکھتی ہے۔ اور ایک گروہ کا قول ہے کہ جو بات کتاب اللہ میں اور سنت صحیحہ میں معین واقع ہوئی ہے اس کو تفسیر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس لئے کہ اس کے معنی ظاہر اور واضح ہوچکے ہیں اور کسی شخص کو اجتہاد یا غیر اجتہاد کے ذریعہ سے ان معانی کے ساتھ تعرض کرنے کا یارا نہیں رہ گیا ہے بلکہ ان الفاظ کا حمل خاص انہی معانی پر کیا جائے گا جو ان کے بارے میں وارد ہوئے ہیں اور ان معانی کی حد سے تجاوز نہ ہوگا۔ اور تاویل وہ ہے جس کو معانی خطاب کے باعمل علماء نے اور آلاتِ علوم کے ماہر ذی علم اصحاب نے استنباد کیا ہو۔ اور ایک گروہ کا جن میں سے علامہ بغوی اور گواشی بھی ہے یہ قول ہے کہ تاویل آیت کو ایسے معنی کی طرف پھیرنے کا نام ہے جو اس کے ماقبل اور مابعد کے ساتھ موافق ہوں۔ اور آیت ان معنوں کی محتمل ہو۔ پھر وہ معنی استنباط کے طریق سے بیان کئے جائیں اور کتاب و سنت کے مخالف نہوں۔ " اور بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ تفسیر اصطلاح میں نزول آیات ان کے شان نزول۔ ان کے قصوں اور ان کے اسباب نزول کے علم کو کہا جاتا ہے اور اس بات کے جاننے کو بھی تفسیر کے نام سے موسوم کرتے ہیں کہ آیات قرآن کے مکّی و مدنی۔ محکم و متشابہ۔ ناسخ و منسوخ۔ خاص و عام۔ مطلق و مقعید۔ مجمل و مفسر۔ حلال و حرام۔ وعد وعید۔ امر و نہی۔ اور عبرت و امثال ہونے کی ترتیب معلوم ہو۔

امام اہل سنت امام الائمہ

حضرت سیدنا امام اعظم نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ



سرسری تعارف

امام آلامہ امام اہلِ سُنّت والجماعت امام اعظم ابو حنیفہؒ ولادت ۸۰ھ " ید اللہ " کا مصداق ہے ۔ وفات ۱۵۰ھ " طالب حق " سے مراد ہے ○ نام نعمان بن ثابت المعروف امام اعظم ابو حنیفہؒ ۔ حضرت امام احمد مکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ؎

رسول اللہ قال سراج دینی
(حضورؐ نے فرمایا کہ میرے دین کا چراغ)

واعتی الھداۃ ابو حنیفہ
(اور میری امت کا ہادی ابو حنیفہؒ ہے)

فمن کان بحنیفۃ فی علاہ
(مثال بو حنیفہ کون ہوگا)

امام اللخلفیۃ والخلیفۃ
(ہیں وہ سارے خلیفوں کے خلیفہ)

○ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

الناس کلھم عیال علی ابی حنیفہ فی الفقہ
(سارے لوگ فقہ میں حضرت ابو حنیفہؒ کے عیال ہیں)

قرآن اور تفاسیر



- تفسیر ابن عباس :۔ از حضرت عبداللہ بن عباس بن سردار عبدالمطلبؓ المتوفی ۶۸ھ طائف۔
- تفسیر ابن کعب :۔ از حضرت ابی بن کعبؓ انصاری ۔ التوفی ۱۹ھ مدینہ طیبہ

☆ دور تابعین میں تفسیر

- تفسیر معانی القرآن ،از واصل بن عطاء نے تالیف کی اعتزالی مذہب پر پہلی تفسیر۔
- تفسیر المجاہد ، از ابوالحجاج مجاہدین جبیر ، المتوفی ۱۰۴ھ
- تفسیر معانی القرآن (۲) غریب القرآن از حضرت ابوعبید قاسم بن سلام المتوفی ۲۲۳ھ
- تفسیر ابن ابی شیبہ از حافظ ابو بکر عبداللہ بن محمد کوفی ۔

☆ چوتھی صدی ہجری کے مفسرین :۔

- تفسیر طبری جامع البیان عن تاویل القرآن ۔ از ابو جعفر بن جریر طبری ۳۰۰/جلدیں مصری ۔ المتوفی ۳۱۰ھ
- تفسیر ابن ابی حاتم ۔ از ابو خاتم عبدالرحمن بن محمد رازی ۔ المتوفی ۳۲۸ھ

☆ پانچویں صدی کے مفسرین :۔

- معانی القرآن ۔ از علامہ ابن فورک کلامی انداز کی تفسیر ہے ۔ المتوفی ۴۰۶ھ
- حقائق التفسیر۔ از ابو عبدالرحمن محمد بن حسین الازوی السلمی صوفیانہ رنگ میں ، المتوفی ۴۱۲ھ

☆ چھٹی صدی ہجری کے مفسرین :۔

- تفسیر الخطیب التبریزی از ابوزکریا یحیٰ ابن علی المتوفی ۵۰۲ھ
- احکام القرآن از ابوالحسن علی بن محمد شافعی مسلک المتوفی ۵۰۴ھ
- تفسیر کشاف ۔ از محمود بن عمر زمحشری ۔ لغت بلاغت اور علم کلام میں جامع ۔ معتزلی مسلک ۳ جلد (المتوفی ۵۲۸ھ)

- تفسیر اصفہانی ، از شیخ ابوالقاسم اسمعیل بن محمد یتمی المتوفی ۵۳۵ھ
- تفسیر البیہقی از ابوالمحاسن مسعود بن علی بیہقی المتوفی ۵۴۴ھ

☆ ساتویں صدی ہجری کے مفسرین :۔

- تفسیر ابن عربی ، از شیخ ابوبکر محی الدین محمد بن علی الطائی اندلسی ۔ (تفسیر متصوفانہ رنگ میں) المتوفی ۶۳۸ھ
- مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر) از امام فخر الدین محمد بن عمر رازی ۳۰۰ جلدوں میں ، المتوفی ۶۰۶ھ
- تفسیر نجم الدین ، از احمد بن عمر خیوطی ۱۲ جلدوں میں المتوفی ۶۱۸ھ
- تفسیر ابنِ الجوزی از ابو مظفر یوسف بن نزاعی حنفی مسلک ۲۷ جلدوں میں، المتوفی ۶۵۴ھ
- تفسیر بیضادی ۔ از قاضی امام ناصر الدین ابوسعید عبداللہ بن عمر البیضادی شافی ۲/ جلدوں میں ۔ المتوفی ۶۸۲ھ

☆ آٹھویں صدی ہجری کے مفسرین :۔

- مدراک التنزیل ۔ از حافظ عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی فقہ حنفی مسلک پر ۔ المتوفی ۷۱۰ھ

☆ تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر قرآن العظیم از حافظ عمادالدین ابوالفداد اسماعیل بن خطیب (۷۰۵ تا ۷۷۴ھ کی تصنیف)

- تفسیر ابن المنذر ۔ از امام ابو بکر محمد بن ابراہیم ۔ ۱۰/جلدوں میں ۔
- التحریر والحبیر۔ از شیخ ابن نقیب ۵۰/ جلدوں سے زائد
- تفسیر جامی ، شیخ نور الدین عبدالرحمن احمد جامی ، المتوفی نومبر ۱۴۹۲ء ہرات

☆ نویں صدی ہجری کے مفسرین :۔

- تفسیر قطب الدین ۔ از قطب الدین محمد ارنیقی جو کئی جلدوں میں ہے ۔ المتوفی ۸۲۱ء
- تفسیر عبدالصمد ۔ از عبدالصمد بن قاضی محمود ۳۰/جلدوں میں
- غرائب القرآن در غائب الفرقان از حسن بن محمد نیشاپوری تصوف میں ، المتوفی ۹۰۰ھ
- تفسیر جلالین جلال الدین محلی ۸۶۴ھ ۔ علامہ حافظ محمد جلال الدین سیوطی ، المتوفی ۹۱۱ھ

☆ دسویں صدی ہجری کے مفسرین :۔

- الدرو المنثور فی تفسیر بالماثور ۔ ۲ مجمع البحرین و مطلع البدرین ۔
  حافظ علامہ محمد جلال الدین سیوطی ۔ المتوفی ۹۱۱ھ
- ارشاد العقل السلیم الی مزار یا الکتاب الکریم بمشہور تفسیر ابی السعود۔ ابوالسعود بن محمد العمادی المتوفی ۹۸۲ھ

☆ گیارہویں صدی ہجری کے مفسرین : ۔ تفسیروں پر حاشئے اور شرحیں لکھنے کا رواج

- سواطع الالہام ۔ تفسیر بے نطقہ (پہلی مثال) علامہ ابوالفیض ، فیض دہلوی ۔
- تفسیر القاری چار جلدیں ، از ملا علی قاری نور الدین علی بن سلطان محمد المتوفی ۱۰۱۰ھ ۔

☆ بارہویں صدی ہجری کے مفسرین : ۔

- شیخ ہاشم بحرانی المتوفی ۱۱۰۷ھ
- فتح الرحمن ترجمہ و حواشی بزبانِ فارسی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ۔

☆ تیرہویں صدی ہجری : ۔

- تفسیر مظہری آٹھ جلدیں (صوفیانہ رنگ میں) قاضی ثناء اللہ پانی پتی ۔
- موضح القرآن ترجمہ سات جلدیں ۔ مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی خادم الاسلام دہلی
  المتوفی ۱۲۳۰ھ
- تفسیر فتح القدیر چار جلدیں ۔ قاضی محمد بن علی بن محمد بن عبداللہ الشوکانی زیدی ، شیعہ
  المتوفی ۱۲۵۰ھ
- تفسیر روح المعانی دس جلدیں ۔ علامہ محمد عبداللہ شہاب الدین آلوسی ۔ المتوفی ۱۲۷۰ھ

☆ چودھویں صدی ہجری : ۔

- ترجمان القرآن ۱۶۔۱۳۰۲ھ ۱۶/جلدیں ۔ نواب صدیق حسن خان ۔ بھوپال المتوفی ۱۳۰۷ھ
- تفسیر القرآن سات جلدیں ، سر سید احمد خان ۱۲۹۹ھ علی گڑھ انسٹیوٹ پریس ۔
  المتوفی ۱۳۱۵ھ

- کنزالایمانی ترجمۃ القرآن ۔ مولانا احمد رضا خاں بریلوی ۔ مراد آباد مطبع نعیمی ۱۳۳۰ھ المتوفی ۱۳۴۰ھ
- تفسیر الجوہر چھبیس جلدیں ۔ علامہ جوہری طنطاوی ۔ المتوفی ۱۳۵۹ھ
- عام فہم تفسیرالقرآن تین جلد ۔ علامہ خواجہ حسن نظامی دہلوی درگاہ حضرت نظام الدین اولیا دہلی ۔ المتوفی ۱۳۵۷ھ
- احکام القرآن تین ضخیم جلدیں مصری ۔ مولانا ابوالوفاثناء اللہ امرتسری، امرتسر چشمہ نور۔
- احکام القرآن تین ضخیم جلدیں مصری ۔ علامہ احمد بن رازی ۱۳۴۷ھ ۔
- تفسیر حقانی چار جلدیں ۔ مولانا عبدالحق حقانی دہلی ۔ ۱۳۳۵ھ المتوفی ۱۳۷۰ھ
- تفسیر ماجدی ۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی ۱۳۷۹ھ المتوفی ۱۳۹۷ھ
- تفہیم القرآن چھ جلدیں ۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ۔ ۱۳۷۰ھ ۔ المتوفی ۱۳۹۹ھ
- موضح الفرقان تفسیر عثمانی ۔ مولانا شبیر احمد عثمانی ۔ بجنور مدینہ پریس المتوفی ۱۳۶۸ھ
- تفسیر اشرف علی تھانویؒ

☆ علوم القرآن پر تالیفات :۔

- فنون الافنان فی عجائب علوم القرآن ۔ علامہ ابن جوزی ۔ المتوفی ۵۷۱ھ
- البرہان علوم القرآن ۔ علامہ بدرالدین زرکشی ۔ المتوفی ۷۹۴ھ
- الاتقان فی علوم ۔ علامہ حافظ محمد جلال الدین سیوطی ۔ المتوفی ۹۱۱ھ

☆ لغات القرآن :۔

- بیان للسان عربی اردو ڈکشنری از قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی ۱۹۵۰ھ
- لغات القرآن چار جلد از مولانا عبدالرشید نعمانی مطبوعہ ۱۹۴۳ء ۔ ۱۹۴۵ء
- مفردات القرآن از امام راغب، ترجمہ و حواشی محمد عبدہ، فیروز پوری ۱۹۶۳ء
- تفسیر روح البیان از علامہ اسماعیل حقی

ہندوستان میں قرآن مجید کے اردو تراجم وتفاسیر

- موضح القرآن ۔ ترجمہ سات جلدیں از مولانا شاہ عبدالقادر دہلویؒ (م ۱۲۳۰ھ) دہلی خادم الاسلام ۱۳۰۸ھ
- فارسی ترجمہ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۲) اردو ترجمہ حضرت شاہ رفیع الدین دہلویؒ (۳) اردو شاہ عبدالقادر دہلویؒ ، مطبوعہ جیو برقی پریس دہلی۔
- ۱۳۴۶ھ کے سرورق پر تفسیر موضح القرآن کو شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے اور تراجم علماء حدیث ہند از ابو یحیٰ امام خان نوشہری میں شاہ رفیع الدین دہلوی سے منسوب کیا گیا ہے ۔ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور نے تفسیر کا اختصار ترجمہ فتح الحمید کے حاشیہ پر چھاپا ہے ۔ اس کا پشتو ترجمہ از محمد فتح اللہ قندھاری نائب مفتی ریاست بھوپال ۱۲۷۸ھ میں مطبع سکندری بھوپال سے طبع ہوچکا ہے ۔ پہلا ایڈیشن سید عبداللہ شاہ کاظم کی سعی و اہتمام سے طبع ہوا تھا۔
- ترجمہ قرآن مجید شاہ عبدالقادر دہلویؒ (م ۱۲۴۲ھ) و شاہ رفیع الدینؒ (۱۲۴۹ھ) اردو بار اول اسلام پریس کلکتہ ۲ جلدوں میں ۱۲۵۴ھ دوسری جلد ۱۲۵۶ھ ۔
- عام فہم تفسیر القرآن معہ ترجمہ شاہ رفیع الدین دہلوی ۔ از خواجہ حسن نظامی دہلوی درگاہ نظام الدین اولیاء دہلی ۱۹۳۸ھ م ۱۹۵۳ء
- تفسیر القرآن از سر سید احمد خان م ۱۳۱۵ھ سات جلدوں میں سولہ پارے علی گڑھ انسٹیوٹ پریس ۱۲۹۷ھ تا ۱۲۹۹ھ ۔ کیفیت جلد ہفتم سورہ کہف تا طہ پس از وفات سید احمد علی گڑھ کالج بک ڈپو کی طرف سے شائع ہوئی ہے ۔
- محشی بہ فوائد سلفیہ و موضح القرآن حمائل شریف مترجم حضرت شاہ رفیع الدین و حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی از مولانا عبدالاول بن محمد بن مولانا عبداللہ غزنوی امرتسری ۔ انوار الاسلام امرتسر ۱۳۲۴ھ ۔ صفحات ۱۰۰۰۔
- کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن ۔ از حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی م ۱۳۴۰ھ مرآباد مطبع نعیمی ۱۳۳۰ھ ، کیفیت تاج کمپنی نے جو ایڈیشن ۱۹۶۳ء میں محشی تفسیر خزائن العرفان از مولانا نعیم الدین مرادآبادی نے شائع کیا۔

- تفسیر روح الایمانی فی تشریح آیات القرآن ۔ از فتح الدین محمد از برانصاری اختر دکن حیدر آباد ۱۳۳۶ھ ۔ صفحات ۶۶۲ کیفیت مقدمہ تفسیر روح الایمان مطبع روز بازار امرتسر ۱۳۴۲ھ میں شائع ہوا ۔

اردو میں اور بھی متعدد تصانیف ہیں ۔

- قصص القرآن مکمل چار جلدوں میں از مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہاروی م ۱۹۵۰ء ۱۹۴۷ء ۱۹۴۸ء ۱۹۴۹ء
- تفسیر حقانی ، اصلی نام فتح المنان ۔ از مولانا عبدالحق حقانی دہلوی ۔ آٹھ جلدیں ۱۹۵۱ء میں اس کا گیارہواں ایڈیشن شائع ہوا ۔
- چراغ ہدایت (ترجمہ قرآن مجید) بلا متن ۔ از افضل محمد اسمعیل قاری لاہور ۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز ۔ ۱۹۵۲ء ۔ کیفیت قاری صاحب نے ڈپٹی نذیر احمد کے ترجمہ قرآن پاک سے ترتیب دیا ۔ صفحات

۹۰ء

- اردو ترجمہ تفسیر ابن عباس تین جلدیں ۔ از مولانا عابد الرحمن صدیقی کاندھلوی کراچی کالام کمپنی ۱۹۶۸ء ۔ ترجمہ تفسیر ابن عباس بروایت و سند علی بن ابی طلحہ ہاشمی ۔
- مفہوم القرآن مکمل ۳ جلدیں از غلام محمد پرویز ۱۹۶۱ء و ۱۹۷۰ء
- تفہیم القرآن چھ جلدوں میں از مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی المتوفی ۲۳/ستمبر ۱۹۷۹ء ۔
- اردو ادب میں با محاورہ مولانا صحوی شاہ صاحب (حیدرآباد) کی پارہ وار تفسیر "کتاب مبین" ہندوپاک میں مقبول عام ہوئی جو صرف پہلے اور دوسرے پارہ تک ہی محدود رہ گئی ہے ۔

انشاء اللہ تعالیٰ ادارہ النور کی طرف سے بار دوم عنقریب جلوہ ریز ہونے والی ہے ۔

☆●☆●☆●☆●☆

تفسیر قرآن اور ہندوستان

ہندوستان میں اسلام رسول کریمؐ کے عہد میں داخل ہوگیا تھا۔ اس لئے زمانہ قدیم سے ہندوستان میں بڑے محدث اور مفسر ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں قرآن کے متعلق بہت سی تصانیف ہوئی ہیں۔ عربی۔ فارسی۔ اردو ہر زبان میں تفسیریں لکھی گئی ہیں۔ اردو میں قرآن کا سب سے پہلا ترجمہ شاہ عبدالقادر دہلویؒ نے ۱۲۳۰ھ میں کیا اردو زبان کی مشہور تفاسیر میں حضرت عبدالحق حقانی دہلویؒ کی " تفسیر حقانی " بہت مشہور اور معروف کتاب ہے۔ اس کے علاوہ " ترجمان القرآن " مرتبہ مولانا ابوالکلام آزاد اور ترجمہ کے لحاظ سے حضرت فتح محمد خان جالندھری کا ترجمہ سب سے بہتر با محاورہ ہے۔ اس کے علاوہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب کا ترجمہ بھی بہت خوب ہے۔ اور مولوی حضرت احمد رضا خاں صاحب بریلویؒ کا ترجمہ بھی عشق رسولؐ کا آئینہ دار ہے۔
اور میرے والد حضرت سیدی پیر صحویؔ شاہ صاحب قبلہؒ کی " کتاب مبین " بھی اردو ادب اور قرآنی تفاسیر کی دنیا میں ایک بڑا مقام رکھتی ہے جو صرف دو (۲) پاروں کی حد تک ہی رہ گئی ہے۔
بانی جامعہ نظامیہ حضرت انواراللہ خان المعروف فضیلت جنگ قبلہؒ کی مشہور کتاب " کنزالمرجان فی نظم رسم القرآن " بھی بہت مشہور کتاب ہے۔

تفسیر قرآن اور حیدرآباد

● سلطان علاءالدین بہمنی کے زمانہ میں ۷۴۸ھ علامہ فضل اللہ آنجو، دکن (حیدرآباد) آئے۔ یہ علامہ تفتازانی کے شاگرد تھے۔ بادشاہ نے ان کو اپنے شہزادہ محمد۔ داؤد۔ اور محمود کی تعلیم پر مامور کیا۔ علامہ نے بادشاہ کے لئے ایک قرآن لکھا جو ہفت قراءت تھا۔ (یعنی جس قدر اختلافاتِ قراءت ہیں وہ سب ایک جگہ معلوم ہوجاتے تھے۔ یہ قرآن سلطان ٹیپو والئی میسور (کرناٹک) کے کتب خانہ میں محفوظ تھا۔ پھر معلوم نہیں کہاں گیا۔

خدمتِ قرآن کی سعادت سب سے زیادہ سلطان محمود شاہ بہمنی المتوفی ۷۹۹ھ کے نصیب میں تھی اس نامور بادشاہ نے محدثین و مفسرین و مفسرین و اقراء کے وظائف مقرر کئے۔ مدارس قائم کئے۔

● شیخ محمد علی کربلائی نے قرآنِ مجید کی بتوبیب پر ایک کتاب ہادیہ قطب شاہی تصنیف کر کے سلطان عبداللہ قطب شاہ والئی گولکنڈہ کے نام معنون کی۔ یہ بیان کہ اب تک اس ملک میں کتنے قراء و محدثین و مفسرین گذرے ہیں۔ موجب طوالت ہوگا۔ یہاں چند مفسروں کے نام بطور تبرک پیش کئے جاتے ہیں۔ ● سید عبدالاول حسینی ۹۶۵ھ ● شیخ علی متقی ۹۷۵ھ ● شیخ عبدالوہاب ● شیخ فضل اللہ ۱۰۰۵ھ ● شیخ طیب ۱۰۱۷ھ ☆ قرآنِ مجید کی اردو میں سب سے پہلی تفسیر دکن ہی میں لکھی گئی۔ یہ تفسیر مولوی عزیز اللہ نیرنگ نے لکھی اس کا نام " چراغ ابدی " ۱۲۲۱ھ ہے۔

تراجم قرآن

قرآن مجید کے ترجمے ہر ملک اور زبان میں ہوئے ہیں اور ان کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ مسلمانوں نے ترجمے کئے ہیں اور غیر مسلموں نے بھی کئے ہیں۔ تمام تراجم کی صحیح تعداد بتانا مشکل ہے۔

انگریزی زبان میں تراجم

(۱) ترجمہ سکندر روس۔ ۱۶۴۹ء میں شایع ہوا۔ پھر ایک مرتبہ لندن سے اور ایک بار امریکہ سے شایع ہوا۔

(۲) ترجمہ جارج سیل معہ مقدمہ ۱۷۴۳ء۔ چھتیس مرتبہ شائع ہوا۔ آخری ایڈیشن ۱۹۱۳ء میں شایع ہوا۔ اس پر سرولسن روس کا مقدمہ بھی ہے۔ یہ ترجمہ امریکہ میں آٹھ مرتبہ شائع ہوا۔

(۳) ترجمہ ای۔ایچ پار ۱۸۸۰ء۔ تین مرتبہ شائع ہوا۔ ایک مرتبہ امریکہ میں شائع ہوا۔

(۴) ترجمہ عبدالحکیم خان۔ ۱۹۰۵ء

(۵) ترجمہ غلام سرور ۱۹۳۰ء۔ تین مرتبہ شائع ہوا۔ اور ہالینڈ کی زبان میں بھی منتقل کیا گیا۔

(۶) ترجمہ پکھتال۔ ۱۹۳۰ء یہ ترجمہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ، کے حکم سے کیا گیا۔ ۱۹۳۱ء میں نیویارک (امریکہ) سے شائع ہوا اور آج بھی اس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ نیا نیا پرنٹ ہوتا ہی جارہا ہے۔

فرانسیسی زبان میں تراجم

(۱) ترجمہ دارویر۔ ۱۶۴۷ء میں پیرس میں چار مرتبہ شائع ہوا۔ لاہی میں چار مرتبہ شائع ہوا۔ اسٹروم تین مرتبہ شائع ہوا۔ پھر اس کو انگریزی میں مسٹر روس نے اور ہالینڈ کی زبان میں گلارسیا کو ۱۶۵۸ء میں منتقل کیا۔ پھر ہالینڈ کی زبان سے جرمنی میں کولانکی نے منتقل کیا۔ پھر اس ترجمہ کا ۱۷۱۶ء میں روسی زبان میں ڈنمبریوس کاٹیز نے کیا۔ ۱۷۹۰ء میں روسی زبان میں فرنکین نے بھی کیا۔

(۲) ترجمہ لامیش ۱۹۳۱ء

(۳) ترجمہ فاطم زاہدہ ۱۸۶۱ء

جرمنی میں تراجم

(۱) ترجمہ شویگر ۱۶۱۶ء۔ چار مرتبہ شائع ہوا۔

(۲) ترجمہ مگرلین ۱۷۷۲ء

(۳) ترجمہ بولیس ۱۷۷۳ء۔ اس کو ۱۸۲۸ء میں دول نے بعد تنقیح و تہذیب دوبارہ شائع کیا۔

(۴) ترجمہ المان ۱۸۴۰ء۔ آٹھ مرتبہ شائع ہوا۔

(۵) ترجمہ آرنلڈ ۱۷۴۶ء

(۶) ترجمہ گلامروٹ ۱۹۱۰ء

یونانی

(۱) ترجمہ نیٹائی ۱۸۸۰ء۔ تین مرتبہ شائع ہوا۔

لاطینی

(۱) ترجمہ بلبانڈر ۱۵۴۳ء۔

(۲) ترجمہ ماروس ۱۶۹۸ء

پولینڈ

(۱) ترجمہ پوشکفیو۔ ۱۸۵۸ء

اٹالین

(۱) ترجمہ اریفاس ۱۵۴۷ء۔

(۲) ترجمہ برانسی ۱۹۱۳ء

(۳) ترجمہ بونکی ۱۹۲۹ء

پرتگالی

(۱) اس زبان میں صرف ایک ترجمہ ہے جو فرانسیسی سے ترجمہ ہوا ہے۔

اسپینی

(۱) ترجمہ ڈی رولس ۱۸۴۴ء

(۲) ترجمہ کاٹو ۱۹۱۳ء۔ تین مرتبہ شائع ہوا

ہنگری

(۱) ترجمہ زوما پروکڈیون ۱۸۵۴ء ۔

سروی

(۱) ترجمہ میکولوپارامشین ۔ ۱۸۹۵ء

ہالینڈ

(۱) ترجمہ شویگر ۱۶۴۱ء

البانی

(۱) اس زبان میں ایک ترجمہ ایک مسلمان نے کیا ہے جس نے اپنا نام ا۔م۔ق لکھا ہے۔

عبرانی

(۱) ترجمہ رکندرف ۱۸۵۷ء

(۲) ترجمہ رولین ۱۹۳۲ء

انڈو چائنا کی زبان

(۱) ترجمہ احمد شاہ کونینور ۱۹۱۸ء

ڈنمارک

(۱) ترجمہ پڈرسن ۱۹۱۹ء

(۲) ترجمہ بول ۱۹۲۱ء

ارمنی

(۱) ترجمہ امیر چنگیز ۱۹۰۹ء ۔ دو مرتبہ شائع ہوا۔

(۲) ترجمہ سورتر ۔ ۱۹۱۱ء

(۳) ترجمہ کوربٹیان ۱۹۱۲ء

رومانی

(۱) ترجمہ ایسوپکل ۱۹۱۲ء

آسٹریا

(۱) ترجمہ زومابروگدیوں

جاپانی

(۱) ترجمہ سکاموٹو

بوہمی

(۱) ترجمہ ولسبلی ۔ ۱۹۲۵ء
(۲) ترجمہ نیکل ۔ ۱۹۳۳ء

بلغاری

(۱) ترجمہ موٹوموف ۱۹۳۳ء

چینی

(۱) ترجمہ پاؤمن چینچنگ ۱۹۳۵ء
(۲) ترجمہ لوین جود ہوا جو جز ۱۹۲۳ء
(۳) ترجمہ جیجوگ می ۱۹۳۱ء
(۴) ترجمہ جی چشنگ ۱۹۳۷ء

سویڈن

(۱) ترجمہ کروسٹسٹوپ ۱۸۴۳ء
(۲) ترجمہ ٹورنبرگ ۱۸۴۷ء
(۳) رٹرسٹین ۱۹۱۷ء

افغانی

(۱) اس زبان میں صرف ایک ترجمہ کا پتہ چلا ہے جو ۱۳۱۹ھ ہجری میں شائع ہوا

سواہیل زبان

(۱) ترجمہ ڈی لٹ ۱۹۲۳ء

بنگالی

(۱) اردو ترجمہ شاہ رفیع الدین کو بنگالی میں ۱۳۴۹ھ میں منتقل کیا گیا۔
(۲) ترجمہ گولڈساک ۱۹۰۸ء ۔ دو مرتبہ شائع ہوا۔

پنجابی

(۱) ترجمہ بارک اللہ ۱۲۹۷ھ ۔ دو مرتبہ شائع ہوا
(۲) ترجمہ شمس الدین بخاری ۱۳۲۱ھ
(۳) ترجمہ فیروز الدین ۱۹۰۳ء

سندھی

(۱) ترجمہ عزیز اللہ المقلوی ۱۲۹۳ھ

(۲) ترجمہ محمد صدیق عبدالرحمن ۱۲۹۷ء

گجراتی

(۱) ترجمہ عبدالقادر بن لقمان ۱۸۷۹ء

(۲) ترجمہ محمد اصفہانی ۱۹۰۰ء

(۳) ترجمہ غلام علی ۱۹۰۳ء

جاوی زبان

(۱) ترجمہ نیا و پاہ ۱۹۰۳ء

پشتو

(۱) ایک ترجمہ پشتو میں مولوی جمال الدین وزیر ریاست بھوپال نے بعہد شاہ جہان بیگم کرایا۔

ترکی

(۱) ترجمہ حسین حسیب آفندی۔

(۲) ترجمہ علامہ جمال۔

(۳) ایک ترجمہ ترکی زبان میں نواب سکندر بیگم صاحبہ بھوپال متوفیہ ۱۲۸۵ء نے کرایا۔

ہندی

(۱) ایک ترجمہ ہندی میں رئیس التجار خان بہادر احمد الہ دین او بی ای سکندر آباد دکن نے کرایا۔ یہ غالباً ۱۳۵۰ھ میں شائع ہوا ہے۔

تلنگی

(۱) تلنگی میں ترجمہ ہے تفصیل معلوم نہیں۔ مرہٹی میں بھی علی ہذا القیاس۔

فارسی

(۱) ترجمہ شیخ سعدی شیرازی۔ (ساتویں صدی ہجری)

(۲) ترجمہ شاہ عبدالعزیز دہلوی۔

(۳) ترجمہ قاضی ثناء اللہ پانی

اردو زبان

(۱) اردو میں پہلا ترجمہ مولوی عزیز اللہ ہمرنگ اورنگ آبادی (دکن) کا ہے اس کا نام "چراغ ابدی " ہے (۱۲۲۱ھ) لیکن یہ صرف تیسویں پارہ کا ہے۔

(۲) سب سے پہلا مکمل اردو ترجمہ حکیم شریف خان دہلوی متوفی ۱۲۲۲ھ کا ہے۔ لیکن یہ اب تک شائع نہیں ہوا اور ان کے خاندان میں محفوظ ہے۔

(۳) ترجمہ شاہ عبد القادر دہلویؒ ۱۲۳۰ھ۔ یہ نہایت معتبر و مستند اور مقبول ترجمہ ہے اور بعد کے تمام اردو ترجمہ کرنے والوں نے اس سے مدد لی ہے۔ یہ ترجمہ اتنی مرتبہ مختلف سنین اور مختلف مطابع میں شائع ہوا ہے کہ اس کا صحیح شمار نہیں بتایا جاسکتا ہے۔ اور اب تک اس کی اشاعت برابر جاری ہے۔

(۴) ترجمہ حضرت مولوی فتح محمد خان جالندھریؒ۔ نہایت خوبصورت اور بامحاورہ اس کی اشاعت بھی اب تک برابر جاری ہے۔

(۵) ترجمہ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی۔

(۶) ترجمہ مولوی احمد رضا خان بریلویؒ۔

(۷) ترجمہ مولانا عبد الحق حقانی دہلوی۔ متعدد بار شائع ہوچکا ہے۔

(۸) ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی۔ متعدد مرتبہ شائع ہوچکا ہے اور اب تک برابر اشاعت جاری ہے۔

(۹) ترجمہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ۔ بارہا شائع ہوچکا ہے۔

(۱۰) ترجمہ مولانا ابو الکلام آزاد۔

* * * *

خصوصیاتِ قرآن

(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو صاف لفظوں میں دعوی کرتی ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور خدا کا کلام ہوں۔

(۲) قرآن وہ کتاب ہے جس کو ایسی مقدس ہستی نے پیش کیا ہے جس کے وجود باوجود سے کسی کو انکار نہیں اور جس کی مقدس زندگی ہر قسم کے عیبوں سے پاک ہے۔ اور وہ ذات رسالتماب حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۳) قرآن وہ کتاب ہے جس نے انتہا درجہ کے تاریک زمانہ میں نازل ہو کر دنیا میں ظاہری و باطنی روشنی پھیلائی۔ علم و عدل تہذیب و تمدن کا علم بلند کیا۔

(۴) قرآن وہ کتاب ہے جس کی مثل فصاحت و بلاغت معنی و مطالب کسی اعتبار سے کوئی نہ بنا سکے گا۔

(۵) قرآن وہ کتاب ہے جو اپنے زمانہ نزول سے آج تک ہر طرح محفوظ ہے۔

(۶) قرآن وہ کتاب ہے کہ اس کے لکھنے والوں کی مسلسل سند قرآن کے زمانہ نزول سے آج تک موجود ہے۔

(۷) قرآن وہ کتاب ہے جس کے لاکھوں قاری رسولؐ کریم سے اپنی سند مسلسل رکھتے ہیں اور یہ اسناد ابتدا سے آج تک ہزاروں سینوں میں محفوظ ہیں۔

(۸) قرآن وہ کتاب ہے کہ اس سے قوانین دیوانی و مال و فوجداری و زراعت و صناعت تجارت و عبادات و اعتقادات و معاملات وغیرہ وغیرہ کے متعلق لاتعداد مسائل نکالے گئے ہیں۔ صرف حضرت امام ابو حنیفہؒ نے تیرہ لاکھ مسائل نکالے ہیں۔ باقی صدہا ائمہ گذرے ہیں۔

(۹) قرآن وہ کتاب ہے جس کے ترجمے ہر زمانہ میں ہر ملک ہر قوم کے موافق و مخالف علماء متفق رہے ہیں۔

(۱۰) قرآن وہ کتاب ہے جس کی تلاوت نزولِ قرآن کی ابتداء سے ہمیشہ چوبیس گھنٹے دنیا میں جاری ہے۔

(۱۱) قرآن وہ کتاب ہے جس کی حفاظت کا خود خدا وند ذوالجلال نے وعدہ فرمایا ہے۔ **انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحفظون** (ہم نے یہ ذکر قرآن نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ **لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولامن خلفه تنزیل من حکیم حمید** (جھوٹ اس میں داخل نہیں ہوسکے گا نہ آگے سے نہ پیچھے سے کیوں کہ اس کو خدا وند حکیم نے نازل فرمایا ہے۔ (سورہ حم سجدہ)

سرولیم میور نے لکھا ہے . دنیا میں آسمان کے نیچے قرآن کے علاوہ اور کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں ہے جس کا ابتداء سے لیکر اس وقت تک تحریف سے پاک رہا ہو (لائف آف محمدؐ)

(۱۲) قرآن ایسی کتاب ہے جو تمام عالم میں شائع ہے۔ لیکن ایک لفظ کا اختلاف نہیں۔

(۱۳) قرآن وہ کتاب ہے جس کی تعلیم فطرت انسانی اور عقل سلیم کے موافق ہے۔

(۱۴) قرآن وہ کتاب ہے جس نے توحید خالص کی اشاعت کی۔

(۱۵) قرآن وہ کتاب ہے جس نے غلاموں کے لئے آزادی کا دروازہ کھولا۔

(۱۶) قرآن وہ کتاب ہے جس نے تحقیق و تدقیق و انکشافات علمیہ کا دروازہ کھولا۔

(۱۷) قرآن وہ کتاب ہے جس کے منزل من اللہ ہونے میں کسی اسلامی فرقے کو شک نہیں۔

(۱۸) قرآن وہ کتاب ہے جس کی تفسیر و تشریح خود صاحب کتاب نے کی اور لکھائی۔

اور صاحب کتاب کے اصحابؓ نے اس کو قلمبند کیا۔ اور بزرگوں نے خود بھی اس کی تفسیر کی۔

○

ہے الکتاب ہی سرچشمہ ہدایت و نور
بقدر ظرف ہر اک فیضیاب ہوتا ہے

قرآن اور اغیار کے تاثرات

○ " قرآن کی دلفریبی بتدریج فریفتہ کرتی جاتی ہے۔ اور آخر کار رقت آمیز حیرت میں ڈالدیتی ہے۔" (جرمن فلاسفر و شاعر گوئٹے)

○ "قرآن میں تمام سچائیوں کا جوہر موجود ہے۔" (برٹش انسائیکلوپیڈیا)

○ " قرآن ساری خوبیوں کا مظہر ہے۔ اس کتاب نے دنیا کی کایا پلٹ دی۔" (کارلائل)

○ "قرآن نے ساری گمراہیوں کا خاتمہ کردیا۔" (کاونٹ ٹالسٹائے)

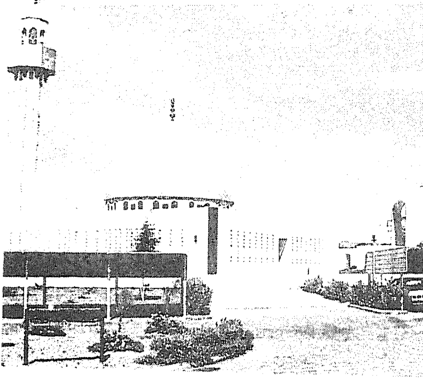
○ "قرآن مردے کو زندہ کرنے کے معجزہ سے کہیں بڑھ کر ہے۔" (ڈاکٹر سیل)

○ " اگر کوئی کتاب کام آئے گی تو وہ قرآن ہی ہے جس کے آگے پوتھی پران کچھ بھی نہیں۔" (گرونانک جی) (بحوالہ گرنتھ صاحب)

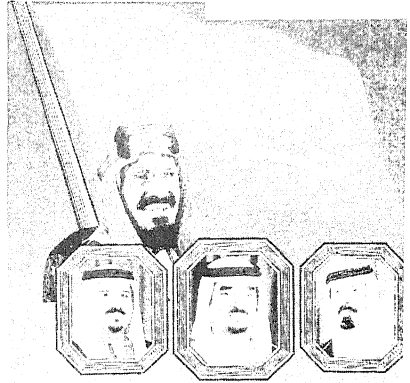
○ "مجھے قرآن کو الہامی کتاب کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہے۔"
(گاندھی جی) (معجزات اسلام بحوالہ ینگ انڈیا)

○ " وہ وقت دور نہیں جب قرآن اپنے روحانی کرشموں سے سب کو اپنے اندر جذب کرلیگا اور وہ دن دور نہیں جب اسلام ہی ایک مذہب رہ جائیگا۔
(ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور) (رسالہ مولوی رضات ۱۳۵۲ھ)

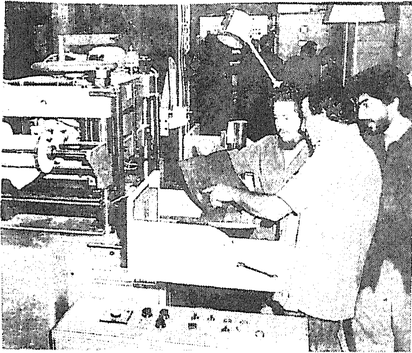
"مصحف المدينة النبوية" مدینہ منورہ

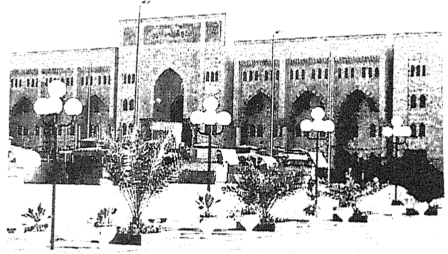


مدینہ منورہ میں قرآن مجید کی پرنٹنگ پریس ادارہ

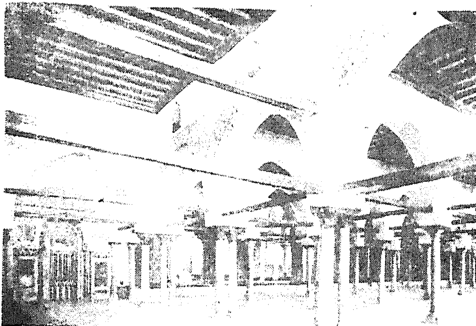


مدینہ یونیورسٹی (جامعہ اسلامیہ)





ایک ہزار سالہ قدیم
"جامعہ ازہر" مصر کا اندورنی حصہ



دنیا کی مشہور جامعہ
جامعۃ الازہر۔
جو مصر میں واقع ہے

تشریح ترجمہ قرآن کا ایک ورق
از حضرت مولانا صحوی شاہؒ

حاشیہ ء فکر۔ الہٰ (معبود۔ لائق۔ پرستش)

وہ ہستی جو خود بے حاجت ہو کر دوسروں کی حاجت پوری کرے۔ اس کے معنی عجز اور درماندگی کے ہیں یعنی خالق کائنات کے لئے یہ لفظ اس لئے اہم قرار پایا کہ اس بارے میں انسان جو کچھ جانتا اور جان سکتا ہے وہ عقل کے عجز اور ادراک کی درماندگی کے سواء کچھ اور نہیں۔ پس وہی لائق پرستش اور سزاءوار عبادت ہے کہ جس کی چار و ناچار عبادت کی جائے اور جو اپنی ذات سے آپ قائم و موجود ہے اور جو بلا اعتبارات تخلیقی ایسے صفات کا حامل ہے جو اس کے ذاتی ہوں جیسے بغیر روح کے زندہ رہنا اور جو بلا کسی امکان کے اپنے افعال اختیار یہ ذایتہ کا ظہور کرے جیسے مارنا جلانا اور جو بلا کسی غرضِ ذاتی کے اپنی معلومہ اشیاء کی نمودِ تخلیق کرنے اور احتیاج کی تکمیل فرمائے۔

خنّاس۔ (چھپنے والا۔ پیچھے ہٹنے والا۔ شیطان)

شیطان کو خنّاس اس لئے کہا گیا ہے کہ یہ نگاہ سے اوجھل رہ کر آدمی کو بہکاتا پھسلاتا ہے لیکن جب آدمی اس کے دھوکے سے واقف ہو کر اللہ کو یاد کرتا ہے تو یہ پیچھے بھاگ جاتا ہے اور ویسے ہر شریر سرکش جن انسان اور حیوان کو بھی شیطان کہا جاتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ ہم نے سرکش جن اور انسان کو نبیوں کا دشمن بنایا نیز بری عادت کو شیطان کہتے ہیں جیسا حضورؐ کا ارشاد ہے۔ حسد شیطان اور غضب شیطان ہے۔

حاصلِ تلاوت (تعویذِ وَساوس)

دنیا کی اشرف ترین مخلوق انسان ہی ہے خدا نے اسے حیات علم۔ ارادہ قدرت سماعت۔ بصارت۔ اور کلام جیسی اہم اور افضل صفات سے نوازا ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو ہدایت و صراطِ مستقیم پر ڈالدے اور وہ ظاہر کی طرح باطن کو بھی آراستہ و پیراستہ کرسکے۔ اور اس کی اس

باطنی آزمائش وزیبائش میں جو اس کا سب سے بڑا رقیب ہے وہ اس کے بہت قریب ہے اور اس کا کام ہی خدا کی ذی شعور مخلوق کو اس کی مخالفت پر ابھارنا اور خیر سے شر کے راستے پر ڈالنا ہے وہ اپنے اس کام کے لئے کبھی کھل کر سامنے نہیں آتا وہ ہمیشہ ایسے انسان کو جو خدا کی یاد سے غافل رہتا ہے اسے اپنے دام فریب میں لے کر سبز باغ دکھانا چاہتا ہے اور انسان کے سینہ کے اندر یہی اندر چپکے چپکے کچھ ایسے خیالات پیدا کردیتا ہے جسے انسان اپنے لئے سود مند تصور کرتا ہوا عاقبت و آخرت سے بے خبر ہوکر ان خیالات کو عملی جامہ پہنا دیتا ہے۔ یہ شیطان ہی تو تھا جس نے آدم کو شجر ممنوعہ کے قریب پہنچایا اور قابیل کو سب سے پہلے زمین پر اپنے بھائی کا خون بہانے پر آمادہ کیا اور ایسے بے شمار واقعات رات دن ہماری زندگی میں ہوتے رہتے ہیں جو وساوس و خیالات فاسد کی عملی شکل لے لیتے ہیں اور اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ انسان جسے خدا اور رسولؐ کے احکام کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی وہ اپنے خواہشاتِ نفس ہی کی پیروی میں لگا رہتا ہے اور اس کی تائید مزید کے لئے اسی کے دوست احباب عزیز و اقارب اور بیوی بچے ہی ہی اس کا ہاتھ بٹاتے ہیں جو دراصل شیطان ہی کا آلہ کار ہوجاتے ہیں گویا شیطان ان کو اپنے ذریعے کے طور پر استعمال کرنے لگتا ہے اسی لئے انسان کو شر سے بچے رہنے کے لئے ہمیشہ اپنے آپ کو خدا کی حفاظت میں دیئے رہنا چاہیئے اور اسے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ خدا سب انسانوں کا رب ہے اور اسی کی قوت سے جنبش اشیاء ہے اور وہی تمام انسانوں کا بادشاہ ہے اور اسے حق ہے کہ میرے دل، روح، جسم اور میرے تخت وجود پر اپنا کامل اقتدار رکھے اور بہ حیثیت ایک ادنیٰ غلام کے مجھ پر فرض ہے کہ میں اپنی تمام توجہ کو اس کے حکم و اشارہ پر قربان کردوں۔

سبحان اللہ وہ کتنا مہربان رحمان ہے اور جو بلاوجہ خاص و استحقاق ہماری ہر حاجت کو کمالِ بے نیازی کے پورا فرماتے ہیں اور ہمیں تدریجاً درجہء کمال تک پہنچاتا ہے تو ہمارا کام بلکہ فرض ہے کہ ہم اس کے آگے سر بسجود ہیں اور اپنی خواہش غلط سے بچتے رہیں اور نفس و شیطان کے پرفریب کھلونوں سے بچنے اور اس شر سے آپ کو بچانے کے لئے اس خدا کے دامنِ رحمت سے چمٹ جائیں جس کی وسعت کی کوئی حد اور انتہا نہیں ہے۔

مغل جاں از شیر شیطان باز کن
بعد از آتش با ملک انباز کن
تا تو تاریک و ملول و تیرہ ء
داں کہ باد یو لعین ہمشیرہ ء (مولانا رومؒ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدا ہے نام سے اللہ کے
جو ہے رحمٰن اور رحیم اس نام سے

از: مفسرِ قرآن الحاج حضرت سیدّی مولانا صحوی شاہؒ

منظوم ترجمہ سورہ فاتحہ



حمد ہے ساری خدا ہی کے لئے
رب دو عالم کا ہے جو اس کے لئے
مہرباں ہے جو ہر اک کے واسطے
جس کی رحمت خاص سب کے واسطے
جو ہے مالک آخرت کے روز کا
بدلہ دیگا سب کو جو اعمال کا
ہم کریں گے اب تری ہی بندگی
اور مدد بھی چاہتے ہیں ہم تری
راہ جو سیدھی ہو وہ ہمکو دکھا
راستہ ہو صاحبِ انعام کا
جو ہیں گمراہ اور ہیں مغضوب جو
راستہ ان کا مگر ہمکو نہ ہو
یا الٰہی یہ دعا کردے قبول
مقصد و مطلوب ہوجائے حصول

منظوم ترجمہ سورہ فلق

آپ کہدیجئے میں لیتا ہوں پناہ
اس سے جو ہے ربِّ وقتِ صبح گاہ
اور ہر اس شر سے جو پیدا ہوا
اور جو ہے شر اندھیری رات کا
جب وہ چھا جائے فضائے دہر پر
جس کی دہشت ہو مُسلط قلب پر
عورتیں ایسی جو جادو پیشہ ہیں
گنڈے تعویذوں میں جو آلودہ ہیں
شر سے ان سب کے اور اس کے شر سے بھی
جو حسد رکھتا ہے انساں سے کبھی

منظوم ترجمہ سورہ ناس

آپ کہدیجئے میں لیتا ہوں پناہ
ربّ سے لوگوں کے جو لوگوں کا ہے شاہ
اس سے جو رب ہے ہر اک انسان کا
وہ الہ النّاس لوگوں کا خدا
شر سے اس خنّاسِ فتنہ ساز کے
ڈالتا سینوں میں ہے جو وسوسے
ورغلاتا ہے جو چھُپ چھُپ کر اسے
جو ہو انسان یا کہ ہو جنّات سے

منظوم ترجمہ سورہ ماعون

از: مفسرِ قرآن الحاج حضرت سیدّی مولانا صحوی شاہؒ



آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے کیا
مذہبِ دیں کو ، جو ہے جھٹلا رہا
دھکّے دیتا ہے یتیموں کو یہی
یہ نہ دے مِسکین کو دعوت کبھی
ویل و افسوس اُن نمازی لوگوں پر
جو نمازوں سے ہیں غافل سخت تر
ہے دکھاوے اور ریَا سے اُن کو کام
کچھ نہ دیں گے یہ اگر پڑجائے کام

منظوم ترجمہ سورہ اخلاص



آپ کہدیجئے کہ ہے اک ہی خدا
جو صمد ہے کار ساز ہر ایک کا
اُس کو بیٹا ہے نہ اُس کو باپ ہے
اُس کا ہم سر ہے نہ کوئی جوڑ کا

صدائے قرآن



طاقوں میں سجایا جاتا ہوں ، آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں ، دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں

جز دان حریر و ریشم کے اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے ، خوشبو میں بسایا جاتا ہوں

جس طرح سے طوطا مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں ، اس طرح سکھایا جاتا ہوں

جب قول و قسم لینے کے لئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے ، ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں

دل سوز سے خالی رہتے ہیں ، آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو میں اک اک جلسہ میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں

نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے ، سچائی سے بڑھ کر دھوکا ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں ، سو بار رلایا جاتا ہوں

یہ مجھ سے عقیدت کے دعوے ، قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں ، ایسے بھی ستایا جاتا ہوں

کس بزم میں مجھ کو بار نہیں ، کس عُرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں ، مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

از : ماہر القادری

پیامِ قرآن



قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلمان
اللہ کرے عطا تجھکو جدتِ کردار
(علامہ اقبالؒ)

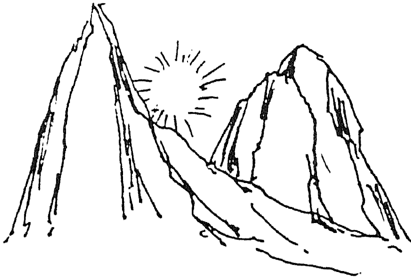


مسلمانو! اٹھو قرآن کی دعوت کو پھیلاؤ
جہانِ بے اماں کو عافیت کے راز سمجھاؤ
زمانہ آج بھی قرآن ہی سے فیض پائے گا
مٹے گی ظلمتِ شب اور سورج جگمگائے گا
(ابوالمجاہد زاہد)



کوئی جو پیرو ام الکتاب ہوتا ہے
وہ میرِ قافلہ انقلاب ہوتا ہے
ہر ایک لفظ میں ہے، اس کے اک سبق حمادؔ
ہر ایک حرف پہ اس کے ثواب ہوتا ہے
(ابوالبیان حمادؔ)

●○●○I●○



ضربِ کلیم

از: مولانا غوثوی شاہؒ



وہی موسیٰؑ کا خدا ۔ اب بھی ہے
وہی طورؔ ۔ وہی سیناؔ ۔ اب بھی ہے
صرف موسیٰؑ بننے کی شرط ہے
ضربِ کلیم کا عصا اب بھی ہے



خدا کا اپنے بندوں سے خطاب

بہ زبانِ اقبالؒ

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کردے

چشم اقوام سے مخفی ہے حقیقت تیری
ہے ابھی محفل ہستی کو ضرورت تیری

زندہ رکھتی ہے زمانے کو حرارت تیری
کوکبِ قسمت امکان ہے خلافت تیری

ماسوا اللہ کے لئے آگ ہے تکبیر تری
تو مسلماں ہو تو تقدیر ہے تدبیر تیری

حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلماں بھی ایک

:- مگر افسوس کہ :-

قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمدؐ کا تمھیں پاس نہیں

ہاتھ بے زور ہیں اِلحاد سے دل خوگر ہیں
امتی باعثِ رسوائی پیغمبرؐ ہیں

یوں تو سیّد بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

:- ہاں! اب بھی وقت ہے :-

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والے کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

:- مگر اس شرط سے :-

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

(حضرتِ اقبالؒ)

اپنے کریم سے دو باتیں



میدانِ قیامت میں تماشا نہ بنا
یا رب مجھے مضحکہ ہر اک کا نہ بنا
رحمت کا تری بیاں کیا ہے سب سے
کل سامنے سب کے مجھ کو جُھوٹا نہ بنا



طاعات و عبادات کا تحفہ لاؤں
یا صوم و صلوۃ کے ہدایا لاؤں
اے ربِّ کریم کیا حماقت ہوگی
میں اور ترے پاس زادِ عُقبیٰ لاؤں

(حضرتِ امجدؒ)

"طیبات غوثی" کا ایک ورق

مصنفہ کنز العرفان حضرت غوثی شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

استدعائے نظر

ادھر بھی اک نظر مولا محمدؐ رسول اللہ میں دل سے تم پہ ہوں شیدا محمدؐ رسول اللہ
میرے دل میں میری جاں میں تمہیں ہو یا رسول اللہ میں قربان تم پہ ہوں شاہا محمد رسول اللہ
یہ کہہ کر جھومتا ہوں آپ کی الفت میں مستانہ محمدؐ رسول اللہ محمدؐ رسول اللہ
نہ ہوتے آپ مولا گر خدا ہوتا کہاں ظاہر کہ نور حق ہو تم آقا محمدؐ رسول اللہ
خدائی ساری دیکھی ہم نے اپنے دیدہ دل سے نہ پایا ایک بھی تم سا محمدؐ رسول اللہ
خدا کو دیکھنا چاہے کوئی تو ہم یہ کہتے ہیں وہ دیکھے آپ کا جلوہ محمدؐ رسول اللہ
جمال لا الہ الا اللہ دیکھتا ہے وہ ہیں جس کے آگے آئینہ محمدؐ رسول اللہ
وہ اپنی سیرِ باطن سے جو نکلا سیرِ ظاہر کو بنا الحمدللہ کیا محمد رسول اللہ

بھلا کیا شئے ہے غوثی جو نمود و بود میں آئے
یہ سب ہے آپ کا نقشہ محمدؐ رسول اللہ

"گلکدۂ خیال" کا ایک ورق

مصنفہ مولانا غوثوی شاہ المتخلص ساجد

دعا ..... (بچوں کے لئے)

میرے اللہ مجھے راہ بتادے ایسی جس پہ چلنے سے عطا مجھ کو رضا ہو تیری
ہو میرا کام تیری دل سے عبادت کرنا تیرے محبوب جو ہیں ان کی اطاعت کرتا
اپنے ہمسایہ جو ہیں ان سے محبت کرنا نیک انساں جو ہیں ان کی بھی خدمت کرنا
ہم وطن جو ہیں میرے ان سے مجھے ہو الفت میرے اللہ مجھے ایسی ہی عطا کر خصلت
کوئی محروم نہیں ہیں تیری رحمت سے کبھی تیرے بندے تیرے محتاج ہیں سبھی
جتنے ہیں وصف تیرے لتے باقی ہیں نام تیرے اور انہی ناموں سے وابستہ ہیں سب کام تیرے
کوئی بھولا ہے نہ بھولے گا زمانے میں تجھے سب ہی انساں ہیں مصروف منانے میں تجھے

بارگہہ میں تیری ہر سجدہ میرا نذرانہ
میرے مولا کبھی ساجدؔ پہ کرم فرمانہ

قرآنی دعائیں (ہمہ مقصد کے لئے)

○

○ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ـ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ اٰمِيْن

○ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ـ

○ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ـ

○ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ـ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○

○ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ـ

○ قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ـ

○ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ـ

○ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ـ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ○

○ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ○ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ

○ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ـ

○ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○

○ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ○

اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۭ

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۤ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ـ

○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

○ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا

○ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۔

○ رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۔

وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا۔

○ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○

○ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

○ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ۔

○ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ۔

○ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ۔

○ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ۔

○ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ۔

○ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

○ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ۔ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

○ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔

○ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

○ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا۔

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

آمین

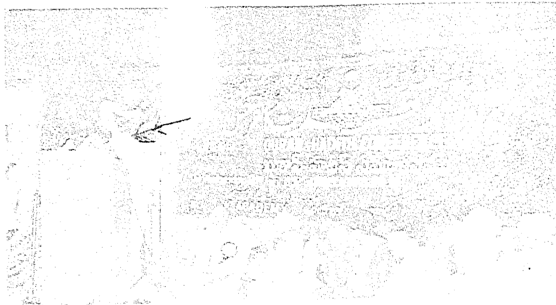
بحق محمد و آله وسلم

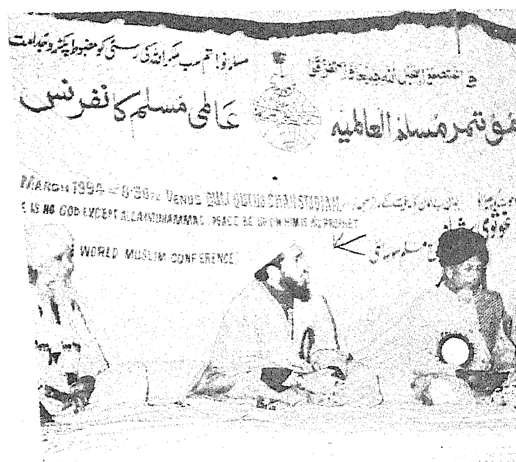
سندِ قبولیت کی رباعی

یارب بمحمدؐ علیؑ و زہرہ
یارب بہ حسینؑ و حسنؑ آلِ عبا
از لطفِ برار حاجتم درودسرا
بے منتِ خلق یا علی الاعلیٰ

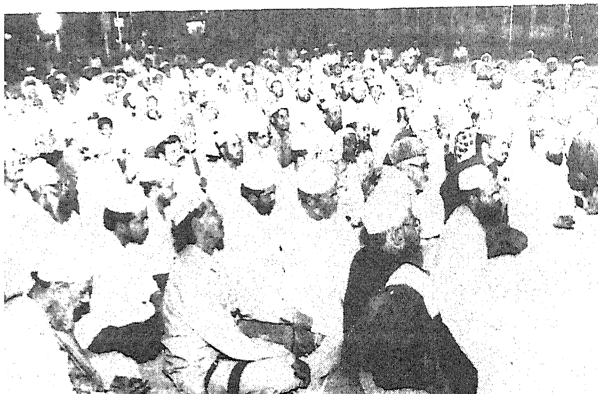
از حضرت ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ

مولانا غوثوی شاہ کی صدارت میں کی گئیں کانفرنسوں کے "رقعے جات" کے عکوس





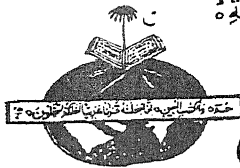






۴۹۲-۶۸۶

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ



قرآن وحدیث کانفرنس

بتاریخ ۸ر اپریل ۱۹۹۲ء بروز چہارشنبہ بعد نماز عشاء بمقام "مکہ مسجد" حیدرآباد

Quran and Hadith Conference

(مولانا) غوثوی شاہ (داعی کانفرنس وصدر عربی اکیڈمی)



عالمی مسلم کانفرنس — موتمر الاسلامی

The World Muslim Conference

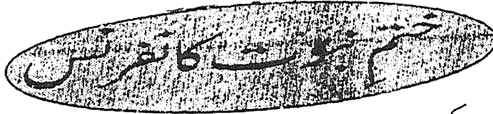
(By Falah - e - Muslim Society)

On 19th March 1994, at 8-30 P. M.

At Qutub Shah Stadium, Hyderabad.

آیات قرآنی — مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ۳۳

حضرت محمد صلعم تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، بلکہ وہ خدا کے آخری رسول جو نبیوں کے سلسلہ آمد پر مہر لگانے والے ہیں۔



ختم نبوت کانفرنس

انشاء اللہ تعالیٰ

بتاریخ : یکم نومبر 1996ء مطابق ۱۸/ جمادی الثانی ۱۴۱۷ھ بروز جمعہ ۹ بجے شب

بمقام : خلوت میدان (چار مینار) حیدرآباد

چشم براہ : مولانا غوثوی شاہ (داعی ختم نبوت کانفرنس و صدر ورلڈ مسلم کانفرنس)

خلف، خلیفہ و جانشین الحاج حضرت مولانا میر صحوی، شاہ صاحب قبلہ

۶۸۶-۹۲



The Holy QURAN SEMINAR

قرآن سمینار

بتاریخ: 9/ سپٹمبر 1999ء بروز منگل، بمقام "بیت النور" چنچل لوڑہ، حیدرآباد۔

چند چند از حکمتِ یونانیاں　　　　حکمت ایمانیاں راہم بخواں

(پیر رومیؒ)

کنزالعرفان حضرت غوثی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی

——— وہ قابل قدر یادگاریں ———

جن کی افادیت کو ہندوستان و پاکستان کے مشاہیر علماء مشائخ نے تسلیم فرمایا اور چیز ملک کے مشہور اور قابل مدران جرائد نے طویل تبصرے شائع فرمائے ہیں حسب ذیل ہیں:-

● **نورالنور** ——— ○ مکتوب مولانا اشرف علی تھانوی صاحب موسومہ حضرت غوثی شاہ رحمۃ اللہ علیہ "مولانائے ..... محترم - السلام علیکم۔ آپ کے مرسلہ نسخہ نور لنور کو بالاستیاب دیکھا مسئلہ جبر وقدر کو جس شرح بسط کے ساتھ لپنے بیان فرمایا ہے وہ آپ کا ہی حق ہے اس مسئلہ نے مجھ کو قریب بہ ہلاکت پہنچادیا تھا اس مسئلہ میں میں نے اپنا مسلک **ابھموا ابھم اللہ** رکھا تھا۔ دارالسلام مع الکرام فقط اشرف علی۔

● **کلمہء طیبہ** ——— ○ تبصرہ معارف اعظم گڑھ اس کتاب میں کلمہ طیبہ کی تشریح اور اس کے مضمرات کی تفصیل بیان کی گئی ہے یہ تشریحات نہایت جامع ہیں اور ان میں اسلام کے تمام بنیادی عقائد و اعمال کا خلاصہ آگیا ہے۔ مصنفؒ کے صوفیانہ ذوق و شوق کے باوجود ان کا قالم جادہ مستقیم اور شریعت کے دائرہ سے باہر نہیں نکلا ہے اور جابجا غلط متصوفانہ عقائد و اعمال کی تردید کی گئی ہے اور یہ کتاب خواص علما کے مطالعہ کے لائق ہے۔

● **مقصدِ بیعت** ——— ○ (تبصرہ صدق — لکھنو) کتاب کا موضوع اس کے عنوان سے ظاہر ہے اور جتنا اہم وہ بھی بالکل ظاہر ہے حضرت مصنفؒ نے لپنے نقطہ نظر سے اچھی اچھی ہدایتیں اور مشورے و قرآن و احادیث کی روشنی میں) طالبان طریق اور اہل اسلوک کو دیئے ہیں وہ قابل تائید ہیں۔ کتاب لپنے رنگ میں اور لپنے حدود کے اندر اچھی ہی کہی جائے گی۔

● **طیبات غوثیؒ** ——— ○ (تبصرہ صدق — لکھنو) یہ ایک صاب علم صوفی کے کلام کا مجموعہ جس کا بیشتر حصہ نعتیہ ہے اور غزلیں بھی توحید و معرفت کے رنگ کی ہیں۔ دبدو شوق کے عالم میں کلام کا حدود کے اندر رہنا ذرا مشکل ہی ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ بعض مشاہیر واکابر بے احتیاطی کی بدترین مثالیں قائم کر گئے ہیں لیکن حضرت غوثی شاہ صاحب کا قلم حدود شریعت کے اندر ہی رہا ہے۔

● **معیت الہٰ** ——— ○ معیت الہٰ کا مسئلہ اہل حقیقت کے ہاں اہم و نازک مسائل میں سے ہے **ھو معھم این ما کانو** یعنی بندے جہاں کہیں بھی ہوں اللہ ان کے ساتھ ہے۔ یہ معیت کس اعتبار سے اور کس طریقہ پر ہے؟ سوال کا جواب چچے تلے لفظوں میں دینا ذرا مشکل ہی ہے اور اس حقیقت کو محض معشیت علمی تک محدود رکھنا کافی نہیں۔ حضرت غوثی شاہ صاحب اس بحر کے پرانے اور مشاق شناور ہیں تصوف کے حقائق و معارف پر علمی انداز میں پہلے بھی کئی بار گفتگو کر چکے ہیں سوال کا جواب انھوں نے ہی دیا ہے اور پڑھے لکھوں کے لئے بڑی حد تک مسئلہ صاف کردیا ہے۔ (تبصرہ از عبدالماجد دریابادی ایڈیٹر صدق — لکھنو)

کتاب مبین مفسر قرآن شیخ الاسلام الحاج حضرت مولانا صحویؔ شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و معروف پارہ وار تفسیر موسومہ جو آلم و سیقول تک محدود ہے



کِتابُ مُبین

آداب محمدیؐ اور عشقِ محمدیؐ میں ڈوبے ہوئے قلم کا شاہکار

جس کے متعلق مشاہیر علماء اور صوفیاء کی آراہدیہ ناظرین ہے۔

- از مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب (بانی جماعت اسلامی)

"محترمی و مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ آپ کے ارسال کردہ سورہ بقر کی تفسیر کے جستہ جستہ مقامات پڑھنے کا موقع ملا۔ فی الجملہ آپ نے اچھے عام فہم اور دلنشین انداز میں مطالب کو پیش کیا ہے جس سے انشاء اللہ ناظرین کو فائدہ پہنچے گا۔ خاکسار

ابوالاعلیٰ

- مولانا عبدالماجد دریابادی مدیر "صدق" (لکھنو)

"جناب مولانا صحویؔ شاہ صاحب کا جدید تشریحی ترجمہ پارہ اول کا مسودہ نظر سے گذرا۔ مفید کام ہے اللہ اسے امت کے حق میں ہر طرح نافع بنائے۔ عبدالماجد (بارہ بنکی)

- مولانا عبدالصمد صارم (جامعہ ازہر مصر)

"حضرت مولانا صحویؔ شاہ صاحب کا تفسیر کردہ پارہ الم پڑھا بیان واضح اور عام فہم ہے۔ لطیف نکات، صوفیانہ ارشادات اور قرآن فہمی کی ضروریات پر مشتمل ہے۔ عبدالصمد صارم (اورینٹل کالج، لاہور)

- از حضرت ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ

مولانا صحویؔ شاہ صاحب نے تفہیم قرآن کی ایک نئے انداز سے کوشش فرمائی ہے۔۔۔۔ رکوع کے ختم پر "لمحہ فکر" کے عنوان سے صوفیاء کرام اور اہلِ طریقت حضرات کے اقوال بھی متعلقہ مضامین کی توضیح میں لائے ہیں۔ یہ ایک نئے طرز کی کوشش ہے جو اہلِ ذوق اور صاحب علم حضرات کے کام کی ثابت ہوگی۔ ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ

بار دوم عنقریب جلوہ ریز ہو رہی ہے

اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ

قرآن سے انٹرویو



مرتبہ

مولانا غوثوی شاہ